ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے
اس کتاب کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

مسلمان خاوند اور مسلمان بیوی

مولانا محمد ادریس انصاری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے اس کتاب کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

مسلمان خاوند

مولانا محمد ادریس انصاری

قیمت: -/70

عظیم اینڈ سنز پبلشرز
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 7231905

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عرضِ ناشر

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

اچھی کتاب وہ کہلاتی ہے جس کے مضامین اچھے اور اصلاحی ہوں اور عام مسلمانوں کو اس سے پورا پورا فائدہ پہنچے۔ ربانی بکڈپو ایک عرصے سے دینی و اصلاحی کتب کی طباعت و اشاعت کی خدمات انجام دے رہا ہے اور بحمداللہ بہت قلیل مدت میں اس ادارہ کی طبع شدہ کتب نے جو مقبولیت حاصل کی۔ اس سے حوصلہ پاکر اراکین ادارہ کی یہ خواہش ہوئی کہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری کی کتاب (مسلمان خاوند) اور (مسلمان بیوی) کو فوٹو آفسٹ سے طبع کرایا جائے ان کتابوں میں حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے وہ احادیث نبوی جمع فرمائی ہیں۔ اگر ایک مسلمان مرد یا ایک مسلمان عورت اس کو پڑھے تو دونوں کو ازدواجی زندگی گزارنے کے طور طریقے اور ایک دوسرے کے حقوق کا صحیح اندازہ ہو جائے۔ اور دنیا میں شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے بہترین رفیق و شفیق ہو سکتے ہیں۔ اور میاں بیوی چین و آرام سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ مستورات انسانیت کا گہوارہ ہیں۔ اس گہوارے کی درستی بہت بڑا اسلامی فریضہ ہے۔ لٹریچر اس فریضہ کی ادائیگی کا ایک بہت بڑا کامیاب ذریعہ ہے۔ اسلامی لٹریچر میں "مسلمان بیوی" اور "مسلمان خاوند" دونوں بے مثال کتابیں ہیں۔ اس لئے ہر گھر میں ان کتابوں کا ہونا ضروری ہے۔

(حکیم قاری) مصباح الدین۔ جامعی مردانی

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۱	تمہید	۵	۲۱	نکاح کس طرح پڑھانا چاہیے	۲۹
۲	بہترین عورتیں	۶	۲۲	بیوی کے حقوق اور بعض دینداروں کی کوتاہی	۲۹
۳	عورت مرد کیلئے امتحان ہے	۷			
۴	بیوی کو جنگی مذاق کے ذریعہ	۸	۲۳	آداب رشتہ	۳۲
۵	لڑکی کے لئے رشتہ کا معیار	۹	۲۴	برتھ کنٹرول	۳۲
۶	محبت کا سب سے بڑا ذریعہ	۱۰	۲۵	خلاف وضع فطری صحبت کرنا	۳۸
۷	سب سے زیادہ بابرکت نکاح	۱۱	۲۶	تاجدار مدینہ کا مہر	۴۳
۸	نیک بیوی کی تعریف	۱۲	۲۷	فہرست مہر اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۴
۹	عشق مجازی کا آسان علاج	۱۳	۲۸	مہر کی مقدار	۴۴
۱۰	پاک نظری کی تعلیم	۱۴	۲۹	مہر کی ادائیگی	۴۴
۱۱	حرام کاری کیسے دور ہو سکتی ہے	۱۵	۳۰	صحابہ کرام کی سادگی اور انکا مہر	۴۶
۱۲	پاک نظری کا ثمرہ	۱۶	۳۱	بلا اجازت دعوت میں جانا	۵۰
۱۳	رشتہ سے پہلے لڑکی دیکھنا	۱۷	۳۲	بغیر بلائے دعوت میں جانا	۵۱
۱۴	نامحرم کو دیکھنا	۱۹	۳۳	دعوت ولیمہ	۵۲
۱۵	بالغ لڑکی پر جبر کرنا	۲۰	۳۴	دعوت قبول کرنے کی ہدایت	۵۳
۱۶	لڑکے کی ذمہ داری	۲۰	۳۵	بدترین کھانا	۵۵
۱۷	جوان لڑکی کی ذمہ داری	۲۱	۳۶	کھانے کے آداب	۵۶
۱۸	شادی کے موقع پر ڈھولک گیت	۲۲	۳۷	فضول خرچی کی مجلس میں شرکت کرنا	۵۷
۱۹	تاریخ نکاح کی بدشگونی لینا	۲۶	۳۸	فاسق کی دعوت	۵۸
۲۰	شادی کے موقع پر گانا	۲۷	۳۹	شیخی خوروں کی دعوت	۵۹

ISLAMIC BOOKS HUB (islamicbookshub.wordpress.com)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۴۰	نام آوری کرنے والوں کی دعوت	۵۹	۵۹	زبردستی کی طلاق	۹۰
۴۱	اپنی عورتوں میں انصاف کرنا	۶۰	۶۰	بیوی پر بدگمانی نہ کرو	۹۱
۴۲	حضورؐ کی سفری سنت	۶۳	۶۱	نسب بدلنا کفر ہے	۹۲
۴۳	بیویوں کے حقوق میں خدا کا خوف	۶۴	۶۲	ذات بدلنے والے پر جنت حرام ہے	۹۲
۴۴	حضورؐ کا قابل تقلید عمل	۶۵	۶۳	بیوی پر خواہ بدگمانی کرنے والا مرد قیامت کو ذلیل کیا جائے گا	۹۳
۴۵	قیامت کے روز فالج زدہ شخص	۶۶	۶۴	بددیانت عورت جنت میں نہ جائے گی	۹۳
۴۶	عورتوں کی اصلاح کا طریق	۶۷	۶۵	نمازی کے مارنے کی ممانعت	۱۰۲
۴۷	عورت کی زیادتی پر صبر کرنے کی تعلیم	۶۹	۶۶	نوکر و عورت کو دن میں ستر مرتبہ معاف کرو	۱۰۳
۴۸	عورت کو بے دردی سے مارنے کی ممانعت	۷۰	۶۷	نوکر و عورت پر اتنا بوجھ رکھو جس کو وہ برداشت کر سکیں	۱۰۴
۴۹	عورت کے جذبات کا لحاظ رکھنا چاہیے	۷۱	۶۸	بچے کا حق دار کون ہے	۱۰۵
۵۰	سرکار کا برتاؤ	۷۱	۶۹	زبردستی عورت سے اس کا بچہ چھین لینا بڑا جرم ہے	۱۰۷
۵۱	کامل مومن کی پہچان	۷۲	۷۰	عورت میں کیا کیا صفات دیکھنی چاہیے	۱۰۷
۵۲	بہترین انسان	۷۶			
۵۳	بیوی کو کس طرح رکھیں	۷۷			
۵۴	قابل تقلید واقعہ	۸۰			
۵۵	طلاق دینی کس وقت حرام ہے	۸۲			
۵۶	ایک دفعہ میں تین طلاق دینے والا شخص رسول اللہ کی نظروں میں	۸۵			
۵۷	طلاق دینا اللہ کو پسند نہیں	۸۷			
۵۸	طلاق بغیر زبان کے بھی ہو جاتی ہے	۸۹			

تمہید

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے آخری خطبہ میں امت کو بہت سی وصیتیں فرمائی تھیں۔ ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ تم لوگ اپنی عورتوں کے حقوق میں کوتاہی نہ کرنا۔ لیکن زمانہ جوں جوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوتا گیا توں توں ہماری مذہبی تباہ حالی ترقی کرتی گئی اور ہم باوجود اسلام کے مدعی ہونے کے اسلامی قانون سے دور ہوتے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو نہ حقوق اللہ کا خیال رہا اور نہ حقوق العباد کی چنداں پرواہ رہی۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

ہمارا سارا بدن داغ داغ ہو گیا۔ روئی کہاں کہاں رکھی جائے۔ زمانہ حاضرہ میں غریب عورتوں کو اپنے جاہل مردوں کی طرف سے جو جو مظالم برداشت کرنے پڑتے ہیں ان کو سن کر سننے والوں کے دل دہل جاتے ہیں اور آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہ پڑتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہندوستان کی لاکھوں مظلوم عورتیں یا تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ جاتی ہیں یا زیادہ تنگ ہو کر ہزاروں مسلمان عورتیں اسلام جیسا مذہب چھوڑ کر عیسائیت کے دامن میں پناہ لیتی ہیں اور کفر کے ساتھ حرام موت مرتی ہیں جس کی تمام تر ذمہ داری ان کے خاوندوں پر ہوتی ہے۔ اس لئے ہر شادی شدہ مسلمان کو اس کی طرف توجہ دلانے کے لئے کتاب مسلمان خاوند لکھی گئی تاکہ اس کو پڑھ کر مسلمان خاوند اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور صحیح معنوں میں مسلمان خاوند کہلانے کا مستحق ہو۔ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول فرمائے اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام۔ محمد ادریس انصاری۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بہترین عورتیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ۔ (مسلم)

(۱) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تمام چیزیں عارضی فائدہ مند ہیں اور دنیا کی بہترین فائدہ اٹھانے کی چیز نیک عورت ہے کہ نیک عورت کا فائدہ پائدار اور ہمیشہ رہنے والا ہے (مسلم)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ (بخاری ومسلم)

(۲) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے نکاح کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں (۱) مال داری (۲) شرافت خاندانی (۳) خوبصورتی (۴) دینداری لیکن تم کو چاہئے کہ دیندار عورت تلاش کرو کیونکہ دیندار عورت ہی صحیح معنی میں مرد کے حقوق ادا کرسکتی ہے خوابصورت اپنے حسن وجمال پر اور خاندانی عورت کو اپنے خاندان پر مال دار کو اپنی مالداری پر غرور ہوتا ہے جو باہمی تعلقات کے لئے مضر ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ اَحْنَاہُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِہٖ وَاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ (بخاری ومسلم)

(۳) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرب کی بہترین عورتیں قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے بچوں پر ان کے بچپن میں بہت زیادہ شفیق ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کے اس مال کی جوان کے قبضہ میں ہوتا ہے بہت زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔ یعنی اپنے خاوند کے مال کو فضول ضائع نہیں کرتیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت میں دو خوبیاں ہوں وہ تمام عورتوں میں بہتر ہے (۱) بچوں پر شفقت کرے ان کی پرورش سے اکتائے نہیں (۲) خاوند کا مال ضائع نہ کرے بلکہ نہایت احتیاط کے ساتھ خرچ کرے۔

عورت مرد کے لئے امتحان ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ فِی النِّسَاءِ (رواہ مسلم)

(۴) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ نے اس دنیا کو تمہارے حوالے کیا ہے تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم اس کو کس طرح استعمال کرتے ہو پس تم کو چاہئے کہ اس کو جائز طریقہ پر استعمال کرو۔ اسی طرح عورت بھی تمہاری آزمائش کی چیز ہے پس تم کو چاہئے کہ عورت کو بھی جائز طور پر استعمال کرو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وجہ سے برپا ہوا تھا۔ (مسلم شریف)

یعنی انھوں نے اپنی عورتوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے دل لگایا اور ان کے ساتھ منہ کالا کیا۔ اور اس کا قصہ اس طرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم جبارین سے جہاد کرنے کے لئے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر کنعان پہنچے تو بلعم بن باعورا کی تدبیر کے موافق اس قوم کی خوبصورت نوجوان لڑکیاں حضرت موسیٰ کے لشکر میں چلی گئیں۔ ایک لڑکی کو بنی اسرائیل کے ایک سردار نے دیکھا اور دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت موسیٰ کی خدمت میں لے گیا اور حضرت سے کہا۔ کیا یہ عورت میرے اوپر حرام ہے۔ حضرت نے فرمایا ہاں! اس کے پاس ہرگز نہ جانا۔ اس سردار نے کہ تمہاری یہ بات نہیں مانوں گا۔ پھر اس عورت کو اپنے خیمہ میں لے جاکر اس سے بدکاری کی۔ اس پر اللہ کا غضب جوش میں آیا اور آن کی آن میں بنی اسرائیل کے ۷۰ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ دیکھئے ایک آدمی کے زنا کرنے سے کیسی تباہی آئی اور ہمارے کتنے بھائی جو اپنی بیوی کو چھوڑ کر غیر عورتوں سے اپنا منہ کالا کرتے ہیں اور پھر اپنی تباہی و بربادی کا گلہ کرتے ہیں۔ (مسلم شریف)

تین آدمی جن کی مدد کا اللہ ذمہ دار ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُكَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (رواه الترمذی)

۵ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے، لازم ہے اللہ پر تین آدمیوں کی مدد کرنا۔ (۱) وہ مکاتب جو ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو۔ (۲) وہ نکاح کرنے والا مرد جو اس نکاح کے ذریعہ حرامکاری سے بچنا چاہتا ہو (۳) مجاہد جہاد کرنیوالا یعنی اس شخص کی نیت نکاح کرنے میں یہ ہو کہ نامحرم عورت پر نظر نہیں کروں گا، اس سے بدکاری نہ کروں گا۔ بلکہ جائز طریقہ پر صرف اپنی بیوی پر نظر رکھوں گا۔ اسی سے اپنی خواہش پوری کروں گا تو ایسے شخص کا امدادی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! جس کی امداد خدا خود اپنے ذمے لے وہ پھر کس کا محتاج ہوگا۔

لڑکی کے لئے رشتہ کا معیار

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَیْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ۔ (رواه الترمذی)

(۶) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے پاس کسی دیندار اور بااخلاق لڑکے کا رشتہ آئے تو تم رشتہ کو قبول کر لو۔ ورنہ زمین میں فتنے اور بڑے بڑے فسادات ظاہر ہوں گے۔ یعنی اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کرو گے بلکہ مالدار جگہ تلاش کرو گے تو ایسی صورت میں بہت سی لڑکیاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور بہت سے لڑکے بلا شادی کے رہ جائیں گے جس کے باعث دنیا میں زنا کی کثرت ہوگی جس کا نتیجہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارے میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ اس زمانہ میں زیادہ تر مالداری کو دیکھا جاتا ہے جس کے باعث بعض گھرانوں میں بے زبان لڑکیاں بوڑھی ہو جاتی ہیں اور ان کی عمر لاکھوں حسرتوں کے ساتھ خاک میں مل جاتی ہے اور بہت سی لڑکیاں تنگ آ کر کسی کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں اور پھر ماں باپ کی اچھی طرح عزت ہوتی ہے۔ اس واسطے امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ لڑکی اور لڑکے میں صرف دینداری دیکھنی چاہئے رزق جو مقدر میں ہوگا وہ اس کو ضرور پہنچے گا۔ بہت سی لڑکیاں فقیر گھر میں گئیں اور انہوں نے وہ عیش برتے جو قابل رشک ہیں اور بہت سی لڑکیاں بادشاہوں کے یہاں گئیں لیکن اپنی تقدیر کے باعث ایک ایک ٹکڑے کو محتاج ہو گئیں۔ (ترمذی)

محبت کا سب سے بڑا ذریعہ

(۵) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے میاں بیوی میں نکاح کے ذریعہ محبت ہو جاتی ہے ایسی کوئی محبت دیکھنے میں نہیں آئی یعنی جو باہمی محبت نکاح سے پیدا ہوتی ہے اس کی کوئی نظیر نہیں اور محبت کا خاصہ یہ ہے کہ وصال محبوب میں ہر طرح کی تکلیف خوشی کے ساتھ برداشت کی جاتی ہے۔ تو اگر شوہر فقیر ہے اور بفرض محال دونوں کی تقدیر بھی خراب ہے تو عورت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ (ابوداؤد)

کو چٹنی روٹی میں وہ لذت نصیب ہوگی جو اعلیٰ درجہ کے کھانوں میں بھی نہیں ہوتی اور تجربہ شاہد ہے کہ دیندار اور خوش اخلاق شوہر جتنی محبت اپنی بیوی کے ساتھ کرتے ہیں دوسروں کو اس کا دسواں حصہ بھی نصیب نہیں۔ پھر تم مالدار لڑکوں کی تلاش میں لڑکیوں کی زندگی کیوں خراب کرتے ہو۔

سب سے زیادہ بابرکت نکاح

(۸) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی برکت والا وہ نکاح ہے جو آسان ہو محنت میں یعنی نہ اسکے رشتہ میں زیادہ تکلیف ہو اور نہ اسکے بیاہ شادی میں کوئی بار ہو۔ اب ہمارے یہاں اول تو رشتہ میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے دوسرے شادی میں تو اتنا بوجھ ڈال دیتے ہیں کہ بہت سے لوگ تو قرض لے کر اور بہت سے اپنی جائداد فروخت کر کے شادی کی فضول رسومات میں خرچ کرتے ہیں اور آئندہ لٹ کر فقیر ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے تو اب کے نکاحوں میں برکت نہیں رہی۔ کیونکہ جس معاملہ میں ایک فریق کا بھی دل دکھا۔ دیکھا ہی گیا ہے کہ وہ معاملہ پھلتا پھولتا نہیں۔ اس لئے ہم کو اپنی شادیوں میں نہایت ہی سادگی اختیار کرنی چاہئے تاکہ ہمارے نکاح برکتوں سے لبریز ہوں اور ان کا انجام اچھا ہو۔

(بیہقی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَةً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَةً (رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نیک بیوی کی تعریف

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ (ابن ماجہ)

۹ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے لئے تقوی خداوندی کے بعد نیک بخت عورت سے زیادہ کوئی چیز بہتر نہیں۔ اگر یہ مومن اس کو کوئی حکم کرتا ہے وہ اس کی اطاعت کرتی ہے۔ اور اگر اس کو دیکھتا ہے تو اس کو خوش کرتی ہے اور اگر اس کو کسی بات پر قسم دیتا ہے تو پوری کرتی ہے چاہے وہ اس کے نزدیک اچھی ہو یا بری ہر صورت اپنے خاوند کی خواہش کو پورا کرتی ہے اور یہ خاوند کی غیر حاضری میں اپنی حفاظت کرتی ہے۔ اور خاوند کے مال کو دیکھ بھال کر خرچ کرتی ہے اور اس میں خیانت نہیں کرتی۔ عورت کی یہ صفات ایسی ہیں کہ مرد کے لئے ایسی بیوی کا ہونا دنیا میں جنت کے ہم معنی ہے۔ دیکھا عورت کی یہ خوبیاں جن پر جتنا بھی قربان ہوں تھوڑا ہے اور ہمارے نزدیک عورت میں یہ خوبیاں ہونی چاہئیں (۱) حسین ہو۔ (۲) گانا جانتی ہو (۳) ناچ میں ماہر ہو (۴) بے پردہ پھرنے میں عار نہ کرتی ہو (۵) ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بازاروں اور تفریح گاہوں میں بے تکلف چلی جاتی ہو خواہ کیرکٹر کتنا ہی خراب ہو۔ ایسے مسلمانوں پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ (ابن ماجہ)

عشق مجازی کا آسان علاج

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ وَّتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْطَانٍ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ۔ (رواہ مسلم)

۱۰ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت آتی ہے شیطان کی صورت میں اور جاتی ہے شیطان اور جاتی ہے شیطان کی صورت میں۔ اور جب تم کو کوئی عورت اچھی لگے اور اس کی محبت و خیال دل میں بیٹھ جائے اس کا علاج ہے کہ فوراً اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس سے صحبت کرے کیونکہ یہ صحبت اس کی نفسانی خواہش اور دل کی بےکلی کو دور کر دے گی۔ یعنی جس طرح شیطان گمراہ کرتا ہے اسی طرح اجنبی عورت کا دیکھنا بھی باعث فساد و گمراہی ہے۔ اسی بنا پر قرآن پاک میں ان مردوں کی تعریف کی گئی جو اپنی نگاہوں کو نیچی رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ دیدہ بازی ہی عشق و جنون کا سنگ بنیاد ہے۔

شعر:

دیکھنے سے شوق پیدا شوق سے پیدا طلب
دل کی دشمن آنکھ تھی۔ دل دشمن جاں ہو گیا!

اور رب العزت کا منشا یہ ہے کہ مرد خاص اپنی بیوی کا ہو کر رہے جس طرح یہ سلیم الفطرت یہ چاہتا ہے کہ میری بیوی خالص میری ہو کر رہے اگر خدانخواستہ آپ کی نظریں اجنبی عورتوں پر ہوں۔ پھر اتفاقاً آپ کی بیوی بھی آپ کی پابند نہیں ہو سکتی اور نہ ہی آپ اس کی آزادی میں خلل انداز ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ جب آپ خالص

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کے نہیں وہ کیسے آپ کے لئے ہو سکتی ہے۔ (مسلم شریف)

قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی اِمْرَاَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاِنَّ مَعَھَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا۔ (دارمی)

۱۱ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انسان بھی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی معلوم ہو تو اسکو چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس سے صحبت کرے کیونکہ جو چیز اس اجنبی عورت کے پاس ہے وہی اس کی بیوی کے پاس بھی ہے۔ گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علاج بتلایا کہ اس طرح پر تم خلاص اپنی بیوی کے رہ سکتے ہو۔ اجنبی عورت کا پسند آنا شہوت کے باعث تھا۔ اب اس شہوت کو جائز محل میں پوری کر لو۔ گناہ سے بچ گئے اور علاج بھی ہو گیا۔

(دارمی)

پاک نظری کی تعلیم

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ (ترمذی ابوداؤد)

۱۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی غیر عورت پر دوسری بار نظر نہ ڈالنا کیونکہ پہلی نظر جو اچانک پڑ گئی اس کا کوئی حرج نہیں البتہ دوسری مرتبہ قصداً نہ دیکھو کیونکہ اب نفسانیت کو دخل ہے۔ میرے خیال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مخاطب بنانے کی وجہ یہ ہے کہ حضور کو اس زمانے کے بعض جاہل صوفیوں کا حال معلوم ہو گیا تھا کہ حضرت علی سلسلوں کے تمام بزرگان دین کے پیشوا ہوں گے تو اس خصوصیت سے اشارہ تھا۔ اس بات کی طرف کہ جیسے علی تمام صوفیا کے پیشوا کو اجنبی عورت پر نظر ڈالنے کی اجازت نہیں تو اے جاہل صوفیو کیا تمہارا مرتبہ حضرت علی جیسے پرہیزگار صحابی سے بھی بڑھ گیا۔ ان کو دوسری مرتبہ نظر کرنی بھی جائز نہیں اور تم غلط طریقہ پر سلسلہ کو بدنام کر کے اپنی مریدنیوں کے ساتھ تنہا بیٹھو اور ان سے کہو کہ تم ان کے مرشد باپ کے مانند ہیں ٹانگیں دبواؤ۔ تف ہے ایسے پیروں پر اور ایسے بے غیرت مریدوں پر کہ اپنی بہو بیٹیوں کو بے حجاب ان کے سامنے کر دیں۔

(ابو داؤد شریف۔ ترمذی شریف۔ دارمی شریف۔ مسند احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اجنبی عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا کیونکہ عورت کے جسم کا مرد کے جسم سے لگنا ہی ظلم ہے۔ جوں ہی بدن سے بدن لگا کرنٹ دوڑا۔ کیا نعوذ باللہ اس زمانہ کے جاہل پیر حضور سے بھی زیادہ پرہیزگار رہیں۔

حرامکاری کیسے رک سکتی ہے

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْکَ یَا

۱۳ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن عورتوں کے خاوند باہر گئے ہوئے ہوں ان عورتوں کے پاس علیحدگی میں نہ جاؤ کیونکہ شیطان ان کی رگ رگ میں اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا۔ کیا آپ پر بھی شیطانی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمِنِّیْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ (رواہ الترمذی)

اثر ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ تو مجھ پر بھی چلاتا ہے لیکن اللہ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا۔ میں اس کے اثر سے محفوظ رہتا ہوں۔ وہ میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ اب سوچا جائے کہ جب شیطان لعین حضور جیسی ہستی پر بغیر اثر کئے نہیں چھوڑتا تو آج کے جاہل پیر یا ہمارے نوجوان اس کے اثر سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ عورتیں شیطان کے پھندے اور جال ہیں۔ ان کے ذریعہ مردوں کو پھانستے ہیں۔

پاک نظری کا ثمرہ

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَأَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَہَا (رواہ احمد)

١٦ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان کی کسی اجنبی عورت کے حسن و جمال پر نظر پڑی اس نے محض اللہ کے لئے اپنی نظر نیچی کر لی ایسے ایماندار آدمی کو اس کے بدلے میں ایسی عبادت نصیب ہوگی جس کی حلاوت اور شیرینی اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

اگر حسن و جمال کا نظارہ کرنا ہو تو اپنی بیوی کو دیکھئے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ آپ کی نظریں صرف اپنی بیوی کے لئے مخصوص ہوں اور یہ اجنبیت

ممکن ہے کہ شادی سے پہلے بیوی کو دیکھ کر پسند کر لیا جائے اور پھر حسب پسند شادی کی جائے۔ لیکن آج کل لڑکیوں کے ولی ان کو اتنا چھپا کر رکھتے ہیں کہ سسرال والوں کو ان کی ہوا بھی نہ لگے۔ اسی سے تو بعد کو خرابیاں پڑتی ہیں۔ پھر کیوں نہ لڑکوں اور لڑکیوں کا رشتہ کرنے سے آپس میں دکھا دیا جائے تو عورت اور مرد کی زندگی ہمیشہ کے لئے اچھی طرح گذرے۔

رشتہ سے پہلے لڑکی دیکھنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْأَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِہَا فَلْیَفْعَلْ (رواہ ابوداؤد)

١٥ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ کرنے سے پہلے اگر ممکن ہو تو اس لڑکی کو دیکھ لیا کرو۔ چنانچہ علماء نے لکھا ہے جس لڑکی سے رشتہ کرنے کا خیال ہو تو پیغام ڈالنے سے پہلے اس لڑکی کو دیکھ لینا مستحب ہے۔ کیونکہ اگر وہ مرغوب الطبع یعنی من کو بھا گئی تو نکاح کے بعد اس کے باعث زنا سے بچے رہے گا کیونکہ نکاح کی اصل غرض یہی ہے کہ مرد ہر صورت سے بیوی کا ہو کر رہے۔

آنکھ سے دیکھے تو بیوی کو دیکھے۔ لطف اٹھائے تو صرف بیوی سے۔ حسن و جمال کی تعریف سے تصرف اپنی بیوی کی خواہش پوری کرے تو صرف اپنی بیوی کے ساتھ میل کر جائے تو صرف اپنی کے ساتھ۔

(ابوداؤد)

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رض

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

(رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

فرماتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی سے رشتہ پیغام ڈالنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ خیر۔ اب ضرور دیکھ لو۔ کیونکہ اس وقت کا دیکھنا آئندہ تمہاری محبت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یعنی دیکھنے کے بعد اگر دل کو بھاگئی تو نکاح کے بعد محبت زیادہ ہوگی۔ کیونکہ اپنی پسند کے بعد جو نکاح ہوتا ہے باہمی تعلقات نہایت اچھے رہتے ہیں اور میاں بیوی کی زندگی نہایت پرسکون گذرتی ہے اور ہر مرد کی طبعی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی بیوی حسن وجمال کی دیوی ہو اور ہندی کی ایک مثال ہے۔ "وہی سہاگن کہلائے جو پی کے من بھائے" لیلیٰ نے خلیفہ سے کہا تھا۔

دیدۂ مجنوں اگر بودے ترا ہر دو عالم بے قدر بودے ترا

جب خلیفہ نے لیلیٰ کو دیکھا تو وہ نہایت بدشکل اور کالی تھی۔ اس پر خلیفہ نے لیلیٰ سے کہا۔ ارے کمبخت میں تو سمجھتا تھا کہ تو بہت حسین ہوگی جو مجنوں تجھ پر ایسا دیوانہ اور فریفتہ ہے لیکن تو تو چڑیل ہی نکلی تجھ سے لاکھ درجہ بہتر لاکھوں عورتیں موجود ہیں۔ لیلیٰ نے بادشاہ کو جواب دیا۔ حضور! میری قدر میرے مجنوں سے پوچھئے۔ اس کے نزدیک دونوں جہان میں بھی مجھ سے زیادہ کوئی عورت حسین نہیں۔ جو پی کو بھائے وہی سہاگن کہلائے۔ سینکڑوں واقعات اس قسم کے بیان کر

معشوق میں درحقیقت کوئی خوبی نہیں لیکن اس کے عاشق کے دل سے پوچھئے کہ سارا جہان اس کی نظروں میں ہیچ ہے۔ سب کی خوبیوں سے اعلیٰ بند ہوتی ہیں۔ اور معشوق کی برائیاں بھی اس کی نظروں میں محبوب و مرغوب ہوتی ہیں۔ وہ گالیاں دیتا ہے اس کو لذت آتی ہے۔ خوب سمجھو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح سے یہی منشا ہے کہ مسلمانوں کے ازدواجی تعلقات بالکل عاشق کی حیثیت اختیار کر جائیں تاکہ دنیا بھر کی حسین عورتیں اس کی بیوی کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہ رکھیں اور میاں بیوی کی زندگی حقیقی عیش ومسرت کی زندگی بن جائے۔

(ابن ماجہ۔ ترمذی۔ نسائی)

نامحرم کو دیکھنا

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

(رواہ البیہقی)

14 فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ لعنت کرے اس شخص پر جو اپنی عورت کے علاوہ کسی اجنبی عورت کو قصداً دیکھے۔ اسی طرح لعنت کرے اللہ اس پر جو اپنے آپکو بلاضرورت کسی نامحرم کو دکھلائے۔ کیونکہ اس نظربازی میں اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ مرد کو کوئی غیر عورت پسند آجائے۔ اسی طرح عورت کو کوئی اجنبی مرد پسند آجائے اور یہ ذریعہ ہو جائے زوجین میں تفرق اور دل سے اتر جانے کا۔ ہمارے نوجوانوں کو اور بالخصوص عورتوں کو چاہئے کہ وہ غیر مردوں کو نہ جھانکیں ورنہ مستحق لعنت ہوں گے۔ عورتیں اس معاملہ میں بالکل احتیاط نہیں کرتیں۔ شادی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بیاہ کے موقعوں پر اکثر کوٹھوں پر چڑھ کر بارات والوں کو جھانکا کرتی ہیں۔ یہ خیال کرتی ہیں کہ ہم تو ان کو دیکھ رہی ہیں اور کوئی ہم کو نہیں دیکھتا۔ حالانکہ باراتوں میں بعض شریر النفس ایسے ہوتے ہیں جن کی نظریں کوٹھوں پر لگی رہتی ہیں۔ تاکہ کوئی اچھی عورت نظر پڑ جائے۔ یاد رکھنا حدیث میں صاف آگیا۔ دیکھنے والے پر لعنت ہے اور دکھانے والی پر بھی لعنت۔ تعزیوں کے موقع پر بھی بہت سی عورتیں کوٹھوں پر چڑھ جاتی ہیں تاکہ وہ تعزیوں کو دیکھیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا فعل قطعاً حرام ہے۔ آئندہ کے لئے توبہ کرنی چاہئے۔

بالغ لڑکی پر جبر کرنا

۱۸ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی میرے باپ نے زبردستی شادی کر دی اور مجھے وہ لڑکا پسند نہیں تھا آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے چاہے اس نکاح کو قائم رکھ یا توڑ دے۔ بالغ لڑکی کا زبردستی نکاح کرنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد)

لڑکے کی ذمہ داری

۱۹ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے لڑکا پیدا ہو اس کے تین فرض ہیں (۱) اچھا نام رکھے (۲) تعلیم دے جو دین و دنیا میں مفید ہو (۳) جب بالغ ہو جائے اس کا نکاح کر دے اور اگر لڑکا بالغ ہو گیا اور اس کا نکاح نہیں کیا اور اس لڑکے سے کسی قسم کی بدکاری ہوگئی تو لڑکے کی اس بدکاری کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔ کیونکہ باپ تیسرے فریضہ کا تارک اور قصوروار ہے۔ اس لئے ماں باپ کو لڑکے کے بالغ ہوتے ہی اس کا نکاح کر دینا چاہئے۔ فضول انتظار شریعت کا بھی بار ہے۔ اور دنیاوی حیثیت سے بھی نقصان ہے۔ کیونکہ اکثر لڑکوں کی صحت آوارگی اور بدچلنی کے باعث اسی زمانہ میں خراب ہو جاتی ہے۔ روپیہ الگ خراب صحت علیحدہ خراب اور ماں باپ کی عزت و آبرو الگ برباد۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ۔

(رواہ بیہقی)

جوان لڑکی کی ذمہ داری

۲۰ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ میں لکھا ہوا ہے۔ جس لڑکی کی عمر بارہ سال کی ہو جائے اور اس کے ماں باپ اس کی شادی نہ کریں تو اب اگر اس لڑکی سے کوئی گناہ ہوگا تو اس کے ذمہ دار اس کے ماں باپ ہوں گے۔ غور کیجئے کہ کس قدر ذمہ داری کی چیز ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ پرواہ تک نہیں کرتے۔ حالانکہ روزمرہ کے واقعات اس کے شاہد ہیں کہ لڑکی کی زیادہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ اِبْنَتُهٗ اثْنَتَيْ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عشيرة حسنة ولم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذالك عليه۔ گرنی ہر صورت سے نقصان دہ ہے۔ بعض لڑکیاں زیادہ دنوں تک گھر میں رہنے کی وجہ سے لڑکی ہو کر یا تو بدنام ہو گئیں یا حمل رہ گئے یا کسی کے ساتھ بھاگ گئیں۔ یہ سب ہمارے احساس نہ کرنے کا نتیجہ ہے اور شریعت مطہرہ کی ہدایات کے پابند نہ ہونے کا ثمرہ ہے۔ جب لڑکی بالغ ہو گئی، اس کو اپنے گھر بٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر جہیز دینے کو نہیں تو نہ دیجئے۔ جہیز کوئی ضروری نہیں۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ جو دونوں جہان کی شہزادی ہیں ان کو دونوں جہاں کے بادشاہ نے کیا دیا؟ کیا ہماری لڑکیاں مرتبہ میں حضرت خاتون جنت سے بھی بڑھ گئیں؟ بس دیندار بااخلاق لڑکا تلاش کرکے فوراً اس فریضہ سے سبکدوش ہو جایئے۔ (بیہقی)

شادی کے موقع پر لڑکیوں کے گیت

(۲۱)

عن ربيع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبي صلى الله عليه وسلم فدخل حين بني علي فجلس على فراشي كمجلسك مني فجعلت جويريات لنا يضربن بالدف ويندبن من قتل من آبائي يوم بدر اذ قالت احداهن وفينا نبي يعلم ما في غد فقال دعي هذه وقولي بالذي كنت تقولين۔ (رواه البخاری)

ربیع بنت معوذ بن عفراء ایک صحابی عورت ہیں وہ اپنی شادی کا واقعہ بیان فرماتی ہیں کہ میں جب رخصت ہو کر اپنے دولہا کے یہاں آئی تو مبارکباد کے لئے حضورؐ تاجدار مدینہ تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ہمارے کنبہ کی رشتہ کی جو لڑکیاں اتفاق سے وہاں جمع تھیں انھوں نے دف بجانا اور گیت

گانے شروع کر دیئے۔ اچانک ان میں ایک لڑکی کہنے لگی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنی ہمارے یہاں ایسے نبی ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: اس جملہ کو چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی۔ کیونکہ غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ البتہ جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہ اپنے رسولوں کو بتلا دیتا ہے۔ اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں (۱) جو اشعار کہ ان میں جھوٹ نہ ہو ان کا پڑھنا جائز ہے۔ (۲) شادی کے موقع پر اگر لڑکیاں اکٹھی ہو کر گائیں بجائیں یہ بھی جائز ہے۔ علامہ اکمل الدین نے لکھا ہے کہ نکاح کے وقت اسی طرح دولہا کے گھر دف بجانا جائز ہے۔ اسی طرح ختنوں میں اور عیدین کے موقع پر اور جب احباب جمع ہوں تو ان کے لئے بھی دف بجانا درست ہے۔

(بخاری شریف)

(۲۲)

عن عائشة قالت زفت امرأة الى رجل من الانصار فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم ما كان معكم لهو فان الانصار يعجبهم اللهو (رواه البخاری)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت کی رخصتی (شادی) ہوئی وہ شادی نہایت سادی تھی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا تمہارے ساتھ ڈھول وغیرہ تفریحی سامان نہیں ہیں۔ کیوں کہ انصار ایسے موقع پر گانے بجانے کو پسند کرتے ہیں۔ یہ ہے اسلامی شادی کا نمونہ لیکن ہم نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بجائے اسلامی رسومات کے نکاح جیسے مقدس فریضہ میں بھی اپنی طرف سے ایسی ایسی رسومات ایجاد کیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

چنانچہ حضرت آدم بنوری نے اپنی کتاب علم الہدیٰ میں اسی طرح لکھا ہے۔ کہ نکاح میں ایسی بہت سی رسومات شامل کرلی ہیں جن کا کرنا کفر ہے۔ کچھ ایسی رسومات ہیں جن کا کرنا بدعت ہے۔ پس ایسی رسومات جس نکاح میں کی جاتی ہیں وہ نکاح اسلامی نہیں ہوتا۔ اور اس نکاح سے جو اولاد ہوتی ہے وہ حرامی ہوتی ہے۔

(۱) یہ کہ کچھ سرسوں۔ اسپندانہ۔ ہلدی۔ لوہے کی انگوٹھی لے کر ان سب کو ایک کپڑے میں باندھ کر دولہا دولہن کے ہاتھ پر باندھتے ہیں۔ اس کو ہتھ وکنگنا کہتے ہیں۔ یہ صریح کفر ہے۔ اس کا کرنے والا اور اس پر راضی ہونے والا کافر ہوتا ہے

(۲) یہ کہ لڑکی پھول باندھتے ہیں اور صندل گھس کر اس پر لگاتے ہیں۔ یہ رسم آتش پرستوں کی ہے۔

(۳) یہ کہ دلہن کو اور اسی طرح بارات کو عورتیں مغلظات۔ گالیاں بکتی ہیں۔

(۴) دولہا کے سر پر ماں یا بہن اپنے دوپٹہ کا آنچل ڈالتی ہیں اور دولہن کے سر پر مرد کی پگڑی یا صافہ رکھ دیتی ہیں۔ اور یہ دونوں ملعون ہیں۔ کیونکہ حضور کا ارشاد ہے۔ خدا کی لعنت ہے اس مرد پر جو مشابہت کرے عورتوں کی۔ اسی طرح خدا کی لعنت ہے اس عورت پر جو مشابہت کرے مردوں کی۔

(۵) دولہن کا انگوٹھا دودھ اور پانی کے ساتھ دھوتے ہیں اور اس کا پھینک نالی کو دیتے ہیں جس کو انگوٹھا دھلائی کہتے ہیں۔ یہ رسم بھی مجوسیوں کی ہے۔ اور اس میں اندیشہ کفر کا ہے۔

(۶) بعض جگہ نقرہ بند گالیاں دیتی ہیں جس میں مسجد محراب اور اور شملہ کی حقارت ہوتی ہے۔

(۷) مرد کو دولہا بنا کر کاجل اس کی آنکھوں میں ڈالتی ہیں۔ یہ بھی اچھا نہیں ہے۔

(۸) بالغ لڑکیاں اکٹھی ہو کر ناچتی ہیں۔ زور زور سے گاتی ہیں جس کی آواز باہر جاتی ہے اور نا محرم اس کو سنتے ہیں۔ یہ بالاتفاق حرام ہے۔

(۹) کاغذ کے پھول وغیرہ بنا کر مکان کو سجاتی ہیں۔ یہ بھی اسراف میں داخل ہے اور حرام ہے۔

(۱۰) دولہا کے سہرا باندھتے ہیں یہ بھی مشرکین کی رسم اور ناجائز ہے۔

(۱۱) چاندی کا کڑا ہاتھ میں اور چاندی کی ہنسلی دولہا کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ یہ بھی حرام ہے۔

(۱۲) دولہا کو گھوڑے پر سوار کر کے بازاروں میں اور گلیوں میں پھرانا۔

(۱۳) بارات باجہ گاجہ اور نفیری کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۱۴) یہ کہ آتش بازی جلائی جاتی ہے۔

(۱۵) چاندی یا سونے کے برتن میں دولہا یا دلہن کو شربت یا دودھ پلانا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

(۱۶) دولہا کو سونے کی انگوٹھی پہنانا یہ سب رسوم حرام ہیں ان سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا چاہئے اور اپنی شادیوں کو اسلامی شادی بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تاریخِ نکاح میں بدشگونی بیہودہ فعل ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ

(رواہ مسلم)

(۲۳) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میری شادی اور میری رخصتی شوال کے مہینہ (عید کے چاند) ہوئی۔ اب تم دیکھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں مجھ سے زیادہ کون سی بیوی صاحب نصیب تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو نادان عورتیں اور مرد عید کے چاند نکاح کرنے کو منحوس خیال کرتے ہیں وہ غلط ہے بلکہ عید کے چاند نکاح و شادی کرنا مستحب ہے۔ جیسے اس زمانہ جاہلوں کا عقیدہ ہے کہ فلاں مہینے میں نکاح نہ کرنا چاہئے۔ فلاں دن نہ کرنا چاہئے۔ فلاں تاریخ کو نہ کرنا چاہئے یہ سب فضول و واہیات ہیں اسی طرح اس زمانہ کے جاہلوں کا بھی یہی عقیدہ تھا اور اس عقیدہ کو توڑنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح و رخصتی اسی تاریخوں میں کرائی اور حضرت عائشہؓ کا بھی اس حدیث کے بیان کرنے سے یہی منشا ہے۔

(مسلم شریف)

شادی کے موقعوں پر گانا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّيْنَ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ

(رواہ ابن حبان)

(۲۴) حضرت عائشہؓ فرماتی کہ میرے پاس انصاری کی ایک لڑکی رہتی تھی۔ میں نے اس کی شادی کر دی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اے عائشہؓ تم گانا نہیں کراتیں کیونکہ یہ انصاری قوم گانے کو پسند کرتی ہے۔

(ابن حبان)

اس سے آجکل کی طرح گانا بجانا ڈھول باجا گاجا، بارمونیم وغیرہ مراد نہیں بلکہ اس سے عمدہ اشعار دف کے ساتھ مراد ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَّهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۲۵) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک انصاری لڑکی کی شادی کی جو حضرت عائشہؓ کی رشتہ دار بھی تھی۔ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھی بھیجا۔ عائشہؓ نے جواب دیا نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصاری قوم کی گانے کی طرف

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ (رواه ابن ماجه)

زیادہ رغبت ہے۔ کاش تم دولہن کے ساتھ اس شخص کو بھی بھیج دیتیں جو یہ گا کر سناتا۔

شعر: اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

یعنی آئے ہم تمہارے پاس۔ اللہ تم کو بھی سلامت رکھے۔ اور ہم کو بھی سلامت رکھے۔ اس کا دوسرا شعر یہ ہے۔

وَلَوْلَا الْحِنْطَةُ السَّمْرَاءُ لَمْ تَسْمَنْ عَذَارَاكُمْ
وَلَوْلَا الْعَجْوَةُ السَّوْدَاءُ مَا كُنَّا بِوَادِيْكُمْ

اگر سرخ گیہوں نہ ہوتے تو تمہاری بیٹیاں موٹی نہ ہوتیں۔ اگر کالی کھجوریں نہ ہوتیں تو ہم تمہارے مکانوں میں رہتے۔ یہ شعر عام طور پر انصار کی شادیوں میں پڑھے جاتے تھے۔ (ابن ماجہ)

(۲۶) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَيْ صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَاِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ (رواه النسائي)

عامر بن سعدؓ نے فرمایا کہ میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کی خدمت میں ایک شادی کے موقع پر حاضر ہوا۔ میں نے وہاں پر دیکھا کہ چند لڑکیاں گیت گا رہی ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا۔ اے حضورؐ کے صحابیو! اے جنگ بدر میں شریک ہونے والو! تمہاری موجودگی اور یہ گانا بجانا اور پھر تم اس مجلس میں موجود ہو۔ اس پر مجھے یہ جواب ملا کہ ہمارے ساتھ تم بھی سنو یا چلے جاؤ۔ کیونکہ شادی کے موقعوں میں گانے بجانے کی ہم کو اجازت ہے۔ (نسائی شریف)

نوٹ:۔ یاد رکھو کہ باجا گاجا ہر قوم کے ساتھ ہر وقت ہی حرام ہے۔

نکاح کس جگہ کرنا چاہئے

(۲۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ (ترمذی وقال حدیث غریب)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کرو تم نکاح کا یعنی شہرت دو۔ اور اس کو مسجد میں کرو۔ اور نکاح کے وقت دف بجاؤ۔ چنانچہ جمعہ کے دن مسجد میں نکاح کرنا بہتر اور باعث ثواب اور بابرکت ہے۔

بیوی کے حقوق اور بعض دینداروں کی کوتاہی

(۲۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی شرط پوری کرنے کا سب سے زیادہ خیال رکھو۔ یعنی مہر ادا کرو۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آنْ تُوَفُّوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهٖ الْفُرُوْجَ۔ (متفق علیہ)

اس کو کھانے پینے کو دو۔ ان کو رہائش کے لئے مکان دو۔ ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ بعض لوگ ناحق بیوی کو تنگ کرتے ہیں کہ تجھ کو میرے ماں باپ کے پاس رہنا پڑے گا۔ ان کے ساتھ کھانا ہوگا۔ اگر بیوی خوشی کے ساتھ منظور کرلے تو کچھ مضائقہ نہیں ورنہ اس معاملہ میں اس پر جبر کرنا اور زبردستی اس کی پابندی لگانا جائز نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ والدین کی وجہ سے بیوی کے معاملہ میں زیادتی اور اس کے حقوق کو تلف کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض دیندار عالم بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ اسی طرح نفقہ کے معاملہ میں بھی افراط تفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ پس اگر کسی شخص کی اتنی آمدنی ہے کہ اگر وہ ماں باپ پر خرچ کرے تو وہ بیوی کو نہیں دے سکتا اور اگر بیوی کو دے تو ماں باپ کو نہیں بچتا۔ ایسی صورت میں بیوی پر خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور ماں باپ کو دینا اس پر ضروری نہیں۔ خوب سمجھ لو اس مسئلہ کی جہالت کے باعث سینکڑوں گھر برباد ہوگئے ہیں۔ بعض ساسیں نہایت ہی بیرحم اور ظالم ہوتی ہیں جو بات بات پر بہو سے بگڑ بیٹھتی ہیں۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ اپنے بیٹوں کے کان بھر بھر کر آپس میں کشیدگی پیدا کردیتی ہیں۔ جس کے باعث یا تو بے چاری بہو سسرال کے ناجائز مظالم برداشت کرتی ہے یا باپ کے گھر چلی جاتی ہے۔ مردوں کی یہ سخت غلطی ہے اور ان کو اللہ کے یہاں س

کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔ چنانچہ بہشتی گوہر میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے پاس مالی وسعت اس قدر کم ہو کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور بیوی کا حق ہے کہ شوہر سے اس کے ماں باپ سے علیحدہ اور جدا رہنے کا مطالبہ کرے۔ پس اگر وہ اس کی خواہش کرے اور ماں باپ اس کو اپنے ساتھ شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو ان کے شامل رکھے بلکہ شوہر پر واجب ہے کہ اسکو جدا رکھے۔ اگر ماں باپ کہیں کہ تو بلا وجہ شرعی بیوی کو طلاق دے دے تو ماں باپ کی اطاعت واجب نہیں۔ ماں باپ اگر کہیں کہ تو ساری کمائی ہم کو دیا کر۔ اس میں بھی ان کی اطاعت ضروری نہیں۔ اگر ماں باپ اس پر جبر کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ (بہشتی زیور ص ۱۵۶ ج ۱۱)

اور وہ حدیث کہ اگر تیرا باپ تجھ کو حکم دے کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو تو طلاق دیدے اور اس قسم کی دوسری احادیث جو ماں باپ کے حقوق میں آئی ہیں ان کے مفصل جوابات بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۵۶ میں حضرت تھانوی نے مفصل لکھ دیئے ہیں۔ کیونکہ یہ مجموعہ نہایت ہی مختصر ہے۔ اس لئے اس میں اتنے پر ہی اکتفا کیا گیا۔ اگر اس کی تفصیل دیکھنی ہو تو بہشتی زیور میں دیکھئے۔ یہ حدیث بخاری شریف و مسلم میں بیان کی گئی ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آداب رشتہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ

(بخاری و مسلم)

۲۹ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے: رشتہ نہ بھیجو تم کسی رشتہ پر یہاں تک کہ وہ رشتہ یا تو چھوٹ جائے یا نکاح ہو جائے۔ یعنی اگر کسی شخص کا رشتہ کسی لڑکی سے ہوا ہو اور لڑکی والے اس رشتہ پر رضامند ہوں تو اس صورت میں دوسرے کو رشتہ بھیجنا جائز نہیں۔ کیوں کہ دوسرے رشتہ میں اس امر کا احتمال ہے کہ شاید پہلا رشتہ چھوٹ جائے جس کے باعث مسلمان کو اذیت پہنچے گی۔ اس لڑکے کو الگ اور اس رشتہ میں کوشش کرنے والوں کو الگ رنج ہوگا۔ اور ایذاءِ مسلم حرام ہے۔ اس لئے کسی رشتہ پر اپنا رشتہ بھیج دینا حرام ہوا۔ البتہ اگر پہلے رشتہ کا کوئی فیصلہ ہو جائے یا تو نکاح کی صورت میں یا جواب دینے کی صورت میں تو اس شکل میں دوسرا پیغام ڈالا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اس وقت ایذاء ان کی جانب سے نہیں ہوگی۔ اور اگر دوسرا رشتہ پہلے رشتہ کے فیصلے کے بغیر بھیج دیا اور دوسرا رشتہ منظور کرکے اس سے نکاح ہو گیا تو نکاح تو درست ہو جائے گا لیکن دوسرا رشتہ بھیجنے والے اس میں سفارش کرنے والے سب گنہگار ہوں گے۔

(بخاری و مسلم شریف)

برتھ کنٹرول

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ جَارِيَةً هِیَ خَادِمُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

(رواہ مسلم)

۳۰ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے پاس ایک باندی ہے۔ میں اس سے صحبت کر لیتا ہوں لیکن اس کے حاملہ ہو جانے کو مناسب نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ ہمارے گھر کا تمام کام دھندا کرتی رہتی ہے اگر وہ حاملہ ہو جائے تو گھر کون سنبھالے گا۔ گویا کہ یہ صحابی برتھ کنٹرول کی اجازت چاہتے تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر تمہارا منشا یہی ہے تو تم کو اختیار ہے لیکن ہوگا وہی جو اللہ نے پہلے سے لکھ دیا اس کے لکھے ہوئے کو کوئی تدبیر ٹال نہیں سکتی۔ یہ سن کر وہ شخص چلا گیا اور کچھ عرصہ کے بعد وہی شخص دوبارہ واپس آیا اور حاضر ہو کر کہنے لگا حضور باندی تو حاملہ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا میں تو پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ ہوتا وہی ہے جو اللہ نے لکھ دیا ہے۔

(مسلم شریف)

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا

۳۱ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ بنی المصطلق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اس موقع پر ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

(بخاری شریف)

پر ہم کنٹرول کے متعلق دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ایسی تدبیر کر سکتے ہیں جس کی وجہ حمل نہ ٹھہر سکے۔ مثلاً انزال سے پہلے اپنے عضو تناسل کو عورت کی اندام نہانی سے نکال لیں یا کوئی مانع حمل دوا کھا لیں جس سے حمل نہ ٹھہرے یا فرنچ لیدر استعمال کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا تمہارا عزل نہ کرنے میں کوئی نقصان نہیں، کیونکہ قیامت تک جس روح کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ تو پیدا ہو کر رہے گی چاہے تم برتھ کنٹرول کرو یا نہ کرو۔ جس کو اللہ پیدا کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے تم لاکھ تدبیریں کرو وہ ضرور پیدا ہوگی۔ یعنی تم یہ خیال کرتے ہو کہ منی کا قطرہ اندر نکلنے سے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے اور اس قطرے کے گرنے سے روکنے پر بچہ پیدا نہ ہوگا یہ غلط ہے اور ہر منی کے قطرہ سے بچہ نہیں ہوتا کیوں کہ اکثر اوقات منی گرتی ہے لیکن بچے اس سے پیدا نہیں ہوتے اور بعض اوقات بچے پیدا نہ ہونے کی سینکڑوں تدابیر کرلی جاتی ہیں لیکن پھر بھی بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس بچوں کی پیدائش اللہ کے ارادہ پر

موقوف ہے نہ کہ منی کے قطروں پر۔ اسی طرح نہ ہونا بھی موقوف ہے اس کے ارادہ پر نہ کہ عزل پر۔ لیکن عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بچہ نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔ پس عزل کی صورت میں بے اختیار کوئی قطرہ منی رحم میں جا پڑے۔ اور بچہ بن جائے اور اگر تقدیر الٰہی میں پیدا ہونا ہی ہے تو وہ بغیر نطفہ کے بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ مسلم شریف

۳۳

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ

(رواہ مسلم)

حضرت سعد بن وقاص فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ اس کے بچہ پر خوف کرتا ہوں یعنی وہ بچہ کو دودھ پلاتی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر میں اس سے عزل نہ کروں تو اسکو حمل ٹھہر جائیگا اور دودھ کم اور فاسد و خراب ہو جائیگا۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر دودھ پلانے کے زمانہ میں صحبت کرنا بچہ کے لئے مضر ہوتی تو اہل فارس اور اہل روم کو ضرور نقصان پہنچاتی کیوں کہ وہ لوگ اس زمانہ میں صحبت کرنے کے عادی ہیں اور جب ان کو نقصان نہیں پہنچتا تو عزل کرنا اس خیال سے کہ عورت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حاملہ ہو جائے گی فضول ہے۔ اب بھی بہت سے لوگ ایسا خیال کرتے ہیں اور عورت کے پاس نہیں جاتے۔ حالانکہ اس زمانے میں عورت کو بہت زیادہ شہوت ہوتی ہے لیکن وہ شرم کے باعث کچھ نہیں کہہ سکتی۔ اس لئے اس کی خواہشات و جذبات کو پامال نہ کرنا چاہیے

(مسلم شریف)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ کُلِّ الْمَاءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْہُ شَیْءٌ۔

(رواہ مسلم)

۲۳ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل (برتھ کنٹرول) کی بابت دریافت کیا گیا کہ یہ کیا جائے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر منی کے قطرہ سے بچہ کی پیدائش ضروری نہیں اور جب اللہ کسی کے پیدا کرنے کا ارادہ فرما لیتا ہے تو کوئی تدبیر اس کے ارادے سے اس کو روک نہیں سکتی۔

(مسلم شریف)

عَنْ جُدَامَۃَ بِنْتِ وَھْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ وَھُوَ یَقُوْلُ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَنْھٰی عَنِ الْغِیْلَۃِ فَنَظَرْتُ فِی الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا

۲۴ حضرت جدامہ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ بہت سے اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ میں نے چاہا تھا کہ میں غیلہ کی ممانعت کر دوں لیکن پھر میں نے روم اور اہل فارس کو دیکھا کہ وہ لوگ

هُمْ یُغِیْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا یَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَیْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِیُّ وَهِیَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ۔

کرنے کے عادی ہیں اور ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس کے بعد صحابہ کرام نے عزل کی بابت دریافت کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عزل کرنا دراصل پوشیدہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے اور یہ خصلت وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ کا مصداق ہے یعنی جس بچے کو زندہ درگور کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے تو کس گناہ کے بدلہ میں قتل کیا گیا تھا۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ برتھ کنٹرول کرنے والے حقیقتاً اس رسم کو جاری کر رہے ہیں جو زمانہ جاہلیت کے عرب میں جاری تھی اور یہ جرم تو اس معاملہ میں عرب کی اس جاہلانہ رسم سے جس کی قرآن اور حدیث میں سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور بھی زیادہ بڑھ گئے۔ کیونکہ وہ تو صرف لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے اور لڑکوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ لیکن برتھ کنٹرول کے حامی اور حامل نہ لڑکوں کی پرواہ کرتے ہیں نہ لڑکیوں کی جو شرعاً حرام ہے۔ اس بنا پر برتھ کنٹرول کے حامی، اس کے عامل، اس کی دوائیں دینے والے ڈاکٹر و حکیم اس کی دوائیں تیار کرنے والے دواساز، اس کے متعلق کتابیں لکھنے والے حضرات سب گنہگار ہیں۔ دلی کے ایک دواخانہ نے برتھ کنٹرول کی کتاب لکھی ہے۔ اس کو ہر مسلمان جلا دے اور اس کو ہرگز ہرگز نہ خریدے اور نہ اس کو اپنے پاس رکھے۔ یہ نظریہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھی یورپ سے نکلا اور بدقسمتی سے مسلمان اس پر عامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ البتہ پہلے زمانہ میں باندیوں سے اس کا جواز تھا۔ اب ہندوستان میں یہ منحوس رواج یقیناً قابل لعنت ہے۔ اس سے اسلامی نسل کے ختم ہو جانے یا کم ہو جانے کا یقیناً احتمال ہے اور تشبیہ بالکفار ہے۔ (مسلم شریف)

(نوٹ) غیلہ کے معنی ہیں کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں اپنی بیوی سے جماع کرنا۔ جاہل عرب اس سے احتیاط کرتے تھے حضورؐ نے فرمایا اس میں کسی احتیاط کی ضرورت نہیں۔

خلاف وضع فطری صحبت کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ الْآيَةَ أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ۔ (رواہ الترمذی)

(۲۵) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ پس آؤ تم اپنی کھیتیوں میں اگلی جانب میں اگلی طرف سے اور پچھلی جانب سے اگلے حصہ میں۔ اور بچو تم پاخانہ کی جگہ میں صحبت کرنے سے۔ جس طرح حالت حیض میں پیشاب کی جگہ سے بچنا ضروری ہے۔ یعنی جس طرح حالت حیض میں پیشاب کی جگہ

صحبت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح ہر زمانے میں پچھلے حصہ میں صحبت کرنا حرام ہے۔ (ترمذی شریف۔ دارمی شریف)

آج کل بہت سے شہوت پرست مسلمان اس فعل میں مبتلا ہیں ان کو توبہ کرنی چاہیے۔

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ (رواہ احمد)

(۲۶) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ظاہر کرنے سے اللہ تعالیٰ کو شرم نہیں آتی۔ نہ بدفعلی کرو تم اپنی عورتوں سے یعنی ان کے پچھلے حصہ میں صحبت نہ کرو۔ (مسند احمد)

حیا اس تغیر و تبدیلی کو کہتے ہیں جو انسان کو لاحق ہو عیب لگنے اور برائی کہے جانے کے خوف سے اور تبدیلی اللہ تعالیٰ کی ذات میں محال ہے پس اللہ کے بارے میں حیا کا اطلاق ہوتا ہے جو اس سے مراد ترک اور چھوڑنا ہوتا ہے۔ تو اب مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا حق کہنے کو اور اس کے اظہار کو۔ اور اس جملہ سے شروع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ فعل بہت برا اور حرام ہے اور یہ کلام اس قسم کا ہے کہ اس کا ذکر کرنا اور زبان پر لانا بھی ٹھیک نہیں۔ اگرچہ رد کرنے کی وجہ سے ہی ہو۔ لیکن بغیر حکم شرعی کے ظاہر کرنے کے چارہ بھی نہیں اور وہ یہ ہے کہ تم اپنی عورتوں سے پچھلے حصہ میں صحبت نہ کرو۔ کیونکہ یہ حرام ہے اور جب اپنی بیوی سے حرام ہے تو لڑکوں سے اغلام اور بھی زیادہ حرام ہوا۔ جیسے چیل کھانا۔ گدھا کھانا حرام ہے اور خنزیر کھانا بھی حرام ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لیکن بیٹے کی نسبت خنزیر اور سور کھانا زیادہ حرام ہے۔

(مسند احمد، ترمذی شریف۔ ابن ماجہ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

۲۷ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے وہ شخص جو بدفعلی کرے اپنی بیوی سے پاخانہ کی جگہ میں۔ ملعون کے معنی دنیا و دین میں خدا کی رحمت سے دور اور خدا کی پھٹکار و قہر کے قریب ہے۔ آج کل کے وہ نوجوان جو اس منحوس فعل میں ہمیشہ یا گاہ بگاہ مبتلا رہتے ہیں ان پر آخرت میں لعنت ہوگی اور دنیا میں بھی ملعون و مردود ہیں۔ نیز طبی نقطۂ نظر سے بھی یہ فعل نہایت ہی مضر ہے۔ عضو تناسل کی طاقت کچھ ہی روز میں گھٹنی شروع ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابتداءً سستی کا مرض لاحق ہو کر آخر کو نامرد بنا دیتا ہے۔ پھر میاں صاحب تو نامرد ہو گئے اور غریب عورت اپنی خواہشات کیسے پوری کرے۔ بس پھر یہی ہوتا ہے کہ غیر مردوں سے ان کی آنکھیں لڑتی ہیں اور مطلب پورا ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ ایک فی صدی شاید بچ سکے۔ جب اس کا پیٹ نہ بھرا پھر وہ کیا کرے۔ اے اللہ تو ہماری بھی حفاظت فرما اور ہماری عورتوں کی بھی حفاظت فرما۔ آمین۔

(مسند احمد۔ ابوداؤد شریف)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۲۸ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنی بیوی سے پچھلے مقام

اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِی امْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ۔ (رواہ فی شرح السنة)

میں بدفعلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی نظر عنایت کو اس سے پھیر لیتا ہے یعنی اللہ کی خاص رحمتیں اور مہربانی ختم ہو جاتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِی الدُّبُرِ۔ (رواہ الترمذی)

۲۹ دوسری روایت میں حضرت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں نظر کرتے اس شخص پر جو کسی لڑکے یا عورت کی پاخانہ کی جگہ صحبت اور بدفعلی کرے۔ یعنی خدا کی رحمتوں سے وہ دور ہوتا ہے۔

میرے ذہن میں اس کی تعبیر اس طرح کرنی چاہئے کہ ایک شخص کسی تقریب کے موقع پر اپنی تمام برادری کو دعوت دی تاکہ ان کو کھانا کھلائے اور شیرینی تقسیم کرے۔ اب اس موقع پر تمام برادری جمع ہو جاتی ہے اور برادری میں سب طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے جو اس کے نزدیک قابل عزت و احترام، کچھ دوست، کچھ دشمن، اس کا جو برتاؤ دوستوں اور باعزت لوگوں کے سے ہوگا یقیناً اپنے دشمن کے ساتھ وہ برتاؤ نہیں ہوگا۔ بالخصوص جب کہ دشمنی انتہائی شکل اختیار کر گئی ہو تو ایسی صورت میں اسکے ساتھ یقیناً وہ ایسا معاملہ کرے جو اسکی ذلت کا باعث ہو۔ مثلاً اس کو سلام علیک نہ کرے۔ اس کی بات نہ پوچھے۔ اسکی طرف رخ نہ کرے۔ جب کھانے اور تقسیم کا وقت آئے تو اس کو نہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلائے تو اس کو کس قدر ذلت اور رسوائی ہوگی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے یہاں سب اولین و آخرین قیامت کے دن جمع ہونگے تو اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو باعزت طریقہ پر بلائیگا۔ ان سے ملاقات کرے گا۔ ان کو عزت کی جگہ بٹھائے گا۔ ان کی خاطر و مدارات فرمائیگا اور اپنی عنایات سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ جنت کے دسترخوان پر جنت کے پھل چن کے کھلائیگا۔ اور جو لوگ اغلام کرنے کے عادی و خوگر ہوں گے ان کی طرف اللہ تعالیٰ نہ دیکھے گا نہ ان پر اس کی رحمت ہوگی۔ نہ عرش کے سایہ میں ان کو جگہ ملے گی اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ یہ جماعت قانون شکن جماعت ہے۔ پس خدا کی دشمن ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس فعل بد کی وجہ سے برباد و تباہ کر دی گئی۔ ان کے شہر و کو الٹ دیا گیا۔ ان پر پتھروں کی بارش کی گئی اور ان کو ہلاک کر دیا گیا۔ وَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ اس فعل بد سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرنی چاہئے۔ ایسا شخص دنیا میں کبھی نہ کبھی ضرور ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا یہ فعل مشہور ہو جاتا ہے۔ اور عورتوں کو چاہئے کہ ان کے مرد اگر اس کی فرمائش کریں تو ان کو روک دیں اور ہرگز ہرگز ان کے مقابلہ میں اپنے مرد کی اطاعت نہ کریں کیونکہ یہ فعل حرام ہے اور اس کا کرنے والا اور کرانے والی دونوں گنہگار ہیں اور آئندہ کے لئے دونوں کا نقصان ہے۔ کیوں کہ اس فعل کا کرنے والا کچھ ہی روز میں نامرد ہو جاتا ہے۔

(ترمذی شریف)

تاجدار مدینہ کا مہر

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ (رواہ مسلم)

(۴۰) حضرت ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ کا کتنا مہر تھا۔ آپ نے فرمایا پانچ سو درہم یعنی ہمارے موجودہ زمانہ کے ایک سو اکتیس روپے چار آنے (۱۳۱ روپے چار آنہ) ہوتے ہیں (مسلم شریف)

حضورؐ تاجدار مدینہ دونوں جہان کے بادشاہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے برابر تو کیا ان کے قدموں کی خاک کے برابر بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ انھوں نے اپنے آپ جتنے نکاح کئے ان سب میں مہر پانچ سو درہم مقرر ہوا جس کے انگریزی سکے کے حساب سے کل ایک سو اکتیس روپے چار آنے (۱۳۱ ما لعہ) ہوتے ہیں اور آپؐ کی تمام صاحبزادیوں کا مہر علاوہ حضرت خاتون جنت کے بھی یہی ۱۳۱ روپے چار آنے کا تھا۔ نقشۂ ذیل سے آپ کے اہل بیت کا مہر معلوم کیجئے۔

فہرست مہر اہل بیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا مہر		ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	
درہم	[illegible]	دینار طلائی	[illegible]	مثقال نقرہ	[illegible]
روپیہ انگریزی	۱۳۱ ما لعہ	روپیہ انگریزی	[illegible]	روپیہ انگریزی	[illegible]

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مہر کی مقدار

عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من اثنتي عشرة اوقية۔

(رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

(۲۱) فرمایا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے خبردار ہو عورتوں کا مہر زیادہ نہ باندھو کیونکہ اگر زیادتی مہر دنیاوی عزت کا سبب اور اللہ کے نزدیک اتقاء کا باعث ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے ہر اعتبار سے زیادہ موزوں تھے مجھے جہاں تک علوم ہے یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات و صاحبزادیوں کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں کیا۔ حدیث عائشہؓ ملا کر کل تعداد انگریزی روپیہ سے ایک سو اکتیس روپے چار آنے بنتی ہے۔

مہر کی ادائگی

عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطى في صداق امرأته ملء كفيه سويقا او تمرا فقد استحل۔

(۲۲) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اپنی عورت کے مہر میں دونوں ہاتھ بھر کر ایک دو مٹھی ستو یا کھجور دے دی۔ پس اس نے حلال کرلیا اپنی عورت کو اور بغیر اس کے اس کی بیوی حلال نہیں اور یہ وہ مہر ہے جس کو معجل کہتے ہیں۔ بندہ کے ناقص خیال میں ہمارے یہاں جو منہ دکھائی دولہا دیتا ہے وہ مہر معجل ہی ہوگا۔ لیکن اب اس کا خیال بالکل نہیں کرتے۔ اس لئے ہر دولہا جو منہ دکھائی اپنی دولہن کو دے وہ مہر کی نیت کرلیا کرے۔ نیز پھر اس قدر مہر باندھنے کی آخر غرض کیا ہے۔ کیا آپ کی لڑکیاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں سے بھی زیادہ معزز ہوگئیں کہ آپ کسی جگہ پانچہزار کہیں دو ہزار کہیں ہزار کہیں پانچ سو۔ یہ سب رسومات جاہلیہ ہیں اور مہر کی تعداد مرد کی حیثیت کے مطابق تجویز کی جائے۔ اور اپنی برادری کا مہر اس طرح پر طے کرلیا جائے کہ حسب حیثیت ہو۔ ایک کالی بدشکل لڑکی کا مہر بھی پانچ ہزار اور خوبصورت، حسین سلیقہ مند کا بھی وہی مہر۔ یہ فلسفہ ہمارے خیال سے بالاتر ہے۔ جہاں تک ہوسکے مہر ہلکے پھلکے باندھنے کی کوشش کریں۔ سب سے زیادہ مٹنے کی، قربان ہونے اور پابند ہونے کی چیز تو وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ کر برادری کی رسومات۔ ہر مسلمان کو چاہئیے کہ حضورؐ کا اتباع کرے۔ مہر فاطمی باندھے پھر دیکھے کہ اس نکاح میں کتنی برکت ہوتی ہے۔ میاں بیوی کی کیسے گذرتی ہے لیکن افسوس مسلمانوں کو وہ کام کرنے ہی نہیں جو حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بہترین زمانہ میں کئے ہیں۔

(مسند احمد۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نوٹ:- ایک سو اکتیس روپے سے زیادہ مہر باندھنا جائز تو ہے لیکن افضل و اولیٰ وہی ہے جو عام طور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات و صاحبزادیوں کا مہر باندھا ہے۔ ہم کو بھی اپنی برادری کی تمام رسومات چھوڑ کر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اتباع کرنی چاہیے۔ (ابوداؤد)

صحابہ کرام کی سادگی اور ان کا مہر

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ (متفق علیہ)

(۲۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے کپڑوں پر زعفران کا رنگ لگا ہوا دیکھا۔ اس پر آپ نے فرمایا یہ کیا؟ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے جواب دیا کہ حضورؐ میں نے شادی کی ہے۔ اور اس کا مہر پونے سولہ ماشے سونا قرار پایا ہے۔ عشہ۔ فی تولہ کے حساب سے ۲۰ یا ۹۰ روپے حد سے حد تیس روپے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ برکت فرمائے۔ تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ اس حدیث میں چند باتیں قابل غور ہیں (۱) عبدالرحمٰن بن عوف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص صحابہ میں تھے اور صحابہؓ کے جو تعلقات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھ تھے (۲) باپ عزیز واقارب دوست سے بڑھ کر جان نثار اور برتر تھے۔ باوجود ایسے خیر و شکر ہونے کے شادی کرنے میں کوئی اہتمام نہیں۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک کو بھی اگلے روز دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ سبحان اللہ! اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا (۲) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بہت بار رئیس تھے۔ حتیٰ کہ ان کے تجارتی منافع میں ان کے مکان کے گوشے اس طرح بھرپور ہو جاتے تھے جس طرح ایک بڑے زمیندار کا گھر فصل کے موسم میں اجناس سے بھر جایا کرتا ہے۔ باوجود اس قدر رئیس ہونے کے نکاح میں اس قدر سادگی کہ مدینہ میں نکاح ہو اور حضورؐ تک کو خبر نہ ہو۔ پھر مہر اس قدر قلیل کہ کل مہر کی مقدار پونے سولہ ماشہ سونا ہو (۳) یہ صحابی باوجود اتنی رفاقت کے تمام جنگوں میں حضورؐ کے ساتھ ان کے شریک رہے حتیٰ کہ احد میں ان کے بیس زخم آئے اور پھر حضورؐ کے ساتھ لڑائی میں جمے رہے لیکن شادی کی اطلاع نہ دینے پر بھی آپؐ کو گرانی نہ ہوئی۔ بلکہ شادی کا حال معلوم کر کے آپؐ نے اظہار مسرت فرمایا اور بارک اللہ لک سے دعا دی۔ اور پھر اس پر حضورؐ نے کوئی نکیر نہیں فرمائی (۴) ولیمہ میں سادگی کہ زیادہ سے زیادہ ایک بکری کافی ہے۔ ہمارے ولیمہ میں تمام برادری آئے ورنہ کنبہ تو ضرور ہی ہونا چاہیے۔ خواہ قرض لے کر ہی ہو۔ حالانکہ پہلے زمانہ کا بڑے سے بڑا ولیمہ ایک بکری ذبح کر کے کھلا دینے کا نام تھا۔

(بخاری و مسلم)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

(۲۴) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا شاندار

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ (بخاری و مسلم)

ولیمہ حضرت زینبؓ سے نکاح میں کیا اتنا اپنی کسی شادی میں بھی نہیں کیا۔ حضرت زینبؓ کے نکاح میں ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کیا۔ لیجئے یہ ولیمہ سردارِ دوجہاں کا سب سے بڑا ولیمہ تھا۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ ولیمہ میں بکری ذبح کر دینا بہت بڑا ولیمہ ہے۔ سردارِ دوجہاں کا دوسرا ولیمہ ذیل کی حدیث سے معلوم کیجئے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ۔ (رواہ البخاری)

یہی حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ اور خیبر کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات قیام فرمایا اور وہاں پر حضرت صفیہؓ سے شادی ہوئی۔ پھر میں نے مسلمانوں کو ان کے ولیمہ کی دعوت دی۔ دونوں جہان کے بادشاہ نے اپنے اس ولیمہ میں نہ روٹی کا انتظام فرمایا اور نہ گوشت کھانے کو دیا۔ بلکہ اپنے چمڑے کا دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا۔ حسب ارشاد سرکار دو عالم کے دسترخوان بچھایا گیا۔ دسترخوان پر کچھ کھجوریں کچھ پنیر کے ٹکڑے اور گھی چن دیا گیا۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے

کہ ولیمہ کے لئے خاص تکلفات کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو بھی سہولت سے مہیا ہو جائے ولیمہ کر دے۔ (بخاری شریف)

افسوس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن کس طرح ہم نے چھوڑا۔ کوئی بھی تو اللہ کا بندہ ایسا نہیں آتا کہ حضورؐ کی سنت کے موافق شادی کرے۔

۲۶ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ۔ (رواہ البخاری)

حضرت صفیہؓ بنت شیبہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ صرف دو سیر جو کے ساتھ کر دیا۔ دیکھا آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی۔ (بخاری)

مسلمانو! اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر معاملہ میں خیال رکھو کہ کتنی پاکیزہ زندگی تھی۔ اور تکلفات سے کس قدر دور تھی۔ کیا آپ کی اب بھی آنکھ نہیں کھلے گی۔ اب نکاح غریب کے لئے وبالِ جان بن گیا۔ اور بہت سے نکاح ان ہی تکلفات کے باعث ہوتے ہی نہیں۔ دیکھئے آپ حضورؐ کی امت کو اپنی جاہلانہ رسومات کے باعث کتنا ظلم کر رہے ہیں۔ اسلام تکلفات سے پاک، پیغمبرِ اسلام کی زندگی سادی، صحابہ کرام کی زندگی سوا سے مبرا۔ تو آپ کس طرف جا رہے ہیں۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلا اجازت دعوت میں جانا

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِیْ طَعَامًا یَکْفِیْ خَمْسَةً لَعَلِّیْ اَدْعُو النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَیِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا شُعَیْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَکْتَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ۔
(بخاری ومسلم)

(۴۷) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ابو شعیب انصاری کا ایک غلام جو طباخی کا کام کرتا تھا۔ اس سے انھوں نے فرمایا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا پکا دو۔ میرا خیال ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں۔ اس طباخ نے کچھ مختصر سا کھانا تیار کر لیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی چار آدمیوں کے ساتھ دعوت کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دعوت قبول فرمائی اور ابو شعیب کے ساتھ ہو لئے اس وقت ایک اور آدمی آپ کے ساتھ ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو شعیب رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر ان سے فرمایا اے ابو شعیب ہمارے ساتھ ایک آدمی اور ہے اگر تم اجازت دو تو وہ مکان کے اندر آ جائے ورنہ اس کو واپس کر دو۔ ابو شعیب بولے کہ حضور میری طرف سے ان کو بخوشی اجازت ہے۔ (بخاری ومسلم)

اس حدیث سے چند باتیں ثابت ہوئیں۔ (۱) کسی شخص کے یہاں دعوت میں بغیر اس کی اجازت کے جانا جائز نہیں (۲) مہمان کو جائز نہیں کہ بغیر اہل خانہ کی اجازت کے اپنے ہمراہ کسی کو دعوت میں لائے۔ اسی طرح اگر یہ معلوم ہو کہ میزبان کو کوئی گرانی نہ ہوگی تب کوئی مضائقہ نہیں (۳) اگر مخصوص جماعت کی دعوت کرے اور ان کے ساتھ کوئی آدمی چلا جائے تو مہمانوں کو چاہیے کہ اس کے لئے صاحب خانہ سے اجازت لیں۔ (۴) مستحب ہے اہل خانہ کو کہ اس کو نہ روکے البتہ اگر کسی قسم کا حرج ہو تو نرمی کے ساتھ واپس کر دے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس میں دلیل ہے اس پر کہ جس شخص کی دعوت نہ ہو اس کو وہاں پہنچ کر از خود کھانا حلال نہیں۔

بغیر بلائے دعوت میں جانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

(۴۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص کی دعوت کی گئی اور اس نے اس دعوت کو قبول نہیں کیا۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر بلائے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا۔ (رواہ ابو داؤد)

دعوت کھانے آئے تو وہ چور ہوا۔ کیونکہ بغیر صاحب خانہ کی اجازت کے آنا ایسا ہے جیسے چھپ کر چور آتا ہے۔ پس یہ لٹیرا ہوا چور کی طرح اور نکلا اس کے گھر سے ڈکیتی ڈال کر۔ کیونکہ جب یہ اندر گھس گیا تو صاحب خانہ طوعاً و کرہاً اپنی بد اخلاقی کا دھبہ دھونے کے باعث اس کو کچھ نہ کہے گا لیکن حدیث میں وارد ہے کہ کسی کا مال بغیر اس کی خوشی و رضامندی لینا جائز نہیں۔ گویا جس طرح ڈاکو جبراً مال لوٹ لے جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی اس کا کھانا جبراً کھا گئے۔ الحاصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اچھی عادتوں کی تعلیم دی اور بری عادتوں سے روکا۔ دعوت کا بلا عذر قبول نہ کرنا دلالت کرتا ہے تکبر اور رعونت اور عجب کے نہ ہونے پر اور کسی کے یہاں بغیر بلائے چلے جانا دلالت کرتا ہے حرص اور طمع پر اور حصول ذلت پر اس بناء پر روکا گیا۔ اس زمانہ میں یار لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ کہیں طفیلی اور کسی جگہ چھپ کر خوب مزے لے کر کھا لیتے ہیں۔

دعوت ولیمہ

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِہَا (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ولیمہ کی دعوت میں بلائے جاؤ تو چاہئے کہ اس میں شرکت کرو۔ (بخاری) مسلم شریف کی روایت میں اس طرح آیا ہے۔ پس چاہئے کہ ضرور قبول کرو خواہ وہ شادی کی ہو یا اور کوئی دعوت ہو۔ مثلاً عقیقہ، ختنہ وغیرہ ولیمہ میں شرکت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء اس دعوت کے قبول کرنے کو واجب کہتے ہیں اور بعض مستحب کہتے ہیں۔ اور یہ واجب و مستحب شرکت کرنا ہے۔ کھانا ضروری نہیں اور ولیمہ کے علاوہ باقی دعوتیں قبول کرنا مستحب ہیں۔ اگر قبول کریگا ثواب ہوگا ورنہ کوئی گناہ نہیں اور دعوت کا وجوب یا استحباب کئی وجوہ سے ساقط ہو جاتا ہے (۱) جب کہ کھانا شبہ کا ہو یعنی اس کے حلال ہونے کا یقین نہ ہو (۲) اس دعوت میں مالداروں کی خصوصیت ہو (۳) دعوت میں ایسا شخص شریک ہو کہ اس کے باعث دعوت قبول کرنے والے کو جسمانی یا روحانی اذیت پہنچنے کا اندیشہ ہو (۴) جب دعوت میں ایسے لوگ بیٹھے ہوں جن میں اس کا بیٹھنا غیر مناسب ہو۔ (۵) جب کہ اس کی دعوت کرنے والے کا مقصد یہ ہو کہ میں جب ان کی دعوت کروں تو وہ میری باطل و ناحق باتوں پر امداد کریں گے (۶) جبکہ اس مجلس میں کوئی ممنوع چیز ہو مثلاً ناچ، گانا بجانا یا فوٹو وغیرہ اس گھر میں ہوں اور اس زمانہ کی اکثر و بیشتر مجالس ایسی چیزوں سے خالی نہیں اگر سب نہیں تو بعض ان میں ضرور پائی جاتی ہیں لہذا اس وقت ضروری ہے کہ

دعوتوں میں شرکت نہ کی جائے۔ البتہ اگر کوئی مجلس ان امور سے خالی ہو تو اس وقت دعوت قبول کرنے میں اجر و ثواب ہے۔ مدارس اور خانقاہوں میں اور مسجد کے امام و مولویوں میں اس کی بالکل احتیاط نہیں کی جاتی اور یہی وجہ ہے کہ حرام لقمہ کھا کر ہماری نورانیت اور روحانیت کمزور ہی نہیں، بلکہ مفقود اور ناپید ہو جاتی ہے۔ نہ رشوت کا خیال کیا جاتا ہے نہ سود کا نہ شراب کے ٹھیکہ داروں کے یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ سینما کے ملازموں اور منیجروں کے یہاں جانے میں ان کو عار نہیں۔ رنڈیوں کے مکان داروں کے یہاں کھانے میں ان کو شرم نہیں۔
اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا

دعوت قبول کرنے کی ہدایت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔ (رواہ مسلم)

۵۰ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم کو کھانے کی دعوت دے تو چاہیے کہ اس کو قبول کر لو اور چلے جاؤ آگے تم کو اختیار ہے کھانا کھاؤ یا نہ کھاؤ۔ البتہ اگر راستہ خطرناک ہے یا دعوت کی جگہ دور ہے تو اس صورت میں قبول کرنا ضروری نہیں۔ (مسلم شریف)

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ (رواہ احمد وابوداؤد)

۵۱ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دو دعوت کرنے والے جمع ہو جائیں تو اسی شخص کی دعوت قبول کرو جس کا دروازہ تمہارے مکان کے زیادہ قریب ہو اور اگر ایک نے پہل کر لی تو اس شخص کی دعوت قبول کرو جس نے پہل کر لی۔ (ابوداؤد شریف)

ظاہر ہے یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ایک وقت میں دونوں کی دعوت نہیں کھا سکتا۔ اگر دونوں کی دعوت بغیر گرانی کے کھا سکتا ہے تو دونوں کی دعوت قبول کر سکتا ہے اور یہ حکم تو ہمسایہ اور پڑوسی کا ہے اور اگر اہل غیر دعوت کریں تو وہاں ترجیح اور طرح ہوگی۔ مثلاً تعلقات کی خصوصیت یا ایک دونوں میں مالدار ہے، ایک دونوں میں دیندار ہے تو دیندار کو ترجیح ہوگی اور اگر دونوں دعوت کرنے والے دین دار ہوں تو ان میں جو زیادہ دین دار ہو اس کی دعوت کو ترجیح دے۔

بدترین کھانا

۵۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں دولت مند تو مدعو ہوں اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس شخص نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (متفق علیہ)

اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری ومسلم)

لہٰذا ایسی دعوت میں بھی شرکت نہ کرنی چاہیے۔ اسی طرح وہ کھانا بھی بدترین ہے جو تنہا کھالیا جائے۔ قدیم عرب کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنی دعوتوں میں صرف مال داروں اور بڑے بڑے آدمیوں کو بلاتے اور ان کو اچھے اچھے عمدہ عمدہ کھانے کھلا دیتے اور غریبوں کی بات بھی نہ پوچھتے۔ اس سے روکا گیا۔ اس مرض میں بہت سے مسلمان مبتلا ہیں۔

کھانے کے آداب

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ

۵۳ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اپنے مسلمان بھائی کے گھر جاؤ تو اس کی تواضع کو قبول کرلو یعنی اگر وہ کھانا لا کر رکھے کہ کھائیے تو تم کھالو لیکن اس سے یہ نہ پوچھو کہ تمہاری کمائی حرام ہے یا حلال ہے اور اس کی چائے پانی وغیرہ پی لے اور یہ دریافت نہ کرے کہ یہ کیسی کمائی کا ہے اور کس طرح پر آیا ہے بلکہ خاموشی سے کھالے۔ کیونکہ مسلمان کو ایسی صورت میں اذیت اور تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے اور یہاں وہ مسلمان مراد ہے جو دین دار اور محتاط ہے البتہ اگر فاسق مسلمان ہو تو اس

صورت میں کھانے کے متعلق دریافت کرسکتے ہیں۔ اگر ایک شخص کی کمائی مخلوط ہے کچھ حلال اور کچھ حرام تو ایسی صورت میں دیکھے کہ زیادہ کمائی اس کی حلال سے ہے یا حرام سے۔ اگر زیادہ حصہ حلال ہے تو کھائے ورنہ نہ کھائے اور نہ کچھ پوچھے۔

اسراف و فضول خرچی والی مجالس میں شرکت کرنا

عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَاَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَدَّكَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ اَوْ

۵۴ حضرت سفینہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کے یہاں مہمان ہوا۔ آپ نے اس کے لئے کھانا تیار کرایا تو سیدہ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کیا اچھا ہو کہ حضور تشریف لے آئیں اور ہم ان کے ساتھ کھانا کھائیں۔ چنانچہ آپ کو دعوت دی گئی اور آپ تشریف لائے اور آپ دونوں ہاتھوں کو دروازہ کی دونوں چوکھٹوں پر رکھتے ہیں کہ سامنے سے ایک منقش پردہ نظر آتا ہے جو حضرت فاطمہؓ کے مکان کے کسی گوشہ میں سجاوٹ کی غرض سے پڑا ہوا تھا۔ آپ یہ دیکھ کر واپس ہونے لگے۔ حضرت فاطمہؓ یہ دیکھ کر آپ کے پیچھے دوڑیں اور حضور سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لیتی آپ یکدم چل دیئے تو فاطمہؓ عرض کرنے لگیں یا نبی اللہ آپ واپس کیوں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آخر واپسی کا سبب کیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میرے لئے مناسب نہیں کہ میں زینت والے گھر میں داخل ہوں۔

(مسند احمد و ابن ماجہ شریف)

سبحان اللہ! کیا سادگی تھی۔ کاش کہ وہی سادگی ہم میں پھر آجائے جس سادگی کی ہمارے آقا سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی۔ اس کے برعکس ہم دعوتوں اور شادیوں کے موقعوں پر اپنے مکانوں کو کس قدر سجاتے ہیں اور غضب یہ ہے اب تو مسجدوں کو بھی دلہن بنایا جاتا ہے۔ ٹائل لگاتے ہیں اعلیٰ درجہ کے رنگ روغن کرتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے یہ سب فضول خرچی اور اسراف میں داخل ہے اور ناجائز ہیں۔ مسلمانوں کو بہت زیادہ احتیاط رکھنی چاہئے اور ایسی مجلسوں میں شرکت کرنا بھی گناہ خیال کریں۔

فاسق کی دعوت

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ (بیہقی)

۵۵ عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی فاسقوں کی دعوت قبول کرنے کی۔ فاسق سے مراد مطلق فاسق ہے۔ فاسق لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں جو طریق حق اور اصلاح سے نکل گیا۔ مثلاً شرابی، سود خوار، داڑھی منڈانے والا، فحش گالیاں بکنے والا وغیرہ وغیرہ تو ایسے شخص کی دعوت قبول نہ کی جائے۔

(بیہقی)

ہمارے علماء و طلباء خیال کریں۔ حدیث کیا کہہ رہی ہے اور ان کا عمل کیا ہے۔

شیخی خوروں کی دعوت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا (بیہقی)

۵۶ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو شخص آپس میں بڑائی کی غرض سے کھانا تیار کرائیں نہ ان کی دعوت قبول کرو اور نہ ان کا کھانا کھاؤ۔ یعنی ضد بحث میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ مثلاً ایک تین کھانے تیار کرائے تو دوسرا اس کے مقابلہ میں چار قسم کے کھانے تیار کرائے یا ایک شخص نے پچاس آدمیوں کی دعوت کی دوسرا اس کے مقابلہ میں سو کو کھانا کھلائے۔ اور درحقیقت یہی تباہی کا سبب ہے۔

(بیہقی)

نام آوری کرنے والے کی دعوت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۵۷ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے موقعہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اللہ علیہ وسلم طعام پہلے دن کا کھانا حق ہے۔ دوسرے دن
اول یوم حق وطعام کا سنت ہے۔ تیسرے دن کا ریاکاری
یوم الثانی سنۃ وطعام اور شہرت ونام آوری کے باعث
یوم الثالث سمعۃ ہے تاکہ لوگ سنیں کہ یہاں فلاں آدمی
ومن سمع سمع اللہ بہ نے تین دن تک کھانا دیا اور تین دن تک کھلایا
(رواہ الترمذی) اور جو شخص نام آوری اور شہرت کی
غرض سے کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ریاکاری کی سزا دیتا
ہے۔ (ترمذی)

تیسرے دن کی دعوت قبول کرنا حرام ہے۔ لہذا اس کو قبول نہ کیا جائے۔ (۱) ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں جو نکاح شادی کے موقع پر کھلایا جاتا ہے۔ یہ سنت ہے کھانا اور اس کا کھلانا دیو (۲) بچہ پیدا ہونے کے وقت (۳) ختنہ کے وقت (۴) مکان کی تعمیر ہونے کی خوشی میں (۵) سفر سے آنے کے وقت (۶) مصیبت کے دفعیہ کے لئے (۷) عقیقہ اور بچہ کا نام رکھتے وقت (۸) جو کھانا بلا کسی سبب تیار کیا جائے اور اس میں دعوت کی جائے یہ سب اقسام مستحب ہیں۔ کرو ثواب ورنہ کوئی گناہ نہیں۔ بشرطیکہ حلال کمائی سے ہو اور نیت ثواب کی ہو ورنہ یہ کھانے بھی جائز نہ ہوں گے۔ (مجمع البحار)

اپنی عورتوں میں انصاف کرنا

عن ابن عباس ان (۵۸) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ کہ جب حضور کی وفات ہوئی تو آپ
علیہ وسلم قبض عن کی نو بیویاں تھیں جن کو چھوڑ کر آپ
تسع نسوۃ کان یقسم اس دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ
منہن لثمان۔ ان میں سے آٹھ کے لئے برابر تقسیم
(بخاری ومسلم) فرماتے تھے اور وہ حسب ذیل ہیں
(بخاری ومسلم)

حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت جویریہؓ۔ ان میں سے آٹھ کے لئے نوبت اور برابری کی تقسیم تھی۔ اور حضرت سودہؓ نے بڑھاپے کی وجہ سے بخوشی اپنے حقوق حضرت عائشہ کو بخش دیے تھے۔ اس بناء ایک عورت اپنی سوتن کے حق میں دست بردار ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی رضامندی کے ساتھ ہو نیز پھر اگر چاہے تو اپنا حق واپس بھی لے سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اس کے ذمہ واجب ہے کہ ان میں انصاف کرے اور ہر عورت کو برابر حصہ پہنچائے۔ مثلاً ایک رات ایک عورت کے پاس گذارے۔ دوسری رات دوسری کے یہاں یا ایک ہفتہ ایک کے یہاں اور دوسرا ہفتہ دوسری کے یہاں اور تقسیم کرنے کے بعد جو دن یا ہفتہ جس عورت کے حصہ میں آئے اس میں بلا رضامندی اس کے دوسری عورت کے یہاں رات گذارنی جائز نہیں۔ اس طرح ایک رات میں دو عورتوں کا جمع کرنا بھی درست نہیں۔ البتہ اگر دونوں کی رضامندی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں یا سفر کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جس کو چاہے اپنے ساتھ قرعہ ڈال کر لے جا سکتا ہے اور دن رات کے تابع ہوگا۔ یعنی جس کے لئے رات ہے اسی کے لئے دن بھی ہے اسی طرح پہنانے اور کھلانے میں، مکان میں اور خرچہ میں برابری کرے۔ مثلاً اگر ایک بیوی کو پچاس روپیہ ماہوار دیتا ہے تو دوسری کو بھی اتنا ہی دینا ضروری ہے۔ اس میں کمی بیشی جائز نہیں۔ اگر ایک بیوی کو دو روپیہ گز کا کپڑا بنا کر دیا ہے تو دوسری کو بھی اسی قیمت کا کپڑا دینا واجب ہے۔ یہ نہیں کہ ایک کو بڑھیا کپڑا بنا کر دیا۔ دوسری کو معمولی بنا کر دے دیا۔ اگر ایک بیوی کے مکان میں بجلی کا پنکھا ہے اور دوسری کے نہیں تو اس صورت میں گنہگار ہوگا۔ علماء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر بیوی کے یہاں مغرب کے بعد آیا، دوسری کے یہاں عشاء کے بعد گیا تو ایسی صورت میں بھی گنہگار ہوگا۔ ایک بیوی کی نوبت میں دوسری سے جماع کرنا بھی جائز نہیں کہ موقع پا کر جماع کرے۔ اسی طرح ایک کی نوبت میں دوسری کے یہاں رات کو جانا بھی درست نہیں۔ البتہ اگر دوسری بیمار ہو تو صرف اس کی عیادت اور تیمارداری کے واسطے ضرور جا سکتا ہے۔ اور اگر خاوند اپنے گھر میں بیمار ہو تو ہر ایک عورت کو اس کی باری میں بلانا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ ایک بیوی سے خدمت کرائے کیوں کہ اس شکل میں خدمت کی وجہ سے ایک کی محبت بڑھ جائے گی اور دوسری کی گھٹ جائے گی اور اس سے برابری میں فرق پڑ جانے کا سخت اندیشہ رہے گا۔ (درمختار)

حضرت اقدس مولانا تھانوی کی دو بیویاں تھیں۔ بندہ نے ان کی خانقاہ میں خود دیکھا ہے کہ ترازو لٹکی ہوئی تھی۔ جب بھی کوئی چیز آتی تو اس کو آدھی آدھی کرکے دونوں گھروں میں بھجوا دیتے۔ ایک ہفتہ ایک کے یہاں قیام فرماتے اور ان کے یہاں کھانا پینا ہوتا۔ دونوں کے مکان علیحدہ علیحدہ تھے۔ فرمایا کرتے کہ میں اپنی آمدنی کے تین حصہ کر لیتا ہوں ایک حصہ ایک گھر میں اور ایک حصہ دوسرے گھر میں اور ایک حصہ میں خود اپنے لئے رکھ لیتا ہوں۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا کہ حضرت اقدسؒ اپنے حصہ کو بیواؤں اور طالب علموں میں تقسیم فرماتے تھے اور باوجود اس قدر مساوات اور برابری کے فرمایا کرتے تھے کہ بھائی میرا ذاتی مشورہ اپنے دوستوں کو یہی ہے کہ دو نہ کرنی چاہئیں۔ امن اور چین کی زندگی ایک ہی بیوی کے ساتھ گذرتی ہے۔ البتہ اگر وہ بیمار ہو اور اس کے یہاں بچہ پیدا نہ ہو تو بشرطیکہ مساوات پوری پوری کر سکے تو اس صورت میں دوسری کرلے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَۃَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ قَالَ لَھَا لَیْسَ بِکِ عَلٰی اَھْلِکِ ھَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَکِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَھُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَکِ

۵۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہؓ سے شادی کی تو رات گذرنے کے بعد صبح کو ان سے فرمایا تیری وجہ تیرے خاندان پر کوئی دھبہ تو نہیں آئیگا اگر تیرا اشتیاق ہو تو سات رات تیرے پاس رہوں اور سات رات دوسری بیویوں کے یہاں اور اگر تو چاہے کہ میں تین رات تیرے پاس قیام کروں اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ ۔

(رواہ مسلم)

اسی طرح باقی بیویوں کے پاس دورہ کروں۔ تو حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ میرے پاس تین راتیں قیام فرمائیے۔

(مسلم شریف)

تمہارے خاندان پر دھبہ نہیں آئے گا یعنی یہ جو تقسیم کر رہا ہوں یہ اس بنا پر نہیں کہ تم سے مجھ کو بے تعلقی ہے بلکہ اس بنا پر کہ شرعی حکم اسی طرح ہے کہ برابر تقسیم کروں۔

حضورؐ کی سفری سُنّت

٦٢ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے نام پر قرعہ ڈالا کرتے تھے۔ اب قرعہ میں جس کا نام نکل آتا ان کو اپنے ہمراہ سفر میں لے جاتے۔

(بخاری و مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ ۔

(بخاری و مسلم)

بیویوں کے حقوق میں خدا کا خوف

٦١ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ ۔

(ترمذی، ابن ماجہ، نسائی)

صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان برابر تقسیم کرتے تھے اور اس میں ہر طرح کی برابری فرماتے تھے۔ ذرا سی کمی بیشی نہیں فرماتے اور اس کے ساتھ یہ فرماتے۔ اے اللہ جس قدر میری طاقت تھی میں نے اپنی بیویوں کے درمیان برابر کی تقسیم کی اور جو میرے قبضہ میں نہیں اس کا تو مالک ہے اس میں میری پکڑ نہ کرنا۔ میں انسان ہوں بشر ہوں اگر پھر بھی کوئی کمی رہ جائے تو معاف کرنا کیونکہ دل تیرے قبضہ میں ہے۔ محبت کم زیادہ ہو سکتی ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی شریف)

حضورؐ کا قابلِ تقلید عمل

٦٣ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جس بیماری میں آپ نے رحلت فرمائی اس میں ہر روز اپنی بیویوں سے دریافت فرماتے کہ میں کل کہاں ہوں گا، میں کل کہاں ہوں گا جس سے آپ کا منشا یہ تھا کہ عائشہؓ والا دن کب آئیگا کیونکہ حضرت عائشہؓ سے آپ کو بہت زیادہ محبت تھی اور یہ جسقدر حضور

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَّ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا۔

(رواہ البخاری)

صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج شناس تھیں اتنی اور کوئی نہ تھیں اور بیمار کا قاعدہ یہ ہے کہ اسکے تیماردار جسقدر مزاج شناس اور طبیعت سے واقف ہونگے اسکو اتنی ہی راحت پہنچے گی اور بیماری کی شدت کم ہوگی اسی بار بار دریافت پر آپ کی تمام ازواج مطہرات نے بخوشی آپکو اختیار دے دیا کہ جہاں مناسب خیال فرمادیں تشریف رکھیں۔ چنانچہ ازواج مطہرات کی اجازت مل جانے پر حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں حضورؐ نے وفات پائی اور وہاں ہی مدفون ہوئے۔ اب غور کیجئے کہ سرکار بیمار ہیں بے چین ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ عائشہؓ تیمارداری کریں لیکن [illegible] کہ اشارتاً یہ تو دریافت فرماتے ہیں کہ کل میں کہاں ہوں گا لیکن صاف نہیں فرماتے کہ عائشہؓ کے یہاں جانے کی اجازت دے دو تاکہ ازواج مطہرات حکم نہ سمجھ جائیں اور خوشی خوشی اجازت نہ ملے اور پھر عائشہؓ کے یہاں رہنا اور قیام کرنا جائز نہ ہو۔ سبحان اللہ! کیا شان تھی کہ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں لیکن شریعت کا دامن پھر بھی ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ اگر آپ میں اس درجہ کی قوت و طاقت نہیں تو دو شادیاں کرنی جائز نہیں۔

قیامت کے دن فالج زدہ شخص

٦٢ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ — حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ۔

جس کی دو عورتیں ہوں اور ان دونوں عورتوں کے درمیان انصاف نہیں کیا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔ یعنی مفلوج ہوگا۔ (ترمذی شریف۔ ابن ماجہ۔ نسائی شریف)

اور یہ سزا دو ہی عورتوں کی بے انصافی کرنے پر موقوف نہیں ہے اگر تین ہوں یا چار ہوں اور ان میں بے انصافی کرے تب بھی اسی سزا کا مستحق ہوگا اور نئی اور پرانی مسلمان عورت اور غیر مسلم کتابیہ بھی اس میں برابر ہیں۔ یعنی ہر ایک کے لئے برابری کرنی ضروری ہے۔ ورنہ اگر ایک تو نئی عمر کی ہے اور دوسری زیادہ عمر کی اور خاوند نئی عمر والی کے یہاں زیادہ آتا جاتا ہے اور پرانی کے یہاں آنا جانا اس سے کم ہو تو خاوند اس صورت میں گنہگار ہوگا۔ یا مثلاً ایک شخص کے نکاح میں ایک میم عیسائی عورت ہے اور دوسری مسلمان۔ اب وہ مسلمان عورت کے یہاں زیادہ آتا جاتا ہے اور میم کو کافر سمجھ کر اس کے یہاں کم آتا جاتا ہے وہ بھی گنہگار و مستحق سزا ہے۔

عورتوں کی اصلاح کا طریق

٦٣ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق میں بھلائی کرنے کی بابت میری وصیت قبول کرو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ۔

(متفق علیہ)

اس لئے کہ عورتیں پسلی سے پیدا کی گئیں اور وہ ٹیڑھی ہے اور سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر کی پسلی ہے۔ پس اگر تو پسلی کو سیدھا کرنا چاہیگا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم قبول کرو عورتوں کے حقوق میں میری وصیت۔ کیوں کہ حضرت حواؑ حضرت آدمؑ کی اوپر کی پسلی سے پیدا کی گئیں اور وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ پس عورتوں کی اصل میں کجی ہے۔ کوئی اس کو تغیر نہیں کر سکتا۔ ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر اسکو اسکے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ اسی طرح عورتوں کا حال ہے کہ ان کے اندر پیدائشی و نیچرل طریقہ سے اعمال و اخلاق، عادات و اطوار میں کجی ہے۔ اگر مرد چاہیں کہ اس کو بالکل سیدھا و درست کریں تو اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ اس کو توڑ ڈالیں گے یعنی طلاق پر نوبت پہنچے گی۔ لہٰذا ان سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں۔ جب تک ان کی کجی پر چشم پوشی اور ان کے ٹیڑھے پن کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ حاصل یہ ہوا کہ شریعت کے دائرہ میں ان سے اپنے معاملات اچھے رکھو اور ان کے ٹیڑھے پن پر صبر کرو اور ان سے یہ توقع نہ رکھو کہ وہ سب کام تمہاری مرضی کے موافق کریں۔

(بخاری و مسلم شریف)

95 عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

(رواہ مسلم)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی اور عورت تمھارے بتلائے ہوئے راستہ پر کبھی سیدھی نہ ہوگی۔ پس اگر تم عورت کے ساتھ فائدہ اٹھانا چاہو تو اس حالت میں فائدہ اٹھا سکتے ہو کہ اس کا ٹیڑھا پن اس میں باقی رہے۔ لیکن اگر تم یہ چاہو کہ اس کی کجی دور کر کے پھر فائدہ اٹھاؤ تو سیدھا کرتے کرتے اس کو تم توڑ دو گے اور اس کا توڑنا اس کی طلاق ہے۔ یعنی اس کے حالات ضرور بدلتے رہیں گے کبھی خوش ہوگی کبھی ناخوش۔ کبھی شکر گذار ہوگی اور کبھی نہیں۔ کبھی تمہاری اطاعت کرے گی کبھی نہیں۔ کبھی تھوڑے پر صبر کرے گی کبھی طمع اور حرص کرے گی اور بات بات پر طعنہ دے گی اور تمہاری نافرمانی کرے گی۔

عورت کی زیادتی پر صبر کی تعلیم

96 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ۔

(رواہ مسلم)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بغض رکھے کوئی مسلمان مرد اپنی عورت سے کیوں کہ اگر کوئی بات اس کی ناگوار ہوگی تو دوسری ضرور اس کو خوش کر دے گی۔ کیوں کہ عورت کی تمام عادات و اخلاق برے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں۔ اگر کچھ افعال برے ہوتے ہیں تو کچھ اچھے بھی ضرور ہوتے ہیں۔ پس ہم کو اس کے اچھے اخلاق اور اس کی بھلائیوں پر نظر کرنی چاہیے اور اس کی بدعادتوں پر صبر کرنا چاہیے اور ان کی اذیتوں اور نقصانات کو برداشت کرنا چاہیے اور اچھی طرح ان کے ساتھ زندگی بسر کرو اور اس حدیث میں اس امر کا اشارہ ہے کہ بے عیب دوست ملنا ناممکن و محال ہے اور اگر کوئی شخص بے عیب رفیق تلاش کرے گا تو وہ ہمیشہ بے رفیق رہے گا۔ اور ایسے شخص کا گھر کبھی آباد نہیں ہوگا۔

عورت کو بے دردی سے مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمُ امْرَاَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُھَا فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ۔

(بخاری و مسلم)

٦٨ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو تم اپنی عورت کو جس طرح تم اپنے غلام کو مارتے ہو اور پھر رات کو اس سے صحبت کرنے لگو۔ یعنی یہ مناسب نہیں کہ جس کے ساتھ دن میں یہ بات ہو اور رات میں وہ۔ پس اپنی بیوی کے ساتھ اتفاق وسلوک سے رہنا چاہیے۔ بعض خاوند نہایت بے دردی سے اپنی بیویوں کو مارتے ہیں اور بات معمولی ہوتی ہے۔ مثلاً نمک زیادہ کیوں ہے۔ سالن میں مرچ زیادہ کیوں ڈالی۔ وقت پر روٹی تیار کیوں نہیں کی۔ یاد رکھیے عورت آپ کے سالن اور روٹی کی ذمہ دار نہیں۔

مردوں پر عورتوں کا یہ احسان ہے کہ وہ روٹی پکا دیتی ہیں۔ بستر بچھا دیتی ہیں۔ کپڑے صاف کر دیتی ہیں۔ ورنہ شرعاً ان کے ذمہ یہ نہیں۔ لہٰذا ان باتوں میں ان پر کسی قسم کی سختی درست نہیں۔

عورت کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لِیْ صَوَاحِبُ یَلْعَبْنَ مَعِیْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ یَتَقَمَّعْنَ مِنْہُ فَیُسَرِّبُھُنَّ اِلَیَّ فَیَلْعَبْنَ مَعِیْ۔

(متفق علیہ)

٦٩ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضورؐ کے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضورؐ تشریف لاتے تو میری سہیلیاں شرم کے باعث چھپ جاتیں اور ہمارا کھیلنا بند ہو جاتا۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو میرے پاس بھیج دیتے۔ ہم پھر کھیلنا شروع کر دیتے۔

(بخاری و مسلم شریف)

سرکارؐ کا برتاؤ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰہِ

٧٠ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں خدا کی قسم میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو دیکھا کہ میرے مکان کے دروازہ پر کھڑے ہوئے حبشیوں کی برچھے بازی کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِيْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِيْ أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

(متفق علیہ)

دیکھ رہے تھے اور آپ کی یہ کیفیت تھی کہ اپنی چادر مبارک سے میری اوٹ کر رہے تھے تاکہ میں آپ کے کندھے اور کانوں کے بیچ سے حبشیوں کے اس کھیل کو دیکھوں اور آپ اسی حالت میں میری وجہ سے بہت دیر تک کھڑے رہے تاکہ میں جی بھر کر اچھی طرح تماشہ دیکھ لوں۔ اور جب تک میرا جی نہ بھر گیا آپ برابر چادر کی اوٹ کے کھڑے رہے اور مجھ کو تماشہ دکھلاتے رہے۔ جب میرا ہی دل بھر گیا اور میں نے دیکھنا چھوڑ دیا تو آپ اس وقت وہاں سے واپس ہوئے۔ اور یہ واقعہ آیت حجاب کے قبل ہوا۔

اس واقعہ سے حضورؐ کی اپنی ازواج کے ساتھ خوش اخلاقی اور بے تکلفی اور دلداری ظاہر ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم کو بھی اپنی بیویوں کی دلداری جس قدر ممکن ہو کرنی چاہئے۔ یہی چیز ایسی ہے جس سے ہمارے تعلقات بہتر سے بہتر ہو سکتے ہیں اور زندگی پُرسکون گذر سکتی ہے۔ ہم ان کی دلداری اور پاسداری کریں وہ ہماری کریں۔ اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ ہم اپنے ہر معاملہ میں اٹھنے میں بیٹھنے میں سونے میں جاگنے میں بیرونی معاملات اور

خانگی معاملات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر والہانہ نظر رکھیں اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنا معمول بنائیں۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ عائشہؓ جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے اس کا بھی مجھ کو علم ہو جاتا ہے اور جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے تب بھی مجھے علم ہو جاتا ہے۔ میں نے دریافت کیا حضورؐ کس بات سے آپ پہچان جاتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا۔ جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے تو اس طرح پر قسم کھاتی ہے لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ یعنی اس طرح کہ قسم ہے محمدؐ کے رب کی اور جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو اس طرح پر قسم کھاتی ہے لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ یعنی قسم ہے ابراہیم کے رب کی۔ میں نے عرض کیا بے شک اسی طرح ہے خدا کی قسم یا رسول اللہؐ۔ جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں تو صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں۔ البتہ آپ کی محبت سے دل ہمیشہ لبریز رہتا ہے اور اس میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا۔ یہ حدیث آپ کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے تکلفی پر دلالت کرتی ہے۔ نیز اس امر پر بھی کہ میاں بیوی کا معاملہ کچھ اس قسم کا ہے کہ اس میں کبھی نہ کبھی کشیدگی پیدا ہونا ضروری اور ناگزیر ہے۔ جب حضورؐ جیسے با اخلاق اور حضرت عائشہؓ جیسی سمجھدار میں ہو سکتی ہے تو ہم کیا اور ہمارے اخلاق و دلداری کیا۔ لہٰذا اس قسم کی کشیدگی پر دونوں میاں بیوی کو خیال ذکر نا چاہیے۔

آنحضرتؐ کی بے تکلفی

۱۱ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی۔ مجھے کیا سوجھی کہ حضورؐ کے ساتھ دوڑ شروع کیا۔ آخر کار میں حضورؐ سے آگے نکل گئی۔ اس کے بعد جب میں کچھ بھاری ہو گئی تھی۔ پھر ہماری آپس میں دوڑ ہوئی اس وقت حضورؐ مجھ سے آگے نکل گئے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ میرا اس وقت تجھ سے بڑھ جانا اس لئے ہوا کہ پہلے تو مجھ سے آگے نکل گئی تھی۔ اب میں تجھ سے آگے نکل گیا۔ (ابو داؤد)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهٗ فَسَبَقْتُهٗ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهٗ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ

(ابو داؤد)

اس حدیث سے بھی آپ کا حسن خلق اور بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ اور بے تکلفی ثابت ہوتی ہے تاکہ مسلمان خاوند آپؐ کی اتباع اور پیروی کرے۔ آج کل کے خاوندوں کی طرح نہیں کہ رعب ہی رعب میں بیوی کو آدھا

کر دیں۔

۱۲ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا حنین سے واپس تشریف لائے اور میرے گھر کے ایک طاق میں پردہ پڑا ہوا تھا۔ اتفاقاً ہوا چلی اس سے پردہ کا ایک کونا اٹھ گیا اور وہاں پر میری گڑیاں رکھی ہوئی تھیں آپؐ نے دیکھ کر فرمایا۔ اے عائشہؓ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ حضورؐ یہ میری گڑیاں ہیں اور ان میں ایک گھوڑا بھی رکھا ہوا تھا۔ اور اس کے دو پر تھے اس پر بھی حضورؐ کی نظر پڑ گئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ گڑیوں کے اندر اور کیا چیز رکھی ہوئی ہے۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ حضور یہ گھوڑا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟ یہ پر کیسے؟ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کیا آپؐ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے پر ہوتے تھے۔ اس پر حضورؐ کو بہت ہنسی آئی۔ اتنا ہنسے کہ آپؐ کے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَيْنٍ وَفِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِيْ وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهٗ۔

(رواہ ابو داؤد)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اندر کے دانت نظر آ گئے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی بیویوں سے دل لگی کرنا ان سے ہنسنا بولنا مزاح کرنا اور ان کی جائز باتوں سے دلچسپی لینا سنت ہے۔ ان کے سامنے خواہ مخواہ منہ چڑھا کر بیٹھنا گھر میں جا کر چپ چاپ رہنا تاکہ بیوی پر رعب داب رہے ٹھیک نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کو اپنے سے بے تکلف بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بہتر انسان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ سب سے اچھا سلوک و برتاؤ کرے۔ کیوں کہ میں تم سب میں زیادہ بہتر ہوں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ۔ یعنی میرا سلوک اپنی بیوی کے ساتھ تم سب میں بہتر ہے اور تم پر میری پیروی اور اتباع ضروری ہے۔ (ترمذی)

کامل مومن کی پہچان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ایمان میں سب سے مکمل وہ شخص ہے جس کی عادات و اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی اور اچھا برتاؤ کرتا ہو۔ کیونکہ جتنا ایمان کامل ہوگا اسی قدر وہ با اخلاق اور خوش خلق ہوگا اور اپنے اہل و عیال پر خصوصاً اور عوام کے ساتھ اتنا ہی اچھا برتاؤ اور نرمی کرنے لگتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَاءِهِمْ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان میں کامل ترین وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو اور تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہو۔ کیوں کہ وہ نہایت ہی قابل رحم ہیں۔ ایک تو اس بنا پر کہ وہ بے چاری ضعیف ہوتی ہیں دوسرے وہ عاجز اور بے بس ہوتی ہیں اور مرد با اختیار اور زوردار ہوتا ہے۔ (ترمذی)

بیوی کو کس طرح رکھیں

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِمْرَاَةً فِيْ لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا

حضرت لقیطؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی خدمت میں اپنی بیوی کی شکایت کی کہ حضور وہ زبان دراز ہے اور میرے سامنے بکواس اور بدکلامی کرتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا جب نباہ نہیں ہو سکتا تو اس کو طلاق دے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قُلْتُ اِنَّ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ يَّكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ۔

(رواہ ابوداؤد)

دے۔ کیوں کہ تیری شکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تو اس کی اذیت پر صبر نہیں کر سکتا تو ایسی شکل میں اس کا طلاق دینا ہی مناسب ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ حضورؐ اول تو اس کے بچہ کا خیال ہے۔ دوسرے ایک مدت تک وہ میرے پاس بھی رہ چکی ہے اس لئے علیحدہ کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اچھا تو پھر اس کو خوش اخلاقی کی نصیحت کرو۔ اگر اس میں کچھ بھلائی ہوگی، تو وہ تمہارا کہنا مان لے گی۔ اور تمہاری نصیحت پر عمل کرے گی۔ لیکن اس کو باندی کی طرح مارنا جائز نہیں۔

(ابوداؤد)

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ (مسند احمد، ابن ماجہ)

۵۵ حضرت معاویہ قشیریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تو بتایئے کہ ہمارے اوپر بیوی کے کیا کیا حقوق ہیں۔ آپؐ نے فرمایا (۱) جب تو کھائے اس کو بھی کھلا دے (۲) جب تو کپڑے بنائے اس کو بھی بنا کر دے۔ (۳) نہ مارا اس کے چہرے پر (۴) نہ گالی دے اس کو۔ (۵) اور نہ چھوڑ تو اس کو لیکن اگر اس میں مصلحت ہو تو اس کا بستر علیحدہ کر دے۔ یہ نہیں کہ تم دوسری جگہ سو جاؤ یا ناراض ہو کر اس کو اس کے باپ کے یہاں پہنچا دو بلکہ رکھو اپنے مکان میں لیکن اس کے پاس نہ سوؤ بلکہ وہ الگ آرام کرے اور تم علیحدہ۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

فتاوی قاضی خاں میں لکھا ہے۔ مسلمان خاوند اپنی بیوی کو چار باتوں پر مار سکتا ہے (۱) یہ کہ خاوند چاہتا ہو کہ بناؤ سنگار کرے اور وہ اچھے کپڑے نہ پہنے۔ بالوں میں کنگھی وغیرہ بناؤ سنگار نہ کرے بلکہ یوں ہی میلی کچیلی رہے۔ (۲) یہ کہ خاوند صحبت کرنے کا ارادہ کرے اور وہ بلا عذر شرعی نہ مانے۔ (۳) یہ کہ حیض اور جنابت سے غسل نہ کرے اور یوں ہی پھرتی رہے۔ (۴) یہ کہ نماز چھوڑنے کی عادی ہو۔ یعنی ان چار صورتوں میں علاوہ چال چلن خراب ہونے کے مارنا جائز نہیں اور اگر اپنے کھانے پکانے پر۔ اپنی ماں باپ کی اطاعت نہ کرنے پر گھر کی صفائی نہ کرنے پر یا اس سے کسی نقصان ہو جانے پر یا جواب دینے پر یا خواہ مخواہ ہی ذرا ذرا سی بات پر غصہ آجانے کی وجہ سے اگر عورت کو مارا تو مرد نے گناہ کیا اور اللہ کے یہاں اس کا جواب دینا پڑے گا اور خوب سمجھ لو کہ اللہ کے یہاں ظلم نہیں۔ آخر یہ بے چاری عورت بھی اللہ کی مخلوق ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کسی بکری نے دوسری بکری کے سینگ مارا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کا بھی مواخذہ فرمائیں گے۔

اس لئے ہر مسلمان خاوند کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے جس طرح پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق ادا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بعض مرد خواہ مخواہ ہی عورتوں کو گالیاں دینی شروع کر دیتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔ مسلمان عورت کو گالیاں دینے والا خاوند فاسق اور اللہ کا نافرمان ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کی شہادت مقبول نہیں اور اگر وہ نماز پڑھائے تو اس کی نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہم کو عورتوں کے معاملے میں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔

قابلِ تقلید واقعہ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

[illegible] حضرت معاویہ بن الحکمؓ فرماتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی اور میں نے اس کے ذمہ بکریاں چرانے کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ وہ باندی اُحد اور جوانیہ کے اطراف میں بکریاں چرا رہی تھی کہ بھیڑیا آ کر میری ایک بکری ریوڑ میں سے لے گیا۔ میں نے جب یہ واقعہ سنا تو میرے غصہ کی انتہا نہ رہی اور دل یہ چاہا کہ اس کو خوب ماروں لیکن مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ ایک طمانچہ میں نے اسے مار ہی دیا۔ اس فعل کی ندامت میرے قلب میں ضرور تھی کہ یہ کیا ہو گیا۔ اس کے بعد حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سارا ماجرا سنایا۔ میرا یہ فعل حضورؐ کو بہت گراں گذرا اور آپ نے فرمایا تو نے بڑا گناہ کیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضورؐ اس کو آزاد کر دوں۔ حضورؐ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ۔ میں اس کو حضورؐ کی خدمت میں لے گیا۔ حضورؐ نے اس سے دریافت کیا کہ اللہ کہاں ہے۔ اس نے کہا آسمان میں۔ حضورؐ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ کے رسولؐ۔ اس پر حضورِ پاکؐ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو یہ مسلمان ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب باندی کو نقصان پر مارنا نادرست اور غیر مناسب ہے۔ خود صحابیؓ کا ایک طمانچہ مار کر نادم ہونا اور اس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہارِ ناراضگی۔ اور یہ معلوم کر کے کہ باندی مسلمان ہے آزاد کرنے کا حکم دینا۔ حالانکہ باندی زرخرید ہوتی ہے اس کے تمام حصہ کو خریدا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے حقوق ہماری ان بیویوں سے کم۔ اس کی عدت آدھی۔ اس کی طلاق دو۔ وغیرہ وغیرہ تو اب مسلمان خاوندوں پر ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ ان کی بیویاں ان کی ملکیت نہیں۔ وہ ان کی زرخرید نہیں ہوتیں۔ بلکہ مہر کے بدلے میں عورت کے ایک چھوٹے سے حصہ کو خریدا جاتا ہے۔ لہٰذا اپنے نقصانات پر عورتوں کو مارنا کہاں تک درست ہوا۔ اور بعض مرد تو یہاں تک ظلم کرتے ہیں کہ جن کو طمانچہ سے مارنا درست نہیں ان کو جوتوں اور لکڑیوں اور ڈنڈوں سے مارتے ہیں۔ اور حالانکہ دیندار کہلاتے ہیں۔ یہ بڑا ظلم ہے اور اللہ کے یہاں اس کی جواب دہی کرنی پڑے گی۔ اپنے ذاتی معاملات پر مارنا علاوہ ازاں چار صورتوں کے جو اوپر لکھی گئیں قطعاً ناجائز ہے۔ حدیث سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

معلوم ہوا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہفتہ میں دو بار امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بانگ کے مارنے سے حضورؐ کو کس قدر صدمہ ہوا تو اپنی بیوی کو مارنے سے حضورؐ کو کس قدر رنج پہنچے گا۔ کیوں کہ جو شخص اپنی بیوی کو مارتا ہے فرشتوں کے ذریعہ حضورؐ کو معلوم ہو جاتا ہے اور اب حضورؐ جیسے شفیق کو اگر آپ رنج و تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں تو ضرور اپنی بیویوں کو ماریئے۔ ورنہ جو مسلمان خاوند ایسا کرتا ہے اس کو توبہ کر لینی چاہئے اور گذشتہ واقعات کے متعلق اپنی بیوی سے معافی چاہنی لازمی ہے کیوں کہ یہ حقوق العباد ہیں جب تک کہ وہ معاف نہ کرے گی صرف توبہ سے معاف نہ ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

۹۰

کس وقت میں طلاق دینی حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔ (بخاری و مسلم)

(۹۰) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی اس طلاق کا قصہ ان کے والد حضرت عمرؓ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! عبد اللہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ آپؐ ایسی حالت میں طلاق دینے سے بہت غصہ ہوئے اور اظہار ناراضگی فرمایا اور پھر فرمایا اسے عبد اللہ اس گناہ کا تدارک اس طرح پر کرو کہ اس کلمہ سے رجوع کر لو اور دوبارہ اپنے نکاح میں واپس لاؤ اور اپنے پاس رکھو یہاں تک کہ اس کا حیض ختم ہو جائے اور اس کے بعد دوبارہ حیض ہو جائے۔ پس اگر اب بھی تمہاری مصلحت طلاق دینے کو مقتضی ہو تو پھر ایسی شکل میں صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے دو۔ اور پھر آپؐ نے یہ فرمایا کہ طلاق اسلامی قانون میں اس طرح پر دی جاتی ہے۔ اس حدیث میں آپؐ کے غصہ ہونے کو فرمایا گیا۔ اس میں دلیل ہے اس امر پر کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حالت حیض میں جو عام طور پر عورت سے طبعاً نفرت ہوتی ہے۔ اس بنا پر طلاق دے دی اور فیصلہ بغیر سوچے سمجھے کر دیا ہو۔ اور حالاں کہ اس طلاق میں کوئی مصلحت نہ ہو۔ اس لئے طلاق کی اگر ضرورت پڑ جائے تو حالت حیض میں نہ دی جائے۔ بلکہ اس طرح پر دی جائے۔ (۱) طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں صرف ایک طلاق دے۔ بشرطیکہ اس طہر میں صحبت نہ کی ہو اور پھر اس عورت کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گذر جائے۔ اس طلاق کو حسن کہتے ہیں۔ (۲) تین طہروں میں علیحدہ علیحدہ تین طلاق دے اور ان تینوں مہینوں میں اس سے صحبت بھی نہ کرے اور ایک دم جاہل عوام کی طرح بغیر سوچے سمجھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک دو تین کہنا درست نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ بیچے تو جوش میں آ کر دے دیتے ہیں۔ پھر مولویوں سے فتوے پوچھتے پھرتے ہیں۔ پھر خود بھی بے ایمان ہوتے ہیں اور لالچی مولویوں کو بھی اپنے ساتھ بے ایمان بناتے ہیں۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

سب کچھ کرنے کے بعد پھر آنکھ کھلی تو کیا کھلی۔ کبھی کہتے ہیں کہ اجی مولوی صاحب! میں نے تو نیت نہیں کی تھی۔ کبھی کہتے ہیں میں نے تو غصہ میں کہہ دیا تھا۔ غرضیکہ یہ ہماری شریعت سے ناواقفیت اور جہالت ہے۔ اگر شریعت کے موافق طلاق دیتے پھر کیوں پریشان ہوتے۔ فقہا نے طلاق کی تقسیم اس طرح پر کی ہے۔ (۱) طلاق رجعی وہ ہے کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ یہ کہے کہ تجھے طلاق ہے یا یہ کہ تجھے ایک طلاق یا دو طلاق اس طرح دینے سے عدت کے اندر اندر بغیر دوسرے نکاح کے رجوع کر لینا جائز ہے۔ یعنی پھر دوبارہ اس کو بیوی بنا سکتا ہے۔ مثلاً اتنا کہنا ضروری ہے کہ میں نے اب اپنی طلاق سے رجوع کر لیا۔ یا بغیر کچھ کہے اپنی عورت کو اس نیت سے ہاتھ لگائے یا اس سے صحبت کرے تو اب پھر وہ آپ کی بیوی بن گئی اور دوسری مرتبہ نکاح کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ دوسری قسم طلاق بائن ہے۔ اس کے الفاظ آپ اپنے یہاں کے کسی مستند عالم سے دریافت کیجئے یا بہشتی زیور میں دیکھئے۔ اس طلاق کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عورت نکاح سے نکل جاتی ہے جب تک دوبارہ نکاح نہ کرو وہ عورت تمہارے نکاح میں نہیں آ سکتی۔ تیسری قسم طلاق کی طلاق مغلظہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ میں تین طلاق دے دے یا علیحدہ علیحدہ کر کے تین طلاق دے دے۔ اس طلاق کے بعد نکاح کرنا درست نہیں جب تک کہ حلالہ نہ ہو جائے۔ یعنی پہلے تمہاری طلاق کی عدت گذارے پھر کسی دوسرے آدمی سے نکاح ہو اور وہ اس سے صحبت کر کے اس کو طلاق دے۔ اب اس طلاق کی عدت گذار کر دوبارہ پہلے مرد کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔ غرض کہ اس طلاق میں بہت بکھیڑا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا کام ہی کیوں کرو جس سے حضور ﷺ نے ممانعت فرمائی۔ اگر تم نے اپنی مرضی سے کر ہی لیا تو خود کردہ را علاجے نیست۔ اب اس کو بھگتو۔ اور طلاق ہر عاقل بالغ خاوند کی طرف سے ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کے جبر کرنے سے طلاق دے دے یا نشہ میں دے یا گونگا ہو اور مخصوص اشارہ کے ساتھ طلاق دے اور نابالغ لڑکے اور پاگل کی اور سونے والے کی طرف سے طلاق نہیں پڑتی۔

ایک دفعہ میں تین طلاق دینے والا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ

(۸۰) حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کی خبر دی گئی کہ اس نے اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے دیں۔

ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا
فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ
اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ
اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ
اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ۔

(رواہ النسائی)

آپ اس خبر کو سنتے ہی غصہ کی وجہ
سے کھڑے ہوگئے اور پھر فرمایا کہ کیا
میری موجودگی میں کتاب اللہ کے ساتھ
کھیل کیا جاتا ہے۔ اس پر ایک شخص
کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! اس کو
قتل نہ کردوں۔

(نسائی شریف)

کتاب اللہ کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے۔ یعنی قرآن میں طلاق قرآن
یعنی دو دفعہ طلاق آتا ہے اور تم تین طلاقیں دیتے ہو۔ اور پہلے معلوم ہو چکا کہ
شرعی طلاق یہ ہے کہ مختلف اوقات میں تین طلاقیں دی جائیں۔ اور ایک
دم نہ دی جائیں۔ اسی وجہ سے ہمارے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک اکٹھی تین
طلاق دینی حرام اور بدعت ہے۔ اور متفرق طلاقیں مختلف اوقات میں دینے
کا فائدہ یہ ہے کہ شاید طلاق دینے کے بعد خاوند کا دل بیوی کی طرف دوبارہ
مائل ہو جائے اور پھر وہ رجوع کر سکے کیونکہ بعض اوقات غصہ میں یہ فعل
ہو جاتا ہے اور بعد میں ہوش آتا ہے کہ یہ تو نے غلط کیا ہے۔ اس لئے ایک
طلاق یا دو طلاق کے بعد مرد کو کوئی اختیار نہیں رہتا۔ بلکہ اگر پھر چاہے بھی
تو بڑی مشکلات کا سامنا پڑتا ہے۔ دیکھا آپ نے شریعت کے خلاف
چلنے میں کتنا نقصان ہوتا ہے۔ گند دیکھی کیا اور اپنے ہاتھ سے اختیار ہی
جاتا رہا۔ آج کل کے خاوند اس کی پرواہ نہیں کرتے یا تو اس مسئلہ کی
جہالت کے باعث یا غصہ میں آکر اندھے ہو جانے کے باعث یا رواج
پڑ جانے کے باعث مشکلات میں پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ خیال
رکھئے کہ اگر طلاق کے بغیر گذارہ اور چارہ نہ ہو تو ہمیشہ طلاق سنت کے
موافق دیجئے۔

طلاق دینی اللہ کو پسند نہیں

۸۱ حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ
اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔

(رواہ ابو داؤد)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال
چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند
چیز طلاق ہے۔ یعنی اگرچہ اشد ضرورت
کے موقع پر اس کو استعمال کرنے کی اجازت
ضرور ہے لیکن پھر بھی اللہ کو یہ فعل پسند
نہیں جیسے کسی کی مغصوبہ زمین میں نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جاتی ہے لیکن
خدا تعالیٰ کے نزدیک پسند نہیں بلکہ مکروہ ہوتی ہے۔ (ابوداؤد شریف)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى
وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ
اِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا

۸۲ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں
کہ مجھ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ اے معاذ روئے زمین پر
اللہ کو غلام آزاد کرنے سے زیادہ کوئی چیز
محبوب نہیں۔ اور روئے زمین پر سب
سے زیادہ گندی اور مبغوض چیز اللہ کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

(مشکوٰۃ)

نزدیک طلاق ہے۔ یعنی بلا ضرورت کے طلاق دینی خدا کو ناپسند ہے۔ اور شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ بعض عورت کو طلاق دینی مستحب ہوتی ہے۔

یعنی اس عورت کو جو نماز نہ پڑھتی ہو اور بد چلن ہو۔ اور فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ کسی کی بیوی نماز نہیں پڑھتی تو اس کو طلاق دینا بہتر ہے اگرچہ اس کے پاس اس کا مہر ادا کرنے کے لئے مال بھی نہ ہو۔ ابو حفص بخاری سے منقول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے اس کا بندہ اس حالت میں ملے کہ اس پر اس کی بیوی کے مہر کا بار ہو تو ایسا شخص اللہ کے یہاں اس شخص سے زیادہ محبوب ہے جو صحبت کرتا ہو ایسی بیوی سے جو نماز نہ پڑھتی ہو۔ مطلب یہ ہوا کہ بے نماز عورت کو طلاق دینی ثواب ہے اور اگر اس کا مہر ادا نہیں کر سکتا تو کوئی پرواہ کی بات نہیں۔

بے نمازی عورتوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ اگر مسلمان خاوند اس کے پابند ہو جائیں تو ہماری عورتیں اور بچے سب نمازی ہوں۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ مرد خود نماز کے پابند نہیں ہوتے۔

آں خود گم کردہ است کرا رہبری کند۔

جو خود اندھا ہے وہ دوسرے کو کیسے راستہ دکھا سکتا ہے۔ افسوس کہ ہم اپنے دنیاوی مفاد کے باعث تو طیش و غصہ میں آکر طلاق دے دیتے ہیں لیکن کوئی ایسا اللہ کا بندہ نظر نہیں پڑتا جو نماز نہ پڑھنے پر اللہ کے واسطے اس کو طلاق دے۔

طلاق بغیر نیت کے بھی ہو جاتی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

(رواہ الترمذی)

۸۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان کا قصد اور ارادہ ہو تب تو ہو ہی جاتی ہیں اور اگر ان کا ارادہ و قصد نہ بھی کیا جائے بلکہ مذاقاً یا تفریحاً یا ہنسی کی غرض سے بھی کہے تب بھی ہو جاتی ہیں۔ (۱) نکاح (۲) طلاق (۳) طلاق دے کر رجوع کرنا۔ یہ تین چیزیں ایسی ہیں۔ ان کا ارادہ ہو تب بھی اور نہ ارادہ ہو تب بھی واقع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً دو مردوں کے سامنے ہنسی ہنسی میں نکاح کر لیا تو یہ نکاح درست ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر ہنسی ہنسی میں طلاق دے دی یا ویسے ہی بغیر نیت اور ارادہ کے طلاق دے دی تب بھی طلاق پڑ جائیگی۔ اس میں بھی نیت کرنی ضروری نہیں۔ اسی طرح بغیر ارادہ کے طلاق رجعی میں رجوع کرنے سے طلاق ختم ہو جائے گی اور یہ عورت دوبارہ بغیر نکاح کے اس کی ہو جائے گی۔ اور بیع و شرا خرید و فروخت بغیر نیت و ارادہ کے نہیں ہو سکتی۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ

۸۲ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قلم اٹھا لیا گیا تین شخصوں سے یعنی ان کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتَّى يَعْقِلَ۔

(رواہ الترمذی)

قول و فعل معتبر نہیں اور نہ وہ قانون کے پابند ہیں اور نہ ان کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔ (۱) سونے والا جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے (۲) بچہ جب تک کہ وہ جوان اور بالغ نہ ہو جائے۔ (۳) بے عقل جب تک کہ وہ سمجھدار نہ ہو جائے۔ یعنی جس طرح یہ اور افعال میں مکلف نہیں۔ اسی طرح ان کے طلاق دینے سے طلاق بھی نہیں پڑے گی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

زبردستی کی طلاق

۸۵ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ زبردستی سے نہ طلاق پڑتی ہے اور نہ غلام کو آزادی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی اگر کوئی زبردستی کسی عورت کو طلاق دلوا دے یا اس سے غلام آزاد کرا دے تو اس صورت میں عورت کو طلاق نہ ہوگی یہ امام شافعیؒ کا مذہب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زبردستی سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ ان کی دلیل حدیث ۸۳ صفحہ ۹۰ پر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ۔

(رواہ ابوداؤد)

بیوی پر بدگمانی نہ کرو

۸۶ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میری بیوی کے ایک بچہ ہوا ہے لیکن وہ کالا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی نسبت یہ کہہ دیا کہ جب یہ میری ہم صورت اور میرا ہم رنگ نہیں تو یہ میرا نہیں بلکہ اس کا باپ کوئی اور ہے جس کی صورت پر یہ پیدا ہوا۔ اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں۔ اس نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے کیا رنگ ہیں۔ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے فرمایا۔ ان میں کوئی خاکستری رنگ کا بھی ہے۔ اس نے کہا کہ ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا۔ یہ رنگ ان میں کہاں سے آیا۔ حالانکہ ماں باپ اس رنگ کے نہیں۔ اس پر اس دیہاتی نے کہا کہ انکی نسل میں کوئی اونٹ اس رنگ کا ہوگا۔ جس کے یہ مشابہ ہوگیا۔ آپ نے یہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ (بخاری ومسلم)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جواب سُن کر فرمایا تو شاید اس لڑکے کی اصل میں بھی کوئی باپ دادوں میں کالا ہوگا جس کے ہم شکل یہ لڑکا ہوگیا ہو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کو اپنے سے نفی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمزور علامتوں سے اپنے لڑکے کو اپنا نہ کہنا اور بیوی پر بدگمانی کرنی جائز نہیں تاوقتیکہ قوی دلیلیں اس کی نہ پائی جائیں۔ مثلاً بیوی سے صحبت تو کی نہیں اور بچہ پیدا ہوگیا۔ اسی طرح شادی کے بعد چھ ماہ سے قبل بچہ پیدا ہوگیا تو اس صورت میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ بچہ حرامی ہے اور تو کہاں سے لائی اور اس وقت یہ بچہ اس کے مال کا وارث بھی نہ ہوگا۔

نسبت بدلنا کفر ہے

٨٧ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْهِ فَقَدْ كَفَرَ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مُنہ موڑا اپنے باپ دادا سے پس تحقیق کہ اس نے کافروں کا فعل اختیار کیا۔ یا کفر کیا یعنی ناشکری کی۔ اس لئے تم اپنے باپ دادوں ہی کی طرف اپنی نسبت کیا کرو۔ (بخاری و مسلم)

ذات بدلنے والے پر جنت حرام ہے

٨٨ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَاَبِیْ بَكْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ غَیْرُ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنی ذات بدل دی حالانکہ اس کو علم ہے کہ یہ میری ذات نہیں پس جنت اس پر حرام ہے۔

آج کل ذات بدلنی فیشن میں داخل ہوگیا کوئی اپنے آپ کو سید کہلانے لگا۔ کوئی انصاری کوئی قریشی کوئی عباسی بن گیا یہ چیز حرام ہے۔ اور اگر اس چیز کو جانتے بوجھتے ایسا کیا تو حرام فعل کو حلال سمجھا کفر ہے اس لئے حضورؐ نے کفر کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور اس سے ہوتا ہی کیا ہے دھوکہ دے کر دنیا وی وجاہت حاصل کرنا۔ ورنہ اللہ کے یہاں تو ذاتوں کی پوچھ نہیں وہاں تو پرہیزگاری کا سوال ہوگا۔ اور اسی کے بقدر عزت و ذلت ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

اپنی بیوی پر خواہ مخواہ بدگمانی کرنے والا مرد قیامت کو ذلیل کیا جائے گا بدنیت عورت جنت میں نہ جائے گی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ یُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔	**۸۹** حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت آیۃ ملاعنہ نازل ہوئی۔ اس وقت حضور پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے زنا کر کے جو اس سے بچہ پیدا ہوا اس کو اپنے خاوند کی طرف لگا دیا وہ عورت اللہ کی رحمت سے محروم اور ایسی عورت کا جنت میں جانا حرام۔ یعنی ہرگز ایسی عورت جنت میں نہ جائیگی۔ اسی طرح وہ مرد جو اپنے لڑکے کی نسبت انکار کر دے اور اپنی عورت پر تہمت باندھے اس کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔ اور قیامت کے روز خدا تمام مخلوق کے سامنے اس کو رسوا اور ذلیل کرے گا۔
(رواہ ابو داؤد والنسائی)	(ابوداؤد و نسائی شریف)

حاصل یہ ہوا۔ نہ عورت کو چاہئے کہ وہ بدکاری کر کے حرامی بچہ کو اپنے خاوند کے سر تھوپے اور نہ مرد کو چاہئے کہ وہ خواہ مخواہ اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائے۔ نیز اس وعید میں وہ ماں باپ بھی آجاتے ہیں جنہوں نے اپنی ذات بدل دی ہے پہلے کچھ اور تھے اب کچھ اور کہلانے لگے۔ اب اولاد کی کیا خطا ہے۔ وہ تو بے چاری وہی کہے گی جو اپنے ماں باپ سے سنتی چلی آئی۔ اس لئے ذات اقوام کے معاملہ میں بہت محتاط رہنا چاہئے۔

اور جو اپنی ذات ہے اس پر قائم رہنا چاہئے۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ آخر یہ ذاتیں کیوں تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ لوگ اپنے خیال میں اپنی ذات کو اچھا اور اپنے کو عزت دار اور اپنی ذات کو اونچی اور اوروں کی ذات کو نیچی اور ذلیل سمجھنے لگے جو اسلامی نظریہ کے بالکل خلاف تھی۔ کیوں کہ آدم کی اولاد سب برابر ہے۔ چاہے اس میں کوئی غریب ہو چاہے امیر ہو اس میں کوئی نہیں۔ شعر

اَلنَّاسُ مِنْ جِهَةِ التِّمْثَالِ اَكْفَاءُ ... اَبُوْهُمُ اٰدَمُ وَالْاُمُّ حَوَّاءُ

یعنی آدمی سب برابر ہیں کیوں کہ ان کی ماں حوا ہیں۔ اور ان کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پھر بڑائی کاہے کی۔ اور میرے ناقص خیال میں ان ذات بدلنے والوں کا گناہ بھی ایسے ہی ناعاقبت اندیش لوگوں پر ہوگا جو اپنی ذات کو اونچی اور اپنی ذات کے علاوہ کو نیچی سمجھتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَیْرَةِ مَا یُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا یُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِیْ یُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَیْرَةُ فِی الرِّیْبَةِ وَاَمَّا الَّتِیْ یُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَیْرَةُ فِیْ غَیْرِ رِیْبَةٍ	**۹۰** جابر بن عتیکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض غیرت تو ایسی ہے جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے۔ اور بعض غیرت ایسی ہے جس کو اللہ مبغوض رکھتا ہے۔ پس وہ محبوب غیرت ہے جو شک کے بارہ میں ہو۔ مثلاً بیوی اجنبی مردوں کے سامنے آتی ہو یا اجنبی مرد اس کے پاس بے تکلف آتے جاتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ۔

(رواہ احمد وابو داؤد والنسائی)

ہوں اور اس سے ان کی منسی مذاق اور چھیڑ چھاڑ ہوتی ہو۔ اور وہ غیرت جو خدا کو ناپسند ہے تو وہ غیرت ہے جو محض بدگمانی کے باعث اور اس کا یقین نہ ہو۔ مثلاً خواہ مخواہ اپنی بیوی پر شک کرنا کہ اس سے جو بولی اس کا یہ مطلب اور اس سے جو ہنس کر باتیں کیں اس سے یہ منشا تھا۔ ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ اسی طرح تکبر کی بھی دو صورتیں ہیں ایک وہ جو اللہ کو پسند ہے اور ایک وہ جو اللہ کو ناپسند ہے۔ پس وہ تکبر جو اللہ کو پسند ہے وہ تکبر ہے جو کفار سے جہاد کرنے میں اختیار کیا جائے تاکہ دشمنوں کو طاقت معلوم ہو جائے اور اپنی شجاعت و بہادری بیان کرے اور ان کو حقیر و ذلیل کرے۔ اسی طرح خیرات میں تکبر کرنا بھی اللہ کو محبوب ہے۔ یعنی بہت دینے کو تھوڑا سمجھے اور یہ کہے کہ میں دینا تو بہت لیکن اس وقت مجبوری ہے اور نہایت خوش روئی سے دے جیسے کہ اتنی بڑی رقم دینے میں اس کو پرواہ ہی نہیں اور تکبر کرنا نسب میں یہ اللہ کو ناپسند ہے کہ میں ہی شریف اور بڑھیا ذات والا ہوں۔ میرے مقابلہ میں کسی کی ذات نہیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ بڑائی کا دارومدار تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے اور نسبی تکبر اکثر دینداروں تک میں دیکھا گیا۔ اس سے توبہ کرنی چاہئے اور اپنے آپ کو ہر شخص سے زیادہ ذلیل سمجھے۔ یہی چیز

کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ کیونکہ اگر آپ کو اپنی نجات کا سرٹیفکیٹ اللہ کے یہاں سے مل گیا تب تو آپ بڑائی کر سکتے ہیں ورنہ اوروں کو نیچ ذات اور گنوار کہنا درست نہیں۔ تم کو کیا خبر مرنے کے بعد تم کہاں ہو گے اور وہ کہاں۔

خاوند کی چوری

۹۱ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ہندہؓ امیر معاویہؓ کی والدہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیانؓ میرا شوہر بخیل ہے اور کنجوس ہے وہ مجھے میرے گزارہ کے موافق نہیں دیتا۔ البتہ ایسا کرتی ہوں کر چکے سے اس کے مال سے دیانتداری کے ساتھ اپنے گزارہ کے موافق لے لیتی ہوں۔ آیا یہ فعل جائز ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ دیانت داری کے ساتھ اتنا نکال لینا جو تجھے اور تیرے بچوں کو کافی ہو جائے جائز ہے۔

(بخاری و مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

(بخاری و مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گزارہ کے موافق نفقہ اور خرچ مرد کے ذمہ واجب ہے۔ اور نفقہ سے مراد کھانا۔ لباس و مکان ہے۔ اور بیوی کا نفقہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کے خاوند پر واجب ہے اگرچہ وہ خاوند نہ ہوتا ہو بشرطیکہ اس بیوی نے اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دیا ہو اور بیوی کی رہائش بھی خاوند کے مکان میں ہو یا وہ خود کو خاوند کے سپرد اس لئے نہیں کرتی کہ اس کا حق خاوند کے ذمہ ہے۔ تب بھی اس کا نفقہ ضروری ہے۔ یا وہ اپنے ماں باپ کے یہاں رہتی ہے اور خاوند اس کو بلاتا نہیں۔ تب بھی اس کا نفقہ ضروری ہے۔ اور ہر مہینے کا نان نفقہ مقرر کر دیا جائے اور ہر ماہ کا خرچہ اس کے حوالے کر دیا جائے اور چھ ماہی کا لباس مقرر کیا جائے جو اس عورت کے لئے کافی ہو سکے۔ اس طرح پر کہ نہ تو اس میں فضول خرچی ہو اور نہ تنگی ہو۔ نفقہ کی مقدار میں دونوں کی حالت معتبر ہے۔ مثلاً دونوں مال دار ہیں تو نفقہ مال داروں کی مانند ہوگا۔ اور اگر دونوں غریب ہوں تو ان کی حیثیت کے موافق ہوگا اور جس میں آپس میں رضامندی ہو وہ دے۔ اور اگر بیوی غریب گھر کی ہے اور خاوند مال دار یا بیوی تو مال دار اور خاوند غریب ہے تو اس صورت میں خاوند کا اعتبار ہوگا۔ اگر وہ مال دار ہے تو بیوی کو اپنی حیثیت کے موافق دے اور اگر غریب ہے تو بیوی کو اس کی حیثیت کے موافق دے۔ مسئلہ اگر میاں بیوی میں نفقہ کے متعلق اختلاف ہے۔ بیوی تو کہتی ہے کہ تو مال دار ہے لہذا میرا خرچہ بھی بڑھا اور میاں کہتا ہے کہ نہیں میں تو غریب ہوں تو اس صورت میں خاوند کا قول معتبر ہوگا۔ البتہ اگر بیوی اس پر گواہ پیش کر دے تو بیوی کے گواہ معتبر ہوں گے اور اس کا خرچہ زیادہ کرایا جائے گا اور اگر خاوند مال دار ہے تو بیوی کے واسطے ایک نوکرانی خادمہ کا خرچ بھی ضروری ہے اور اگر خاوند مفلس ہو تو اس صورت میں نوکرانی کا خرچہ اس پر ضروری نہیں۔ مسئلہ جب بیوی کا خرچہ مقرر کیا گیا اس وقت خاوند مال دار تھا اور اب وہ غریب ہو گیا۔ اسی طرح پہلے غریب تھا اب خاوند مال دار ہو گیا اور بیوی مطالبہ کرتی ہے کہ ترقی کی جائے۔ تو اس صورت میں دونوں کی رعایت رکھی جائے گی یعنی اگر مرد پہلے مال دار تھا تو اب بیوی کے نفقہ سے تخفیف اور اس کو گھٹا دیا جائے گا اور اگر پہلے فقیر تھا۔ اب مال دار ہو گیا تو اس صورت میں بیوی کے ماہوار خرچ میں ترقی کر دی جائے گی۔ مسئلہ اگر بیوی بغیر اپنے خاوند کی مرضی کے ناحق اپنے ماں باپ کے یہاں جا کر بیٹھ گئی تو اس صورت میں مرد کے ذمہ اس کا نفقہ نہیں۔ اسی طرح عورت کو بیماری کی وجہ سے اس کے ماں باپ نے نکاح کے بعد رخصت نہ کیا ہو تب بھی اس کا نفقہ مرد کے ذمہ نہیں اور فقیر یعنی تنگ دست پر کسی کا بھی نفقہ واجب نہیں۔ نہ ماں باپ کا نہ بھائی بہن کا مگر بیوی اور اولاد کا نان نفقہ بہر صورت اس کے ذمہ ضروری ہے۔

مال میں سب سے زیادہ حقدار

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ

۹۲ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ تم کو مال دے تو اول اپنے اور اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرو۔ اگر وہاں سے بچے تب اوروں کو دو۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَاَهْلِ بَيْتِهٖ (مسلم شریف)

(رواہ مسلم)

بیوی کی خوراک و پوشاک

۹۳ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ
(رواہ مسلم)

مملوک کے لئے اس کے مالک کے ذمہ کھانا کھلانا لباس دینا اور اس سے اتنا ہی کام لینا ہے جس کی اس کو طاقت ہو۔
(مسلم شریف)

حاصل یہ کہ ایسا کام کرنے کو نہ کہے کہ اس کی صحت کو نقصان پہنچائے۔ خیال تو کرو کہ مالک حقیقی بھی اپنے بندوں پر اسی قدر بوجھ رکھتا ہے جتنی کہ ان میں طاقت ہوتی ہے۔ پس بندوں کو بھی جو مالک مجازی ہیں۔ یہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ تمام رات ٹانگیں دبوائے چلے جارہے ہیں۔ تمام دن مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ نہ ان کے دن کے آرام کا خیال اور نہ رات کی نیند کا خیال۔ اور جب اپنے غلام پر جو درحقیقت ملک ہوتے ہیں ان پر زیادہ بوجھ رکھنے کی ممانعت ہے تو عورت کے تو حقیقتاً ہم مالک بھی نہیں ہیں۔ صرف ایک چیز کے مالک ہیں اس میں ہر طرح تصرف کر سکتے ہیں۔ اسی حد تک کہ اس کی صحت خراب نہ ہوجائے۔ اسی طرح عورت کو کھانا کھاتے ہوئے بھی اٹھانا جائز نہیں کہ جاؤ پانی لاؤ۔ یہ کام کرو۔ سالن لاؤ۔ البتہ اگر یہ کام خود ہی اپنی رضامندی وخوشی سے کرتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

بے وقت کھانا دینے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰی بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ وَفِیْ رِوَايَةٍ كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ۔
(رواہ مسلم)

۹۲ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے جو اپنے بیوی بچے اور غلام سے ان کا کھانا روک لے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ انسان کے گنہگار ہونے کے لئے کافی ہے کہ جن کا کھانا اس کے ذمہ ہے اس کو ضائع کردے۔
(مسلم شریف)

بندہ کے ناقص خیال میں اس حدیث کے ذیل میں وہ خاوند بھی آجاتے ہیں جو اپنی بیویوں کو پابند کرتے ہیں کہ جب تک ہم نہ آئیں تم کھانا نہ کھاؤ۔ اور خاوند صاحب کبھی تو کئی گھنٹے گذرنے کے بعد آتے ہیں اور کبھی سارے دن غائب رہتے ہیں۔ اس لئے بیویوں کو اس معاملہ میں آزادی ہونی چاہئے کہ جب تم کو بھوک لگے کھانا کھالو۔ ہمارا انتظار نہ کرنا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مملوک کو مارنے کی تنبیہ

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔

(رواہ مسلم)

٩٥ حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ اچانک اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی۔ خبردار! اے ابو مسعود! خدا تیری نسبت تجھ پر زیادہ قادر ہے۔ یہ آواز سن کر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ کو دیکھتے ہی عرض کیا۔ حضور! یہ غلام اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم رسید ہوتا۔

(مسلم شریف)

اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر ہمارے مسلمان بھائی بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب غلام کے بارے میں یہ وعید ہے تو عورت کو مارنے والے کا کیا حشر ہوگا۔ جبکہ وہ غلام کی طرح مملوک نہیں۔

نمازی کو مارنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِیٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ۔

(مشکوٰۃ)

٩٦ حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایک غلام عنایت فرمایا۔ اور دیتے وقت یہ ارشاد فرمایا کہ اے علی! اس غلام کو نہ مارنا۔ کیونکہ مجھ کو اللہ کی طرف سے نماز پڑھنے والوں کے مارنے کی ممانعت ہے۔

وَفِی الْمُجْتَبٰی اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّیْنَ۔

(مشکوٰۃ)

٩٧ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی مرد اور نمازی عورتوں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ ممانعت نمازی کی شرافت اور اس کی عزت کی وجہ سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شریف ہیں لہٰذا تم بھی ان کی عزت کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوگیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہاں پر نمازی کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت مارنا ممنوع قرار دیا ہے تو قوی امید ہے کہ آخرت میں بھی انشاء اللہ الرحمٰن نمازی ہر قسم کی مار پیٹ سے محفوظ رہے گا۔

نوکر و عورت کو دن میں ستر مرتبہ معاف کرو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اُعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

(رواہ ابو داؤد)

(۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگے کہ حضورؐ! یہ تو بتلایئے کہ ہم اپنے خدمت گزاروں کے کتنے بار قصور معاف کریں۔ اس پر آپؐ خاموش رہے۔ دوبارہ پھر دریافت کیا۔ آپؐ پھر خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ پھر پوچھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اس کی خطائیں ہر دن میں ستر مرتبہ معاف کرو۔ اور آپؐ کا دوبارہ خاموش رہنا وحی کے انتظار کے لئے تھا۔ جب وحی آگئی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ستر مرتبہ معاف کرو۔ دیکھا آپ نے ہم ہیں۔ ہے کون ایسا کہ روزانہ اتنی مرتبہ معاف کرے۔ (ابوداؤد)

بوجھ اتنا رکھو جس کو برداشت کر سکے

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً۔

(رواہ ابو داؤد)

(۹۹) حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اونٹ پر گزر ہوا جس کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ اس کی کمر اس کے پیٹ سے لگ گئی تھی۔ یعنی اس کے اوپر بوجھ زیادہ لادا جاتا تھا یا اس کو اچھی طرح کھانے کو نہیں ملتا تھا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! ڈرو اللہ سے ان بے زبان جانوروں کے معاملے میں پس ان پر سواری کرو جب کہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہوں اور تھکنے سے پہلے ان سے کام لینا چھوڑ دو۔

(ابو داؤد شریف)

پس جانوروں پر نہ اتنا بوجھ رکھنا چاہئے جس کی ان میں برداشت نہ ہو۔ اور نہ ان پر زیادہ سواری کرنی چاہئے۔ کیوں کہ یہ بے چارے اپنا حال اپنی زبان سے نہیں کہہ سکتے اور ان کو زیادہ بھگانے کی بھی ممانعت ہے اور جب جانوروں کی رعایت ضروری ہے جو اسی لئے بنائے گئے ہیں تو غریب عورتوں پر سختی اور زیادہ کام ڈالنا کون سی دانش مندی ہے۔

بچے کی حقدار کون ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِيْ لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِيْ لَهُ حِوَاءً

(۱۰۰) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ! یہ میرا بچہ ایک مدت تک میرے پیٹ میں رہا اور مدت تک میرا دودھ پیتا رہا اور ایک عرصہ تک میری گود میں پلتا رہا۔ اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَاَرَادَ اَنْ يَّنْزِعَهُ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْكِحِيْ (رواه احمد وابوداؤد)

اور میرے بچے کو مجھ سے چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک تو دوسرا نکاح نہ کرے تو اس کو اپنے پاس رکھ تو اپنے بچے کی پرورش کی زیادہ حقدار ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَنَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی والدارمی)

(۱۰۱) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی۔ اب اس کا باپ یہ چاہتا ہے کہ میرے بچے کو مجھ سے لے جا کر اپنے پاس رکھے اور اس وقت یہی بچہ کو کما کر کھلاتا ہے اور میرے کھانے پینے کی خبر گیری کرتا ہے۔ اس پر آپ نے اس بچہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں۔ اب تجھ کو اختیار ہے چاہے اپنی ماں کے پاس رہ یا اپنے باپ کے پاس تو اس بچے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور ماں خوشی خوشی اپنے بچہ کو اپنے ساتھ لے گئی۔

(نسائی شریف۔ ابو داؤد شریف۔ دارمی شریف)

زبردستی عورت سے بچہ چھین لینا بڑا جرم ہے

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه الترمذی)

(۱۰۲) مؤلف کے دادا حضرت ابو ایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا۔ آپ فرماتے تھے جس شخص نے ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس میں اور اس کے تعلق والوں، رشتہ داروں اور دوستوں میں جدائی کر دیں گے۔ اس لئے اگر خدانخواستہ بیوی سے ناچاقی ہو جائے تو اس کے بچہ کی پرورش اگر وہ خوشی سے کرے تو زبردستی اس سے بچہ چھیننا نہ چاہئے۔

عورت میں کیا کیا صفات دیکھنی چاہئیں

(۱) پہلی صفت پارسائی اور دینداری اور سب سے زیادہ اہم اور ضروری یہی ہے۔ کیونکہ اگر عورت دیندار اور پارسا نہ ہوگی تو شوہر کے مال میں خیانت کرے گی اور اس کی وجہ سے اس کے خاوند کو پریشانی ہوگی۔ اگر اپنی عصمت میں خیانت کرے گی اور اس پر خاوند خاموش ہوگا تو اس کی آبرو اور دین کو نقصان پہنچے گا اور لوگوں میں رسوا اور بدنام ہوگا۔ اور اگر خاوند خاموش

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں رہتا تو اس کا عیش و آرام خاک میں مل جائے گا اور اس کی زندگی خراب ہو جائے گی۔ اگر اس کو طلاق دیتا ہے تو اس وقت بھی سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ آخر اس کی رفاقت یاد آئے گی۔ لہٰذا ان وجوہات پر نظر کرتے ہوئے نکاح سے پہلے ہی عورت کی دینداری معلوم کر لے۔ نہ اندھے کنوئیں کے نہ دو آئیں گے۔ نہ بددین سے نکاح کرو گے نہ خرابیاں پیدا ہوں گی۔

اگرچہ بددین عورت کتنی ہی خوب صورت، حسین اور ماہ جبیں ہو لیکن خاوند کے اوپر ایک وبالِ جان اور بلائے عظیم ہے۔ ایسی بیوی کو طلاق دینی بہتر ہے۔ البتہ اگر اس کے ساتھ دل لگا ہوا ہو تو طلاق نہ دے۔

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی کی شکایت کرنے لگے کہ اس کا چال چلن ٹھیک نہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو طلاق دے دے۔ انھوں نے عرض کی حضور! مجھے اس عورت سے بہت زیادہ محبت ہے۔ طلاق کیسے دے دوں۔ اس پر آپ نے فرمایا تو اس کو اپنے پاس رکھ اور طلاق نہ دے۔ کیونکہ اگر تو نے اس کو طلاق دے دی تو تو بھی اس کے پیچھے فتنہ میں پڑ جائے گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ جو شخص مال یا خوب صورتی کی وجہ سے نکاح کرتا ہے وہ دونوں سے محروم رہے گا۔ اور جو دینداری کی وجہ سے کرتا ہے تو اس کو مال بھی ملے گا اور جمال بھی ملے گا۔

دوسری صفت یہ ہے کہ اس کی عادت و مزاج اچھے ہوں۔ خوش خلق اور ہنس مکھ ہو۔ کیونکہ بدمزاج عورت ناشکر اور زبان دراز ہوتی ہے اور بات بات پر بگڑ بیٹھتی ہے اور برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہے اور فرا شوریدہ

مرد کا ناطقہ بند کر دیتی ہے اور اس کی زندگی تلخ اور اس کے دین تک کو خراب کر ڈالتی ہے۔

عورت کی تیسری صفت یہ ہے کہ وہ خوب صورت اور حسین ہو کیونکہ عورت جتنی حسین ہو گی مرد کو اتنی ہی اس کے ساتھ محبت اور الفت ہو گی۔ اور یہی وجہ ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کا دیکھنا سنت ہے۔ امام غزالیؒ نے کیمیائے سعادت میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جو نکاح بغیر دیکھے ہوتا ہے اس کا انجام پشیمانی اور رنج و غم ہوتا ہے۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ عورت سے نکاح دین کی وجہ سے کرنا چاہئے۔ خوب صورتی کی وجہ سے نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی فقط خوب صورتی پر نظر نہ ہونی چاہئے بلکہ خوب صورتی کے ساتھ اور چیز بھی دیکھنی چاہئے اور جس شخص کی نکاح سے صرف یہی غرض ہو کہ اولاد پیدا ہو چاہے وہ عورت جیسی ہی ہو یہ اس کی پرہیزگاری ہے۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ اس کا مہر کم ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں وہ عورت بہت اچھی ہے جس کا مہر کم ہو اور حسن و جمال میں بڑھی ہوئی ہو یعنی باوجود خوب صورتی کے اس کا مہر کم ہو۔

پانچویں صفت یہ ہے کہ وہ عورت بانجھ نہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوریا جو گھر کے کونے میں پڑا ہوا ہو وہ بانجھ عورت سے زیادہ بہتر ہے۔

چھٹی صفت یہ ہے کہ عورت نوجوان اور کنواری ہو کیونکہ ایسی عورت سے خاوند کو زیادہ محبت ہو گی اور جو عورت بیوہ یا مطلقہ ہو گی ایسی عورت کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دل اکثر اپنے پہلے خاوند ہی کی طرف لگا رہے گا اور بات بات پر اس کی یاد اس کو ستائے گی۔

حضرت جابرؓ نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر! تو نے کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا کہ وہ تیرے ساتھ کھیلتی اور تو اس کے ساتھ کھیلتا۔

ساتویں صفت یہ ہے کہ وہ عورت اچھے اور دیندار خاندان کی ہو۔ کیونکہ بددین گھرانے کی عورت کے اخلاق، عادات اور چال چلن اچھے نہیں ہوتے اور ایسی عورت سے سو فی صد کیا یہ بھی امید کرنی چاہئے کہ اس کے برے اخلاق اس کی اولاد میں بھی اثر کریں گے۔

آٹھویں صفت یہ ہے کہ عورت اپنے کنبہ داروں اور رشتہ داروں میں سے نہ ہو کہ ایسی عورت سے اولاد نہایت کمزور اور ضعیف ہوتی ہے۔ امام غزالیؒ اس حدیث کو نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں۔ شاید اسکا سبب یہ ہو کہ اپنے کنبہ کی عورتوں کے حق میں شہوت نہایت ضعیف ہوتی ہے اس بنا پر اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے۔ عورتوں کی یہ آٹھ صفات ہیں جو ان میں دیکھنی چاہئیں۔

لڑکی کے ماں باپ کو چاہئے کہ لڑکی کے فلاح و بہبود کا خیال رکھیں۔ اور اس کے لئے ایسے شوہر کی تلاش کریں جو لائق اور دیندار ہو اور بد اخلاق، بد مزاج، بدشکل اور ایسے غریب سے جو اپنی بیوی کا نان نفقہ نہ دے سکے۔ اور بد دین مثلاً شرابی، چور اور بد چلن سے اپنی لڑکی کا نکاح کرنا درست نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنی لڑکی کا نکاح فاسق اور بد دین سے کر دیا تو اس کا قطع رحم ہوگا۔ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ یہ نکاح لونڈی بنانا ہے۔ تجھے خیال ہونا چاہئے کہ میں اپنی لڑکی کو کس کی لونڈی بناتا ہوں۔

والسلام

بندہ محمد ادریس انصاری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مسلمان بیوی

عظیم اینڈ سنز پبلشرز اینڈ بک سیلرز
اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

ISLAMIC BOOKS HUB (islamicbookshub.wordpress.com)
www.iqbalkalmati.blogspot.com

فہرست مضامین مسلمان بیوی

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
عرض ناشر	٣	بعض عورتوں کی بے عقلی	٧٨
احادیث	٤	بعض باتیں سلیقہ اور آرام کی	٨٥
کچھ حدیثیں مردوں کے متعلق	١٧	زنا کا عذاب	٩١
بیوی کا میاں کے ساتھ زندگی گذارنے کا طریقہ	٢١	بعض باتیں نقصان اور تکلیف کی	٩٢
اولاد پرورش کرنے کا طریقہ	٢٩	بعض باتیں تجربہ اور انتظام کی	٩٩
کھانا کھانے کا طریقہ	٣٤	بچوں کی احتیاط کا بیان	١٠٩
محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ	٣٥	بعض باتیں نیکیوں اور نصیحتوں کی	١١٣
سسرال والوں کے ساتھ آداب معاشرت	٣٥	تھوڑا سا بیان ہنر اور پیشہ کا	١٢١
انتظام خانہ داری	٣٨	تمت بالخیر	
جھوٹی قسم کھانے پر خدا کا غصہ	٤٠		
جھوٹے پر خدا کا عذاب	٤٠		
لعنت کی برائی	٧٧		

عرض ناشر

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اچھی کتاب وہ کہلاتی ہے جس کے مضامین اچھے اور اصلاحی ہوں اور عام مسلمانوں کو اس سے پورا پورا فائدہ پہنچے۔ ربانی بکڈپو ایک عرصے سے دینی واصلاحی کتب کی طباعت واشاعت کی خدمات انجام دے رہا ہے اور بحمداللہ بہت قلیل مدت میں اس ادارہ کی طبع شدہ کتب نے جو مقبولیت حاصل کی۔ اس سے حوصلہ پاکر اراکین ادارہ کی یہ خواہش ہوئی کہ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری کی کتاب (مسلمان خاوند) اور (مسلمان بیوی) کو فوٹو آفسٹ سے طبع کرایا جائے ان کتابوں میں حضرت مولانا محمد ادریس صاحب نے وہ احادیث نبوی جمع فرمائی ہیں۔ اگر ایک مسلمان مرد یا ایک مسلمان عورت اس کو پڑھے تو دونوں کو ازدواجی زندگی گزارنے کے طور طریقے اور ایک دوسرے کے حقوق کا صحیح اندازہ ہو جائے۔ اور دنیا میں شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے بہترین رفیق و شفیق ہو سکتے ہیں۔ اور میاں بیوی چین و آرام سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ مستورات انسانیت کا گہوارہ ہیں۔ اس گہوارے کی درستی بہت بڑا اسلامی فریضہ ہے۔ لٹریچر اس فریضہ کی ادائیگی کا ایک بہت بڑا کامیاب ذریعہ ہے۔ اسلامی لٹریچر میں "مسلمان بیوی" اور "مسلمان خاوند" دونوں بے مثال کتابیں ہیں۔ اس لئے ہر گھر میں ان کتابوں کا ہونا ضروری ہے۔

(حکیم قاری) مصباح الدین۔ جامعی مردانی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

احادیث

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

حدیث (۱)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا تَدْخُلُ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔ (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ طبرانی)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان شریف کے روزے رکھے اور اپنے کو برے کام سے بچایا یعنی بدکاری نہیں کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کی اور اس کا کہنا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے۔ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

حدیث (۲)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَۃِ سِتْرَانِ الزَّوْجُ وَالْقَبْرُ اَسْتَرُھُمَا الْقَبْرُ (الطبرانی)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لیے دو پردے ہیں۔ اول خاوند دوسرے قبر اور دونوں میں زیادہ پردہ والی چیز قبر ہے۔

حدیث (۳)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَرْمَلَۃُ الصَّالِحَۃُ سُمِّیَتْ فِی السَّمٰوٰتِ شَھِیْدَۃً (دیلمی)

ترجمہ: فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیندار بیوہ عورت کا خطاب آسمانوں میں شہیدہ ہو جاتا ہے یعنی آسمان میں اس کے نام سے جتنی کارروائیاں کی جاتی ہیں اس میں اس کو شہیدہ (شہادت پانے والی عورت) کے معزز لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

حدیث (۴)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّیَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَۃَ وَلَا الْحُلِیَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَکْتَحِلُ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا شوہر مر جائے وہ رنگین کپڑا نہ پہنے، نہ زیور پہنے، نہ مہندی لگائے اور نہ آنکھوں میں سرمہ لگائے۔ یعنی اس کو دس دن چار مہینے بناؤ سنگار نہ کرنا چاہیے۔ (اس کو عدۃ کہتے ہیں)

حدیث (۵)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ سَأَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقًا مِنْ غَیْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ۔ (ترمذی)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بغیر شدید ضرورت اپنے خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

حدیث (۶)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ غَضِبَتْ زَوْجَھَا فَعَلَیْھَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ۔ (دیلمی)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت ناراض رہتی ہے اپنے خاوند سے اس پر لعنت ہے اللہ کی۔

حدیث (۷)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ زَوْجُھَا عَنْھَا رَاضِیًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (ابن ماجہ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ترجمہ:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت مرگئی اور اس کا خاوند اسکی زندگی میں اس سے خوش رہا وہ یقیناً جنت میں داخل ہو گی۔

حدیث (۸)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرِیْ فَاِنَّمَا ھُوَ جَنَّتُكِ اَوْ نَارُكِ ([illegible])

ترجمہ:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورت دیکھ بس تیری جنت اور دوزخ تیرا خاوند ہے۔ یعنی عورت اپنے خاوند کی خوشی میں جنت اور اسکی ناخوشی میں جہنم میں جائیگی۔

حدیث (۹)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النِّسَاءِ الَّتِیْ تَسُرُّ زَوْجَھَا اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَلَا فِیْمَا لَھَا بِمَا یَکْرَہُ۔ (بیہقی)

ترجمہ:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو خوش کرتی ہے جب وہ اس کو دیکھتا ہے اور اس کا کہنا مانتی ہے جب وہ کوئی حکم کرتا ہے اور اپنے مال و جان سے اپنے خاوند کو خوش کرنے میں لگی رہی اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک وہ سب سے اچھی عورت ہے۔

حدیث (۱۰)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَۃً عَلٰی زَوْجِھَا (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عورت یا مرد کسی عورت اور اس کے خاوند کے درمیان بگاڑ ڈالے وہ ہماری امت سے خارج ہے۔

پس عورتیں خوب سمجھ لیں کیونکہ یہ بری عادت بہت سی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ ایسی عورت کو حضور اپنی امت سے باہر نکال دیں گے۔ لہٰذا سب بہنوں کو اس برے فعل سے توبہ کرنی چاہیے۔

حدیث (۱۱)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گذرتی ہے ایسی عورت بدکار ہے۔

کتنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کو جو خوشبو لگا کر بازاروں، گلی کوچوں اور سینماؤں میں جائے اس کو بدکار فرماتے ہیں اور ہم پھر بھی اس حرکت سے باز نہ آئیں اور بے دھڑک بناؤ سنگار کرکے اپنے گھروں سے باہر نکلیں۔

حدیث (۱۲)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دفعہ میں نے ایک نامحرم جوان مرد اور جوان عورت کو ایک جگہ دیکھا۔ پس مجھ کو ان دونوں پر شیطان کا قوی اندیشہ ہے کہ وہ ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائے گا۔ یعنی شیطان دونوں کے چال چلن کو بگاڑ دے گا، اور عورت کی عزت کو خاک میں ملا دے گا۔

حدیث (۱۳)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الْحَمْوَ فَقَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ (بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نامحرم عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلائیے کیا شوہر کے بھائی (یعنی دیور، جیٹھ) بے تکلف اپنی بھاوج کے پاس آجا سکتے ہیں۔ فرمایا وہ عورت کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لئے موت ہیں۔ (یعنی جس طرح زہر کھانے سے دنیاوی موت ہوجاتی ہے اسی طرح دیور جیٹھ کا آنا جانا عورت کے ایمان کے لئے زہر ہے اور آخرت کی بربادی ہے)

حدیث (۱۴)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلٰی نِسَآءِ اُمَّتِیْ (حاکم)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کی عورتوں پر حمام میں نہانا حرام ہے۔ یعنی جس جگہ نامحرم مردوں کا آنا جانا ہو اس جگہ سے عورتوں کو بچنا چاہئے مردوں کی جگہ عورتوں کا کیا کام۔ عورتوں کو غیر مردوں سے الگ رہنا چاہئے۔

حدیث (۱۵)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْہَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ۔

(ابوداؤد)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت دھونی کی خوشبو بسائے وہ ہمارے ساتھ عشاء میں نہ آئے۔

پہلے زمانے میں عورتیں مسجد میں جاکر حضورؐ کے پیچھے باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اس وقت حضورؐ نے فرمایا جو خوشبو بسا کر نماز کے لئے آئے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کیونکہ خوشبو کی مہک سے مردوں کی نظر بے خود بخود ہی اس عورت کی طرف پڑے گی اور یہ فتنہ کا باعث ہوگا۔ بہنوں کو غور کرنا چاہیے کہ اس زمانے میں بھی جب عورت کو خوشبو بسا کر مردوں کی مجلس میں آنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو اس فتنوں کے زمانے میں ہم پر کس قدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اول تو ہم بازاروں میں، بیگاہوں اور تماشوں میں جاتیں اور پھر کتنا بڑا ظلم ہے کہ خوشبو لگا کر بناؤ سنگار کرکے جاتیں۔ اگر ہم مسلمان ہیں تو اس بے غیرتی سے توبہ کریں۔

حدیث (۱۶)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّامِلَۃِ فِی الزِّیْنَۃِ فِیْ غَیْرِ اَھْلِھَا کَمَثَلِ ظُلْمَۃٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا نُوْرَ لَھَا۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نامحرم مردوں کے سامنے سنگار کرکے اترانے والی عورت قیامت کی اندھیری کی طرح ہے کہ اس کا کوئی نور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا یعنی زمین پر اترا کر نہ چلو، کیونکہ اترانے سے تکبر پایا جاتا ہے جو اللہ کو ناپسند ہے اور شیطان کو خوش کرتا ہے۔ یعنی ایسی عورت جو مردوں کے ساتھ مٹک مٹک کر چلے اس میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ اس میں شر ہی شر اور بدی ہی بدی ہے۔

حدیث (۱۷)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰکُنَّ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُہٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین نابالغ بچے مرجائیں اور وہ اُن پر صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے ایسی عورت جنت میں ضرور داخل ہوگی، پس اگر ہمارے ساتھ ایسا کوئی واقعہ پیش آجائے تو صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے۔ رونا پیٹنا اور بیان کرنا مسلمان بیبیوں کا کام نہیں۔ اللہ کی چیز تھی اس نے لے لی، ہاں آنسوؤں سے رونے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث (۱۸)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ خِیَارُ نِسَاءِ اُمَّتِیْ اَحْسَنُھُنَّ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَجْهاً وَاَرْخَصُهُنَّ مَهْراً۔ (دیلمی)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کی بہترین عورتیں وہ ہیں جو بہترین صورت کی ہوں اور ان کا مہر تھوڑا ہو۔ یہ اس کی خوبی کی دلیل ہے اس لئے خواہ مخواہ چاہے شوہر میں طاقت اس کی ادائیگی کی ہو یا نہ ہو اس پر ہزاروں کا بوجھ رکھ دینا کون سی سمجھ داری ہے اس سے نکاح بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے کیونکہ بہت سے مرد یہ خیال کر لیتے ہیں کہ مہر دینا تو ہے ہی نہیں جو یہ کہیں ان کا نکاح صحیح نہیں۔ ہمیشہ خیال رکھو کہ مہر حیثیت کے مطابق ہی بندھوانا چاہیئے۔

حدیث (۱۹)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مَنْ عَزّٰی ثُکْلٰی کُسِیَ بُرْدَۃً فِی الْجَنَّۃِ

(مشکوٰۃ)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبر دلایا اس عورت کو جس کا بچہ مر گیا اس کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔

یعنی جب کسی کا بچہ مر جائے تو تم اس کی تعزیت کو اگر جاؤ تو اس طرح نہ کیا کرو اس کے ساتھ مل کر رونے دھونے لگو بلکہ اس سے ایسی باتیں کرو جن سے اس بے چاری کو صبر آ جائے۔ ایسی عورت کو اللہ تعالیٰ جنت کا لباس عنایت فرمائیں گے

حدیث (۲۰)

ترجمہ:- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ۔ وَالتَّهْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ۔ (پہلی حدیث)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو! تم اپنے اوپر ضروری کر لو اور سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ پڑھنے کو اور گنتی کیا کرو تم انگلیوں پر بے شک یہ انگلیاں سوال کی جائیں گی، باتیں کرائی جائیں گی اور اللہ کی یاد سے غافل نہ رہنا ورنہ تم اس کی رحمت سے محروم رہ جاؤ گی۔

حدیث (۲۱)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الرَّجُلَ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَأَتِہٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْہِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا۔ (مسلم)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ نے قیامت کے روز سب سے زیادہ شریر وہ ہو گا جو اپنی بیوی کی خاص باتیں لوگوں میں ظاہر کرے۔ اسی طرح بعض عورتوں کو بھی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ میاں بیوی والی خاص باتوں کو اپنی سہیلیوں کو سنا دیتی ہیں اس سے بچنا چاہیئے، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

حدیث (۲۲)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْئَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خاوند رات میں اپنی بیوی کو اپنے پاس بلائے تاکہ اس سے ہم بستری کرے اور عورت بغیر شرعی عذر کے انکار کر دے تو تمام رات صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

حدیث (۲۳)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ثَلٰثَۃٌ لَا یُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوۃٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْهِ فَیَضَعَ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْهِمْ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ایسے ہیں جن کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔

اول:- بھاگا ہوا غلام جب تک وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے۔

دوسرے:- وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو۔

تیسرے:- بے ہوش جب تک وہ نشہ کے استعمال سے توبہ نہ کرلے۔ تو جس عورت کا خاوند اس سے ناراض ہے اس کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ اس کی اور کوئی نیکی قبول ہوتی ہے۔ خدا کی پناہ، اللہ کی ناراضگی الگ اور پھر کوئی نیکی بھی قبول نہ ہو تو ہمارا کیا ٹھکانا۔

حدیث (۲۴)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ:- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کی جماعت میں تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور آپ کو سجدہ کیا۔ اس پر آپ کے صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ کو جب جانور اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو اور میری تعظیم کرو۔ اگر میں کسی کی بابت سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اور خاوند کا اتنا بڑا حق ہے کہ اگر وہ یہ کہے کہ زرد پہاڑ سے پتھر اکھاڑ کر کالے پہاڑ پر لے جا اور کالے سے سفید پہاڑ پر لے آ تو عورت کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرے۔ حالانکہ یہ فعل بالکل بے فائدہ ہے۔ لیکن حضور نے خاوند کی اطاعت کی کس درجہ تاکید فرمائی۔

حدیث (۲۵)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا ۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے کسی شخص سے اس کی بیوی کے طلاق دینے کا تاکہ سمیٹ لے اس کا حق اپنے لئے اور تاکہ اس کے خاوند سے نکاح کرلے کیوں کہ اس کو وہی کچھ ملے گا جو اس کی تقدیر میں ہے۔ مثلاً ایک شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہے اور وہ مرد دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اس پر وہ عورت یہ کہتی ہے کہ پہلے تو اپنی بیوی کو طلاق دے پھر میں تیرے سے نکاح کروں گی یا دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں رہیں۔ ایک بیوی یہ چاہتی ہے کہ میری سوکن کو طلاق دے تو میں تیرے یہاں رہتی ہوں ورنہ نہیں۔ اس کو حضور نے منع فرمایا ہے، کیونکہ اپنی اپنی تقدیر اپنے اپنے ساتھ ہے۔ لہٰذا تم اپنی تقدیر پر شاکر رہو۔

حدیث (۲۶)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ترجمہ:- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ نامحرم عورت کو دیکھنے والے پر اور اسی طرح نامحرم مرد کو صورت دکھانے والی عورت پر۔

آج کل ہماری بہنیں اس کی احتیاط نہیں کرتیں۔ اکثر شادی وغیرہ کے موقعوں پر ہماری بہنیں ایسی بے احتیاطی کرتی ہیں کہ نامحرم مردوں کی نظریں ان پر پڑ جاتی ہیں۔ ایسی عورت پر خدا کی لعنت اور پھٹکار ہوتی ہے۔ اس لئے ہم سب کو اس کی بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔

حدیث (۲۷)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطٰنُ۔ (ترمذی)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تنہائی میں جمع ہوتا کوئی کسی اجنبی عورت کے ساتھ مگر تیسرا ان میں شیطان ضرور آجاتا ہے۔ یعنی شیطان ان دونوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اور ان دونوں کو بُرے کام میں مبتلا کرتا ہے

حدیث (۲۸)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰٓؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ۔ (بخاری ومسلم)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے گھر میں ہیجڑے نہ آیا کریں۔

یعنی ہیجڑوں سے حضورؐ نے پردہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے وہ پردہ کرنے میں مردوں کی طرح ہیں۔ اس زمانہ میں اکثر جگہ دیکھا گیا ہے جب کسی جگہ کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ کمبخت بے تکلف گھسے چلے آتے ہیں اور بہنیں اس بنا پر ان سے چھپتی نہیں کہ یہ مرد تو ہیں نہیں پھر ان سے پردہ کاہے کا۔ یہ سخت غلطی ہے لہٰذا آئندہ کے لئے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

حدیث (۲۹)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا وَلَا یَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ۔ (رواہ احمد ترمذی)

ترجمہ:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کرو اندھے سے ام المومنین حضرت اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں ہم کو کہاں دیکھتے اور پہچانتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ اندھا ہے تو تم اندھی نہیں۔ یعنی عورتیں اندھوں سے پردہ نہیں کرتیں کہ یہ تو اندھا ہے اس سے کیا پردہ۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کو عورت کی طرف دیکھنا درست نہیں اسی طرح اجنبی مرد کی طرف عورت کو دیکھنا بھی درست نہیں

حدیث (۳۰)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔ (ترمذی)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے۔ پھر جب وہ اپنے گھر سے بلا ضرورت نکلتی ہے، شیطان اس کو مردوں کی نظروں میں ابھار کے دکھلا دیتا ہے اور بدمعاش اس عورت کو خوب صورت سمجھ کر اس کے پیچھے لگ لیتے ہیں یا مردوں میں بیٹھ کر اس عورت کی باتیں کرتے ہیں، یعنی ضروری سفر وغیرہ کے لئے اپنے گھر سے نکلے ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہ کم بخت شیطان لوگوں کی نظروں کو عورتوں کی طرف پھیر دیتا ہے اور بدمعاش مرد ہماری نسبت کیا کیا خیال کرنے لگتے ہیں آج کل فیشن ہو گیا ہے کہ برقعوں پر خوب کڑھائی کریں گی قلوم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے پانچوں پر بیل بوٹے بنائیں کی تاکہ باہر نامحرم مردوں کی نظریں پڑیں۔ ورنہ برقع تو دراصل پردہ کے لئے بنایا ہے اور ہم اس کو زینت کا موقع بنالیں کس قدر غلطی کی بات ہے اس طرح پر سینکڑوں عورتیں مجلسوں اور تعزیوں سے غائب ہوگئیں اور لوگ ان کو لے جاکر فروخت کرتے ہیں اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے شریعت کی باتوں پر عمل نہ کرنے سے ہو رہا ہے۔

حدیث (۳۱)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ برکت والا وہ نکاح ہے جو مشقت میں آسان ہو۔ یعنی ہلکا پھلکا ہو۔ نہ زیادہ بار لڑکے والوں پر پڑے اور نہ ہی لڑکی والوں پر۔ آج کل ہماری یہاں برکت نہیں رہی۔ ان ہی فضول رسومات کی وجہ سے بہت سے غریب آدمی اپنی لڑکیوں کی تمام جوانی ختم کر دیتے ہیں۔ نہ ان کے پاس دینے کو ہوتا ہے۔ نہ وہ بغیر جہیز کے کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے ان کی برادری میں ناک کٹتی ہے۔ بس ہم کو اپنے نکاحوں کے بابرکت بنانے کے لئے ان واہیات رسموں کو چھوڑ دینا چاہیے۔

حدیث (۳۲)

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا (مسلم)

ترجمہ۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو! جب تم آپس میں عورتوں کے ساتھ کہیں بیٹھا کرو تو کسی عورت کا حال اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کرو کہ بالکل (ہی) اس عورت کا اپنے خاوند کے سامنے نقشہ کھینچ کر رکھ دو کہ فلانی کے کپڑے ایسے تھے۔ ایسی ناک ہے۔ ایسی آنکھیں ہیں۔ ایسا قد ہے۔ اس سے حضور نے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ شاید اس کا دل اس عورت سے لگ جائے اور پھر تم روتی پھرو۔ قربان جائیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کیسی کیسی فائدہ کی باتیں ہم کو بتلائیں۔

حدیث (۳۳)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو صورت بناتی ہیں مردوں کی اور لعنت کرے اللہ ان مردوں پر جو صورت بناتے ہیں عورتوں کی۔ یعنی عورتوں کو مردوں کی وضع قطع سے منع کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم کو اپنے لباس وغیرہ میں اس کا ضرور خیال کرنا چاہیے۔ (مظاہر حق جلد سوم صـ۱۱)

کچھ حدیثیں مردوں کے متعلق

حدیث (۳۴)

قَالَ مُعَاوِيَةُ الْقُشَيْرِيُّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ

(رواہ احمد و ابوداؤد)

ایک صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا جب تو کھائے اس کو بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھلا جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہنا۔ اس کے منہ پر مت مار۔ اس کو گالیاں نہ دے۔ اور نہ اس کو چھوڑ مگر گھر میں۔ یعنی یہ نہیں کہ ذرا ناراضگی پر اس کے باپ کے یہاں پہنچا دے۔

حدیث (۳۵)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ عَلِّمُوْا نِسَائَکُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ۔

(اربعین للفقیر)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھاؤ تم اپنی عورتوں کو سورہ نور، پارہ ۱۸ کیونکہ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات اور عصمت و پاک دامنی کی باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔

حدیث (۳۶)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِنْهَوْا نِسَائَکُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّیْنَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِی الْمَسْجِدِ۔ (رواہ الترمذی)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو اپنی عورتوں کو زینت کا لباس پہن کر مسجد میں اترا کر چلنے سے افسوس کہ وہاں تو حکم ہے روکنے کا۔ یہاں ان کو بنا سجا کر جامع مسجد کی سیر کو لے جائیں اور خدا جانے کہاں کہاں لے جائیں بہت بڑے افسوس کی بات ہے۔

حدیث (۳۷)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِهِمْ۔ (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ کامل ایمان والا

وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو اور تم میں بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ اچھا ہو اپنی بیوی کے ساتھ۔ یعنی جس کا برتاؤ اس کی بیوی کے ساتھ اچھا نہیں وہ مرد بھی اچھا نہیں اور جس مرد کا برتاؤ اپنی بیوی کے ساتھ جتنا اچھا ہے وہ بھی اللہ کے نزدیک اتنا ہی اچھا ہے۔ اس لئے مردوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ با اخلاق، نرم اور ہنس مکھ رہنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ گھر میں آئیں اور منہ چڑھا رہے۔

حدیث (۳۸)

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَلَا بِنِسَائِهِ اَلْیَنَ النَّاسِ وَاَکْرَمَ النَّاسِ ضَحَّاکًا بَسَّامًا۔ (شعرانی ونسائی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے محل سرائے میں اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ کا ان کے ساتھ یہ برتاؤ ہوتا۔

سب سے زیادہ نرم، سب سے زیادہ کریم، زیادہ ہنسنے والے، زیادہ تبسم کرنے والے، حتیٰ کہ گھر کے بہت سے کام جو عورتوں کے ہوتے ہیں وہ خود اپنے دست مبارک سے انجام دیتے۔ مثلاً آٹا گوندھتی ہوئی ہوتیں تو آپ پانی لاکر دیتے کبھی چولھے پر لکڑیاں پہنچا دیتے۔ کبھی چارپائی ڈھیلی دیکھی تو پائنتی کسنے لگتے غرض کہ اپنے گھر کے کام باوجود دونوں جہان کے بادشاہ ہونے کے اپنی بیویوں کے ساتھ بلا تکلف خود کر لیا کرتے تھے۔ ہم بھی ان کے امتی ہیں۔ ہم کو ان کی مبارک سنتوں پر چلنا چاہیئے۔

حدیث (۳۹)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ (مسلم)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عداوت رکھے کوئی مسلمان مرد اپنی مسلمان بیوی سے اگر ایک بات اس کی بری ہوگی تو دوسری بات سے تم خوش بھی ہو جاؤ گے، کیونکہ بیوی آخر انسان ہے۔ تم سے بھی غلطی ہو جاتی ہے۔ اگر اس سے ہو گئی ہو تو اس سے چشم پوشی کرو اور اس کو معاف کرو۔ یہ کون سی انسانیت ہے، نمک زیادہ ہو گیا، مرچ تیز ہو گئی اور آپ نے گھر میں فساد مچا دیا اسی سے بہت سے گھر بگڑ گئے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ شیطان جیسا عورت اور مرد کے بگاڑ سے خوش ہوتا ہے کسی چیز سے بھی خوش نہیں ہوتا، اس لئے ہم کو چاہئیے کہ شیطان کو خوش کرنے کا ذریعہ نہ بنیں۔

حدیث (۴۰)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَحْسِنُوا النِّسَاءَ عَلٰی اَھْوَائِھِنَّ۔

(شعرانی)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجھ اٹھاؤ عورتوں کا ان کی خواہشات پر یعنی ان کی دل چاہتی چیزوں پر۔ یہ نہیں کہ نکاح تو شوق میں آ کر کیا اب اس بے چاری کے نہ کھانے کی پرواہ اور نہ پہننے کا خیال۔ بلکہ عورت کی ہر قسم کی دل داری کرنی چاہئیے۔ اب وہ بے چاری اگر کچھ نہیں کر سکتی تو آخرت میں احکم الحاکمین کی عدالت میں ایک ایک چیز کا جواب دینا ہوگا۔

حدیث (۴۱)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَلْمُؤْمِنُ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ حَتّٰی فِی اللُّقْمَۃِ یَرْفَعُھَا اِلٰی فِیْ امْرَأَتِہٖ۔ (اربعین للفقیر)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن جب اپنے ہاتھ سے لقمہ بھی یعنی

نوالہ بنا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی اس کو ثواب ہوتا ہے کیونکہ اس سے بیوی کا دل خوش ہوگا کہ میرے خاوند کو مجھ سے محبت ہے۔ اور خوب سمجھ لو کہ بیوی کی دل داری کرنا بہت بڑا ثواب ہے۔ اسی طرح بیوی کو بھی خاوند کی خوشی کا خیال رکھنا چاہئیے اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر کھلانے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

بیوی کا میاں کیساتھ زندگی گذارنے کا طریقہ

۱ یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا ایک ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ دونوں کے دلوں میں فرق آ گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو اور اس کی آنکھ کے اشارے پر چلا کرو۔ مثلاً اگر وہ حکم دے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو تو تھوڑی سی تکلیف گوارہ کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔

۲ کسی وقت کوئی ایسی بات نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو۔ مثلاً اگر وہ دن کو رات بتلا دے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو۔

۳ کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بیبیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل اور فرق آ جاتا ہے۔ کہیں بے موقع زبان چلائی کوئی بات طعنہ وتشنیع کی کہہ ڈالی۔ غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ مرد کو خواہ مخواہ سن کر برا لگے۔ پھر جب اس کا دل پھر جاتا ہے (ہٹ جاتا ہے) اور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس میں فرق پڑ جاتا ہے تو روتی پھرتی ہے۔ یہ خوب سمجھ لو کہ خاوند کے دل میں میل آجانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سن کر اس کو منا بھی لیا تو وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسے پہلے دل صاف تھا اب ویسی محبت نہیں رہے گی۔ جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے دن ایسا کہا تھا۔ اس لئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہیے کہ خدا اور رسول ؐ کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا و آخرت، دونوں درست ہو جائیں۔ سمجھ دار عورتوں کو کچھ بتانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ خود ہی ہر بات کے اچھے اور بُرے کو دیکھ لیتی ہیں لیکن پھر بھی ہم چند ضروری باتیں بیان کرتے ہیں۔ جب تم ان کو خوب سمجھ لوگی اور باتیں بھی اسی سے معلوم ہو جایا کریں گی۔

۴ شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو۔

۵ جو کچھ تم کو میسّر آجائے تو اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کر ہی گذارہ کر لو۔

۶ اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو اور نہ اس کے نہ ملنے پر حسرت اور افسوس کرو اور بالکل اس کو اپنے منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو تمہارا غریب خاوند اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہماری پریشانی کا کچھ بھی خیال نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے۔ بلکہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہو سکے خود بھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو۔ البتہ اگر وہ خود تم سے پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لاؤں تو خیر بتلا دے۔ کیونکہ فرمائش کرنے سے بیوی اپنے خاوند کی نظروں سے گر جاتی ہے اور اس کی بات ہیٹی بھی ہو جاتی ہے۔

۷ کسی بات پر ضد اور ہٹ مت کرو۔ اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو۔ پھر کسی دوسرے وقت مناسب طریقے سے طے کر لینا چاہیئے۔

۸ اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گزرے تو کسی کے سامنے اس کو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس قسم کے طریقے سے اس کا دل تمہاری مٹھی میں ہو جاؤ گے۔

۹ اگر تمہارے لئے کوئی چیز لا دے اور تم کو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو۔ یہ نہ کہو کہ یہ چیز بُری ہے۔ ہمارے پسند نہیں ہے۔ اس سے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا۔ اور پھر تمہارے واسطے کبھی بھی کوئی چیز لانے کو اس کا دل نہ چاہے گا۔ اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لے لوگی تو اس کا دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ بہتر چیز لا دے گا۔ کبھی بھی غصہ میں آکر خاوند کی ناشکری نہ کرو۔ اور یوں نہ کہنے لگو کہ اس کم بخت اجڑے کے یہاں آکر میں نے کیا دیکھا۔ بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ ماں باپ نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا میں پھانس دیا۔ ایسی آگ میں جھونک دیا کیوں کہ ایسی باتوں سے مرد کے دل میں جگہ نہیں رہتی۔

۱۰ حدیث شریف میں ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائیں گی؟ تو حضرت ؐ نے فرمایا کہ یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں۔ اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔ تم خیال کرو کہ خاوند کی ناشکری کتنی بُری چیز ہے۔ اور کسی پر لعنت کرو یہ کہ تم یہ کہو کہ فلانی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پر خدا کی مار ہو۔ اس پر خدا کی پھٹکار۔ فلانی کا لعنتی چہرہ ہے۔ منہ پر تیرے کر لعنت برس رہی ہے۔ یہ سب باتیں بہت بُری ہیں۔

۱۱ شوہر کو کسی بات پر غصہ آ گیا تو ایسی بات مت کہو جس سے اس کا غصہ اور زیادہ ہو جاوے ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو۔ اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی، دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو۔ اور نہیں تو اس سے ہنسی دل لگی نہ کرو۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی باتیں کرو۔ کسی بات پر تم سے ناراض ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھُلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بھی بنے اس کو منا لو۔ چاہے تمہارا قصور ہو یا نہ ہو اور شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو۔ اور ہاتھ جوڑ کر اپنا قصور معاف کرانے کو اپنا فخر اور عزت سمجھو۔

۱۲ خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا۔ بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضروری ہے۔ میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔

۱۳ میاں سے ہرگز کبھی اپنی کوئی خدمت نہ لو۔ اگر وہ محبت میں آ کر کبھی تمہارے ہاتھ پاؤں یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہو گا۔ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں غرض کہ ہر بات میں ادب تمیز کا پاس اور خیال رکھو۔ اور اگر خود تمہارا ہی قصور ہو تو ایسے وقت اینٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بے وقوفی ہے اور نادانی ہے۔ ایسی باتوں سے خاوند کا دل پھٹ جاتا ہے۔

۱۴ تمہارا خاوند جب کبھی پردیس سے آوے تو اس کا مزاج پوچھو اور خیریت دریافت کرو کہ وہاں آپ کس طرح رہے۔ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی ہاتھ پاؤں پکڑ لو کہ آپ تھک گئے ہوں گے۔ اور پھر سب سے پہلے ان سے کھانے کو پوچھو کہ اگر بھوک ہو تو کھانا لاؤں۔ اگر وہ کہہ دے کہ لے آؤ تو سب سے پہلے ان سے کھانے کو پوچھو کہ اگر آپ کو بھوک ہو تو کھانا لاؤں۔ اگر وہ کہہ دے کہ لے آؤ تو سب سے پہلے پانی کا لوٹا لا کر اس کے ہاتھ دھلاؤ اور جو کچھ ہو سکے ان کے سامنے رکھ دو۔ جب وہ کھا پی کر لیٹ جائیں تو ان کے ہاتھ پاؤں پکڑ لو اور ان سے یہ کہو کہ لائیے آپ کا بدن دبا دوں۔ آپ سفر کی وجہ سے تھک گئے ہوں گے ورنہ اگر گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھلنے کھڑی ہو جاؤ۔ غرض کہ اس کی راحت آرام کی باتیں کرو۔ اس سے روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے لیے کیا کیا چیز لائے۔ کتنا روپیہ لائے۔ یہ بھی نہ کرو کہ اس کی جیب ٹٹولنے لگو اور اس کے بٹوے کی تلاشی لینے لگو۔ روپیہ کا بٹوہ کہاں ہے۔ دیکھیں کتنا روپیہ ہے۔ جب وہ خود دیوے تو لے لو یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنے مہینوں میں بس اتنا ہی لائے۔ تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو۔ آخر اتنا روپیہ کاہے میں اٹھایا کیا کر ڈالا۔ کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اس کا کوئی حرج نہیں۔

۱۵ اگر خاوند کے ماں باپ زندہ ہوں اور روپیہ پیسہ سب ان ہی کو دیوے تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ بُرا نہ مانو۔ بلکہ اگر تم کو دیوے تب بھی عقل کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو۔ اور یہ کہو کہ ان ہی کو دیجئے تاکہ ساس سسر کا تمہاری طرف سے دل میلا نہ ہو۔ اور تم کو بُرا نہ کہیں کہ ہمارے لڑکے کو اپنے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ری پھندہ میں کرلیا۔ اور جب تک ساس سسر زندہ رہیں ان کی خدمت اور ان کی تابعداری کو اپنا فرض جانو اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو کہ ساس نندوں سے بگاڑ ہو جانے کی یہی جڑ ہے۔ خود سوچو کہ ماں باپ نے اسے پالا پرورش کیا اور اب بڑھاپے میں اس امید پر اس کی شادی بیاہ کی کہ ہم کو آرام ملے۔ اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی سے ماں باپ کو چھوڑ دیں کیوں کہ پھر جب خاوند کے والدین کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارے بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے۔ اس لئے تم کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو۔

۱۶ اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی، بڑوں کا ادب کیا کرو۔ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمہ نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز بے جگہ پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اس کو اٹھائے۔

۱۷ جو کام ساس نندیں کرتی ہیں تم اس کے کرنے سے شرم اور عار نہ کرو تم خود بے کہے ان سے لے لو اور کر دو۔ اس سے سسرال والوں کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جائے گی۔

۱۸ جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ اور اس کی کھوج نہ لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ اور خواہ مخواہ یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوں گی۔

۱۹ یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال میں بے دلی سے مت رہو اگرچہ یہ نیا گھر ہے نئے لوگ ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے۔ لیکن جی کو سمجھانا چاہئے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ جاؤ اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہیں۔ جانے

دیر نہ ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا۔

۲۰ بات چیت میں خیال رکھو۔ نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو کہ یہ بھی برا ہے اور غرور سمجھا جاتا ہے۔

۲۱ اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکے میں آکر چغلی نہ کھاؤ۔ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر ماں سے کہنا اور ماؤں کو خود سسرال کی باتیں کھود کھود کر پوچھنا بڑی بری بات ہے۔ اس سے آپس میں لڑائی اور جھگڑے پڑتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

۲۲ شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو۔ رہنے کا کمرہ صاف رکھو گندہ نہ رہنے دو۔ بستر میلا کچیلا نہ ہونا چاہیئے۔ شکن نکال ڈالو۔ تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل ڈالو۔ جب خاوند کے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی لطف تو اسی میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کر دو۔ جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں ان کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو تہہ کر کے رکھو۔ یوں ہی بے پرواہی سے ادھر ادھر نہ ڈالو۔ بلکہ قرینے سے کسی صندوق وغیرہ میں رکھو۔ کبھی کسی کام میں حیلہ بہانے نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔

۲۳ اگر خاوند تم کو غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو۔ بلکہ خاموش ہو جاؤ۔ چاہے وہ کچھ بھی کہتا رہے تم چپکی بیٹھی رہو غصہ اتر جانے کے بعد دیکھنا وہ خود شرمندہ ہوگا اور تم سے کتنا خوش رہے گا۔ اور پھر کبھی انشاء اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا۔ اور اگر تم بھی بول اٹھیں تو بات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بڑھ جائے گی۔ پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے۔

۲۴ ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں مرد اگر بے قصور ہو تو تم ہی سوچو کہ اس کو کتنا بُرا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصّہ کرنے اور بکنے جھکنے سے یا اور کوئی دباؤ ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی طرف سے دل میلا کرنا ہو تو کر لو ان باتوں سے کہیں عادت جایا کرتی ہے۔ عادت چھڑانا ہو تو عقل مندی سے رہو۔ تنہائی میں چپکے چپکے سمجھاؤ بجھاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو خیر صبر کرکے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے سامنے گاتی نہ پھرو اور اس کو بدنام اور رسوا نہ کرو۔ تیز ہو کر اس کو مت دباؤ کہ اس طریقہ سے ضد زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور غصہ میں آکر وہ کام زیادہ کرنے لگتا ہے اگر تم غصہ کرو گی اور لوگوں کے سامنے بک جھک کر رسوا کرو گی تو جتنا تم سے بولتا تھا اتنا بھی نہ بولے گا۔ پھر اس وقت روتی پھرو گی اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے۔ دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ گرمی کرکے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔

۲۵ لکھنؤ میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن تھے۔ دن رات باہر ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے تھے۔ گھر میں بالکل نہیں آتے۔ اور طرہ یہ کہ بازاری عورت فرمائشیں کرتی رہتی کہ آج پلاؤ پکے آج فلاں چیز پکے۔ اور وہ بے چاری دم نہیں مارتی جو کچھ میاں کہلا بھیجتے تھے، روزمرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی۔ اور کبھی کچھ سانس نہیں مارتی۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کی کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کو رتبہ ملے گا وہ الگ رہا اور جس دن میاں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اس دن بس بی بی کے غلام ہی ہو جائیں گے۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

۲۶ جاننا چاہیے کہ یہ بات بہت ہی خیال رکھنے کی ہے کہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بُری پختہ ہو جاتی ہے، وہ عمر بھر نہیں جاتی۔ اس لیے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

۲۷ نیک بخت دین دار عورت کا دودھ پلاویں: دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے

۲۸ عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی سے ڈراتی ہیں کہیں اور ڈراؤنی چیزوں سے۔ سو یہ بُری بات ہے۔ اس سے بچے کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

۲۹ اس کے دودھ پلانے کے لئے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر رکھو تاکہ وہ تندرست رہے۔

۳۰ اس کو صاف ستھرا رکھو اور گرمی میں ان کو روزانہ نہلایا کرو اور سردی میں گرم پانی سے دوپہر کے وقت روزانہ نہلایا کرو کہ اس سے تندرستی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قائم رہتی ہے۔

۳۱ اس کا بہت بناؤ سنگار نہ کرو۔

۳۲ اگر لڑکا ہو تو اس کے سر پر بال نہ بڑھاؤ۔

۳۳ رات کے وقت روزانہ اس کی آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرو۔

۳۴ اگر لڑکی ہے اس کو جب تک پردے میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور نہ پہناؤ۔ اس سے ایک تو ان کی جان کا خطرہ ہے۔ دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں۔

۳۵ بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا، کپڑا، پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں ان کے بھائی بہنوں کو اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو۔ تاکہ ان کو سخاوت کی عادت ہو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی ہی چیزیں ان کے ہاتھ سے دلوایا کرو۔ خود جو چیز شروع سے ان ہی کی ہو اس کا دلوانا کسی کو درست نہیں۔

۳۶ زیادہ کھانے والوں کی بُرائی اس کے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لے کر نہیں بلکہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اس کو حبشی سمجھتے ہیں۔ اس کو بیل جانتے ہیں۔

۳۷ اگر لڑکا ہو سفید کپڑے کی رغبت اس کے دل میں پیدا کرو۔ اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اس کو نفرت دلاؤ۔ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں۔ تم ماشاء اللہ مرد ہو۔ ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو۔

۳۸ اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت عمدہ لباس اور تکلف کے کپڑوں کی عادت نہ ڈالو۔

۳۹ اس کی سب ضدیں پوری نہ کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے۔

۴۰ چلا کر بولنے سے روکو۔ خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جاوے گی۔

۴۱ جن بچوں کی عادتیں خراب ہیں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں۔ یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھیلنے سے ان کو بچاؤ۔

۴۲ ان باتوں سے ان کو نفرت دلاتی رہو: غصہ، جھوٹ بولنا، کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، چوری، چغلی کھانا، اپنی بات کی پچ کرنا، خواہ مخواہ اس کو بنانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا، بے بات ہنسنا یا زیادہ ہنسنا، دھوکا دینا۔ بُری بھلی بات کا نہ سوچنا، اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جاوے فوراً اس کو روکو۔ اس پر تنبیہ کرو۔ نرمی سے سمجھاؤ اور پھر بھی باز نہ آئے تو سختی کرو۔

۴۳ اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو تاکہ پھر ایسا نہ کرے۔ ایسی باتوں میں لاڈ پیار ہمیشہ کے لئے بچے کو کھو دیتا ہے۔

۴۴ بہت سویرے نہ سونے دو۔

۴۵ سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔

۴۶ جب سات برس کی عمر ہو جاوے نماز کی عادت ڈالو۔

۴۷ جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جاوے اوّل قرآن شریف پڑھواؤ۔

۴۸ جہاں تک ہو سکے دین دار استاد سے پڑھواؤ۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۴۹ مکتب میں جانے میں کبھی رعایت نہ کرو۔

۵۰ کسی کسی وقت ان کو نیک لوگوں کی حکایتیں اور قصے سنایا کرو۔

۵۱ ان کو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عاشقی معشوقی کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بے ہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں۔

۵۲ ایسی کتابیں پڑھواؤ۔ جن میں دین کی باتیں اور دنیا کی ضروری کارروائی آجائے۔

۵۳ مکتب سے آجانے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لئے اس کو کھیلنے کی اجازت دو تاکہ اس کی طبیعت کند نہ ہوجاوے لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نہ ہو اور چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو۔

۵۴ آتش بازی یا باجہ فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے نہ دو۔

۵۵ کھیل تماشے دکھلانے کی عادت نہ ڈالو۔

۵۶ اولاد کو ضرور کوئی ہنر سکھلا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا گذارہ کر سکے۔

۵۷ لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکیں۔

۵۸ بچوں کی عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں۔ اپاہج اور سست نہ ہوجائیں۔ ان سے کہو کہ رات کو بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھا دیں صبح کو سویرے اٹھ کر تہہ کرکے احتیاط سے رکھ دیں۔ کپڑوں کی گٹھڑی اپنے انتظام میں رکھیں ادھڑا پھٹا خود ہی سی لیا کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں یا اجلے ہوں ایسی جگہ رکھیں جہاں کیڑے اور چوہے نہ ہوں۔ دھوبن کو خود گن کر دیں اور لکھ لیں اور گن کر پڑتال کرکے لیں۔

۵۹ لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اٹھو دیکھ بھال لیا کرو۔

۶۰ لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے، سینے پرونے، کپڑے رنگنے چیز بننے کا گھر میں ہوا کرے اس میں غور کرکے دیکھا کرو کہ کیوں کر ہو رہا ہے۔ کہ دیکھنے سے ذہن نشین ہوتا ہے۔

۶۱ جب بچہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اس پر خوب شاباش دو۔ پیار کرو بلکہ اس کو کچھ انعام دو تاکہ اس کا دل بڑھے۔ جب اس کی بری بات دیکھو۔ اول تنہائی میں اس کو سمجھاؤ کہ دیکھو بری بات ہے۔ دیکھنے والے کیا کہتے ہوں گے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا۔ خبردار پھر نہ کرنا۔ نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے اور اگر پھر وہی کام کرے تو مناسب سزا دو۔

۶۲ ماں کو چاہیئے کہ باپ سے ڈراتی رہے۔

۶۳ بچے کو کوئی کام چھپا کر نہ کرنے دو۔ کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی اور شغل ہو جو کام چھپا کر کرے گا۔ سمجھ جاؤ کہ وہ اسے برا سمجھتا ہے۔ سو اگر وہ برا ہے تو اس سے چھڑاؤ۔ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا تو اس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائیے

۶۴ کوئی کام محنت اور ورزش کا اس کے ذمہ مقرر کرو جس سے صحت اور ہمت رہے۔ سستی نہ آنے پاوے۔ مثلاً لڑکوں کو ڈنڈ، مگدر کرنا، ایک آدھ میل چلنا اور لڑکیوں کے لئے چکی یا چرخہ چلانا ضروری ہے۔ اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں۔

۶۵ چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے۔ نگاہ اوپر اٹھا کر نہ چلے۔

۶۶ اس کو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو۔ زبان سے، چال سے برتاؤ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سے ایشی نہ بگھارنے پاوے۔ یہاں تک کہ اپنے ہم عمروں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب و قلم دوات تختی تک کی تعریف نہ کرے۔

٦٧ کبھی کبھی اس کو دو چار پیسے دے دیا کرو تاکہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرے۔ مگر اس کو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔

٦٨ اس کو کھانا کھانے کا طریقہ اور محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سمجھاؤ۔ تھوڑا سا ہم لکھ دیتے ہیں۔

کھانا کھانے کا طریقہ

داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ شروع میں بسم اللہ کہو۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اوروں سے پہلے مت کھاؤ۔ کھانے کو گھور کر نہ دیکھو۔ کھانے والوں کی طرف نہ دیکھو۔ بہت جلدی جلدی نہ کھاؤ۔ خوب چبا چبا کر کھاؤ۔ جب تک لقمہ نہ نگل لو دوسرا لقمہ منہ میں نہ رکھو۔ سالن تیز کے ساتھ لقمہ میں لگاؤ تاکہ شوربا وغیرہ کپڑے پر نہ ٹپکنے پائے اور انگلیاں ضرورت سے زیادہ نہ سننے پائیں۔ لقمہ چباتے وقت چپڑ چپڑ نہ کرو۔ کھانا کھاتے وقت ننگا سر نہ رکھو۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو۔ پانی سیدھے ہاتھ سے اور تین سانس میں پیو۔ کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرو۔

محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے ملو ادب سے ملو۔ نرمی سے بولو۔ محفل میں تھوکو نہیں وہاں ناک صاف نہ کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو تو وہاں سے الگ چلی جاؤ وہاں اگر جمائی یا چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لو۔ آواز پست کرو۔ کسی کی طرف پشت نہ کرو۔ تھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر نہ بیٹھو۔ انگلیوں کو نہ چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف نہ دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔ بہت نہ بولو۔ بات بات میں قسم نہ کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام نہ شروع کرو۔ جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو تاکہ اس کا دل نہ بجھے۔ البتہ اگر گناہ کی بات ہو نہ سنو یا منع کر دو یا وہاں سے اٹھ جاؤ۔ جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کرے درمیان میں نہ بولو۔ جب کوئی آئے اور محفل میں جگہ نہ ہو۔ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ۔ مل مل کر بیٹھ جاؤ تاکہ جگہ ہو جاوے۔ جب کسی سے ملو یا رخصت ہونے لگو۔ السلام علیکم کہو اور جواب میں وعلیکم السلام کہو۔ اور طرح طرح کے الفاظ نہ کہو۔

سُسرال والوں کیساتھ آدابِ معاشرت

خوشدامن کا ادب ہر حال میں مثل اپنی والدہ مشفقہ کے کرو۔ ہر وقت ان کی رضامندی کو مقدم سمجھو۔ خواہ تم کو تکلیف ہو یا راحت لیکن ان کی مرضی کے خلاف ایک قدم کبھی نہ چلو۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکالو جس سے ان کو کلفت ہو۔ جب انھیں خطاب کرو یا کوئی اور بات کرو تو ایسے الفاظ استعمال

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کرو جو بزرگوں کے لئے استعمال کیۓ جاتے ہیں۔ خوشدامن تم کو اگر کسی امر میں تنبیہ کریں تو خاموشی سے سن لو۔

اگر بفرضِ محال وہ ناگوار اور تلخ بات بھی کہیں تو خاموش رہو، پلٹ کر جواب نہ دو۔ ان کی خدمت مثل اپنی والدہ کے کرو۔ اگر کسی کام کو دوسرے سے کہیں تو تم اس کو اپنی طرف سے انجام دو۔ خسر کی تعظیم اور احترام مثل اپنے والدِ مہربان کے کرو جس طرح ہم نے خوشدامن کے ساتھ کلام کرنے میں ادب کا بیان کیا ہے اسی طرح یہاں بھی لحاظ رکھو۔ مثلاً کوئی دریافت کرے کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ جواب میں کہو کہ فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں۔ اگر کوئی دریافت کرے کہ فلاں معاملہ میں انھوں نے کیا کہا ہے تو تم جواب میں کہو کہ اس طرح فرمایا ہے۔ حتی الامکان ان کے آرام پہنچانے اور ان کی خدمت کرنے میں کوشش کرتی رہو۔ کسی تقریب وغیرہ میں جانا ہو تو اپنے شوہر یا سُسر یا ساس سے اجازت لے کر جاؤ۔ وہ اجازت دیں تو جاؤ ورنہ مت جاؤ۔ نند، دیورانی، جٹھانی کے ساتھ مثل اپنی بہنوں کے برتاؤ کرو۔ چھوٹی ہوں تو چھوٹی بہنوں کی طرح برتاؤ۔ کیوں کہ جیسا تم ان سے برتاؤ کروگی ویسا ہی برتاؤ وہ تمہارے ساتھ کریں گی۔ آپس میں ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ کسی میں کوئی عیب یا برائی دیکھو تو دوسرے سے اس کا ذکر نہ کرو۔ کسی کی بُرائی اُس کے پیٹھ پیچھے کرنا غیبت ہے اور غیبت بہت بڑا گناہ ہے۔ غیبت ہی سے آپس میں رنجش اور لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔ بعض عورتیں کہہ دیتی ہیں کہ ہم کوئی غلط تھوڑی کہہ رہے ہیں۔ اس میں وہ برائی موجود ہے۔ یاد رکھو کہ غیبت اسی کا نام ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کا ذکر کیا جائے اور اگر اس میں وہ برائی ہی نہیں ہے اور پھر کی جائے تو وہ بہتان ہو جائے گا، اور یہ غیبت سے بھی زیادہ گناہ ہے۔ جو بچے تمہارے خسر کی یا ان کے قریبی رشتہ داروں کی اولاد ہوں ان کے ساتھ نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

جہاں تک ہو سکے اس بات کا خیال رکھو کہ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم ان کے حسب مراتب ہونی چاہیئے۔ گھر میں اگر خادمہ ہو تو اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام نہ لو۔ اگر کوئی کام اس پر بھاری ہو تو خود بھی اس کی مدد کرنی چاہیئے۔ اس سے سخت کلامی سے پیش نہ آنا چاہیئے اگر وہ بیمار ہو یا اس کو کوئی تکلیف ہو تو اس کی خدمت کرو جیسا تم اپنی والدہ محترمہ کا برتاؤ خادمہ کیساتھ دیکھتی رہتی ہو کہ کبھی اگر خادمہ کے سر میں درد ہوا یا بیمار ہوئی تو خود اس کا کام کر لیا۔ کوئی اچھی چیز یا نئی ترکاری گھر میں آئی تھوڑی بہت اس کو بھی دے دی اس سے اس کے دل میں تمہاری ہمدردی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کی بھی خوشنودی تم کو حاصل ہو گی۔ لیکن اتنا زیادہ سر پر بھی نہ چڑھاؤ کہ وہ گستاخ اور لاپرواہ ہو جائے کیونکہ یہ بات خادمہ کے لئے بھی مضر ہے کہ وہ آئندہ دوسری جگہ ملازمت نہ کر سکے گی۔ جہاں جائے گی وہاں کام کو اچھی طرح انجام نہ دے سکے گی اس لئے اسے کوئی ملازم بھی نہ رکھے گا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انتظام خانہ داری

انتظام خانہ داری اگر عمدہ طریقہ سے ہے تو قلت معاش کے باوجود بھی گھر پر رونق معلوم ہوتا ہے اور گھر پر ناداری و غربت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر عمدہ انتظام نہ ہو تو دولت مندی کے باوجود بھی گھر میں نحوست اور ناداری برستی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھ سے بعض دولت مند گھرانوں کو دیکھا ہے کہ انتظام خانہ داری کا مستورات میں سلیقہ نہ ہونے سے ان کے گھر کی حالت مفلسوں کے گھروں سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ سب سے بڑی بات اس میں اخراجات کا اندازہ اور ان کے مواقع کا لحاظ رکھنا ہے۔ اخراجات میں اعتدال رکھنا چاہیئے۔ ہمیشہ ضرورت کے موقع پر خرچ کرنا چاہیئے۔ اعتدال سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ آمدنی سے زیادہ خرچ نہ ہو نہ اس قدر کم کہ کنجوسی تک کی نوبت پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں زیادہ خرچ کرنے والوں کی اور کنجوسی کرنے والوں کی دونوں کی مذمت فرمائی ہے۔ نہ مال سے اتنی محبت ہو کہ ایک ایک پیسے کو تھوک لگا کر رکھے اور اپنی ضرورت پر بھی خرچ نہ کرے نہ اتنی فراخ دلی کرے کہ پیسے کی جگہ دو پیسے خرچ کردے۔ غرض جتنی ضرورت ہو اتنا خرچ کرے۔ جتنی چادر ہو اتنے پیر پھیلائے۔ اپنے سے بڑوں کی حرص نہ کرو۔ اگر روزانہ کا حساب لکھ لیا کرو تو بہت اچھا ہے کہ جملہ مصارف درج ہوتے رہیں۔ جس وقت چاہو دیکھ لو اور کبھی کبھی شوہر کو دکھادو کہ ان کو مزید اطمینان رہے۔ اگر کسی کو قرض دو تو اس کو بھی تحریر کرلیا کرو اور جب لو تو اس وقت بھی درج کرلو تاکہ بھول نہ پڑے۔ دھوبی کو کپڑے دو تو علیحدہ علیحدہ ہر کپڑے کی تعداد نوٹ کرلو تاکہ لیتے وقت سب کپڑے

سنبھالنے میں سہولت ہو اگر کوئی کپڑا کم ہو تو فوراً معلوم ہوجائے کہ فلاں کپڑا نہیں آیا۔ اس کو بتا کر اس سے کپڑا منگالو۔ اس طرح اگر تمام گھر کی چیزوں کی ایک فہرست بنالو تو اس میں بہت فائدہ ہوتا ہے کہ کیا کیا چیز ہے اور کتنی کتنی ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی چیز کم ہو تو فوراً پتہ ہوتا ہے کہ فلاں چیز کم ہے۔ کہاں گئی یا فلاں جگہ سے واپس نہیں آئی۔ اس طرح گھر کی چیزیں گم کم ہوتی ہیں۔ ہر چیز کو اس کے ٹھکانے پر رکھو۔ جو برتن یا چیزیں ہر وقت کی ضرورت کی ہوں وہی باہر رکھو باقی چیزوں کو اندر رکھو۔ وقت ضرورت نکالیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد اسی جگہ رکھ دیں۔ کوئی ادھر اُدھر پڑی نہ رہے اس طرح اکثر چیزیں گم ہوجاتی ہیں۔ کپڑوں کو ٹرنک یا بکس وغیرہ میں رکھو ادھر اُدھر نہ پڑے رہیں۔ اونی ریشمی کپڑوں کی خبرگیری رکھو۔ خاص کر برسات سے پہلے اور برسات میں بھی جس روز بارش نہ ہو اور دھوپ خوب نکلی ہوئی ہو اس روز کپڑوں کو دھوپ لگا کر ٹرنک یا بکس میں بند کردو۔ نیم کے پتے یا نفرین کی گولیاں ان میں رکھو تاکہ کیڑا نہ لگے۔

ہم نے یہ چند نصیحتیں یہاں تحریر کردیں۔ اگر تفصیل دیکھنی ہو تو ہمارے رسالے "مسلمان بیوی" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔ اگر آپ ان ہدایات پر عمل کریں گی تو انشاء اللہ تعالےٰ دونوں جہان میں کامیابی نصیب ہوگی دنیا میں بھی جنت اور آخرت میں بھی جنت نصیب ہوگی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جھوٹی قسم کھانے پر خدا کا غصہ

فرمایا ہمارے نبی نے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں سے کلام نہ کریگا نہ ان کی جانب رحمت کی نظر سے دیکھے گا۔

وہ شخص جو اپنے دیئے پر احسان جتائے یعنی کسی کے ساتھ کوئی سلوک کرنے کے بعد احسان جتانے والا۔

وہ شخص جھوٹی قسم کھائے اور اپنی تجارت کو جھوٹی قسم کھا کر بڑھائے

وہ مرد جو اپنے پاجامہ کو ٹخنوں سے از راہ تکبر نیچے لٹکائے۔ (مسلم)

(ف) مگر عورتوں کو چاہیے کہ وہ پائجامہ کو ٹخنوں سے نیچا رکھیں۔

جھوٹے پر خدا کا عذاب

بخاری کی ایک لمبی حدیث میں ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے دو شخصوں کو خواب میں عجائبات کی سیر کرتے ہوئے دیکھا جن میں ایک کھڑا تھا اور ایک بیٹھا تھا، جو شخص کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک بڑا آنکڑہ تھا وہ آنکڑہ اس بیٹھے ہوئے آدمی کے منہ میں ڈال کر اس کا ایک طرف کا کلہ گدی تک چیر دیتا تھا پھر اس آنکڑے کو دوسرے کلہ میں ڈالکر اسی طرح کرتا تھا، اس اثنا میں پہلا کلہ درست ہو جاتا تھا اور پھر وہ اسے چیرتا تھا۔ اس کے بعد دوسرے کو اسی طرح چیرتا تھا آپؐ نے حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام سے دریافت کیا یہ کون ہے اور اسے یہ عذاب کیوں دیا جا رہا ہے؟ انھوں نے عجائبات کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا یہ شخص جھوٹا ہے یہ جھوٹی بات کہتا تھا اور اسکی جھوٹی بات اطراف عالم میں مشہور ہو جاتی تھی قیامت تک اس کو اسی طرح عذاب ہوتا رہے گا۔

مسلمان بیوی حصہ دوم

پروردگار عالم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ "مسلمان بیوی" کا دوسرا حصہ مجھ ناچیز کو لکھنے کی توفیق عطا فرمائی جس میں عورتوں اور بچیوں کو اپنے والدین کی فرماں برداری کرنے اور اپنی تعلیم و تربیت اور عادات و اخلاق درست کرنے کی ترغیب اور دوسرے رشتہ داروں کے حقوق اور خصوصاً ساس، سسر، نندوں کے ساتھ برتاؤ کرنے اور آپس میں نباہ کرنے کے طریقے، گھر بار کی حفاظت اور بچوں کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت کے طریقے۔ عیب و تکلیف کی باتوں کے نقصان، سلیقہ اور ہنرمندی کی باتوں کے فوائد، تجربہ اور انتظام کی خوبیاں نہایت سہل اردو الفاظ میں تحریر کئے گئے ہیں تاکہ ہر عورت اس کو پڑھ کر اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو اچھی طرح چین اور سکھ سے گذار سکے۔

بندہ رحم الٰہی عفی عنہٗ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

میری عزیز بہنو! ماں باپ کے بڑے حقوق ہیں۔ پروردگار عالم کے بعد والدین کی فرماں برداری کرنا فرض ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی خوشی والدین کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ دوسری حدیث میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، نفل کرنا، نماز، صدقہ، روزہ، حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ، غرض تمام چیزوں سے بڑھ کر والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے۔ اور فرمایا جو آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ماں باپ اس سے خوش ہوتے ہوں اس کے لئے دو دروازے جنت کی طرف کھل جاتے ہیں اور اگر صرف ماں یا صرف باپ زندہ ہو اور وہ اس سے خوش رہے تو ایک دروازہ جنت کی طرف کھل جاتا ہے اور اگر اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے والدین اس سے ناراض ہوں تو اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر صرف ماں یا باپ ناراض ہے تو دوزخ کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور یہ حکم ہر حالت میں ہے خواہ ماں باپ اس کے ساتھ انصاف اور احسان کرتے ہوں یا ناانصافی اور ظلم کرتے ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا:-

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (پ ۱۵ ع ۱)

ترجمہ:- "اپنے والدین کے ساتھ ہمیشہ نیکی کیا کر تیرے سامنے یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھا ہو جائے تو انہیں (مجبور اور ضعیف سمجھ کر) کبھی اُف بھی نہ کہنا اور نہ کبھی انھیں جھڑکنا اور ان سے گفتگو ہمیشہ ادب اور نرمی سے کرنا۔"

حدیث شریف میں بھی آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا۔ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ جو مسلمان اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرے اور میری نافرمانی کرے پھر توبہ کرے تو اس کو میں شکر گزار اور بھلائی کرنے والا لکھوں گا۔ اور جو میری فرمانبرداری کرے اور ماں باپ کی نافرمانی کرے اور پھر توبہ بھی کرے تب بھی میں اس کو نافرمان لکھوں گا۔ (کیوں کہ یہ حق العباد ہے) اور حق العباد کو اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "ماں کی دعا اولاد کے حق میں بہت تیزی سے قبول ہوتی ہے" اور ایک جگہ ارشاد ہے کہ "ماں کی خدمت کرو کیوں کہ اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے" اس قسم کی بہت سی حدیثوں میں والدین کی خدمت اور ان کی فرماں برداری کی تاکید ہے۔ کیوں ہے؟ اس لیے کہ انھوں نے تمہاری خاطر کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کیں تمہاری خاطر کتنی راتیں جاگ کر گذاریں۔ تم ذرا بیمار ہو گئیں اور وہ بے چارے گھنٹوں تمہاری خدمت کرنے میں لگے رہے۔ تم ذرا سی تکلیف میں مبتلا ہو گئیں اور وہ بے چارے تمہارے اس دکھ کو دور کرنے کے لئے خود ہزاروں تکلیفیں اٹھانے کو تیار ہو گئے۔ انھوں نے تمہارے آرام کی خاطر کبھی دن کو دن اور رات کو رات

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ سمجھا۔ انھوں نے تمہیں خوش وخرم رکھنے کے لیے خود کو کیسے کیسے رنج وغم برداشت کئے تمہاری ذراسی پریشانی انھیں کس قدر پریشان کر دیتی تھی۔ تمہاری ذراسی تکلیف سے انھیں کس قدر تکلیف پہنچتی ہے۔ تمہارے چہرے کی ہلکی سی افسردگی ان کی تمام مسرتوں کو غموں میں بدل کر رکھ دیتی تھی۔ تمہاری آنکھوں سے گرا ہوا ایک آنسو ان کے دل پر نہ جانے کتنی چنگاریاں گرا دیتا تھا۔ اور اب بھی وہ تمہاری تعلیم وتربیت کے ہر وقت خواہش مند ہیں اور ان کی دلی آرزو اور خواہش یہی ہے کہ تم بڑی ہو کر شریف لڑکی کا ایک ایسا نمونہ پیش کرو جو اپنی نظیر آپ ہو۔

انھوں نے جہاں تمہیں اچھے سے اچھا کھلانا اور پہنانا چاہا وہاں تمہیں اخلاق وآداب کی خوبیوں سے مالا مال کرنا بھی چاہتے ہیں اور ان کی ہمیشہ سے یہ خواہش ہے کہ تمہاری تعلیم وتربیت ایسی کریں کہ دوسری عورتیں تمہیں دیکھ کر سبق حاصل کریں اور تمہارے اخلاق اور اچھی عادات سے تمہاری چھوٹی بہنیں تم سے نصیحت اور سلیقہ حاصل کریں۔ یہی وجہ ہے کہ تمہارے مطالعہ کے لئے اس قسم کی کتابیں فراہم کرتے ہیں جن سے شرافت، اخلاق، ہمدردی، خانہ داری وغیرہ کے تمہیں سبق ملیں اور تمہیں ہر اس کتاب کے مطالعہ سے روکتے ہیں جو جھوٹے قصے، افسانے اور اخلاق سوز مضامین سے پُر ہوتی ہیں یا جس میں گمراہیوں کی ترغیب اور فحش واقعات سے لبریز ہوتی ہیں۔ یہ بھی اسی لئے وہ کرتے ہیں تاکہ تمہارے اخلاق پر بُرا اثر نہ پڑے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک امانت ہے جسے نہ صرف پرورش کرنے کے لئے بلکہ تعلیم وتربیت کے لئے بھی ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اگر ہم اولاد کی تعلیم وتربیت میں کمی کریں گے تو گویا اللہ تعالیٰ کے ایک بڑے فرض کو نظر انداز کریں گے اور اس کی

امانت میں خیانت کریں گے اور قیامت کے دن پروردگار عالم کے سامنے سرنگوں ہوں گے اور سوائے پشیمانی کے اور کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ اسی کے مدِ نظر وہ اپنی آسائشوں اور راحتوں کو نظر انداز کر کے تمہاری آسائش اور تمہارے آرام وراحت کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے تمہاری تعلیم وتربیت کے لیے شریف اور لائق استانیاں تجویز کی ہیں کہ ان کی صحبت سے تم فیضیاب ہو اور ایک باحیا با اخلاق شریف لڑکی کہلاؤ، اور دنیا کے سامنے شرافت اور اخلاق کا نمونہ بن کر اپنے کو پیش کر سکو اور دونوں جہان کی عزت وآبرو حاصل کر سکو۔

میری عزیز بہنو! جن کی اس قسم کی آرزوئیں اور تمنائیں ہوں جو ہماری فلاح وبہبودی کے ہر وقت خواہش مند ہیں جو ہمارے آرام کی خاطر خود تکلیفیں برداشت کرتے ہوں۔ کیا ہم ان کا احسان نہ مانیں۔ ان کی فرماں برداری نہ کریں کیا ان کی خدمت گذاری نہ کریں۔ جنھوں نے ہماری بیماری کی وجہ سے اپنی راتوں کی نیند کو حرام کیا۔ جنھوں نے ہمیں اچھا کھلانے کے لئے خود اچھا پہننے کی خواہش نہ کی ہو۔ جنھوں نے ہماری خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے خود اپنے آپ کو بیشمار فکروں میں مبتلا رکھا ہو۔

اگر ہم اپنے مہربان اور محسن والدین کی نافرمانی کریں اور ان کی قدردانی اور خدمت گذاری نہ کریں تو ہم سے زیادہ کوئی احسان فراموش اور نالائق نہیں ہو سکتا اور سب سے بڑھ کر پروردگار عالم کی نافرمانی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں جگہ جگہ والدین کی فرماں برداری کی تاکید فرمائی ہے۔ ان میں سے چند آیات یہ ہیں:۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (پ ۱۵ رکوع ۲)

ترجمہ:۔ تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اگر تیری موجودگی میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے "ہُوں" تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب آداب اور احترام سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور (ان کے لئے یہ دعا کرتے رہنا) کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرما جیسا کہ انھوں نے مجھ کو بچپن میں پالا پرورش کیا۔"

اس آیت میں پروردگار عالم انسان کو تاکید فرما رہے ہیں کہ سب سے بڑھ کر آدمی پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرے یعنی اس کیساتھ کسی کو شریک نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ پھر ماں باپ کا حق ہے۔ جب ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی ہر طرح کی پرورش اور تربیت دنیا میں ماں باپ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی فرماں برداری اور شکر گذاری کی تاکید فرمائی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے:۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ (پارہ ۲۱ رکوع ۱۱)

ترجمہ:۔ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گذاری کیا کر یاد رکھ میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اس آیت میں ماں کا حق باپ سے زیادہ فرمایا اس لئے کہ وہ کئی مہینے تک پیٹ میں لئے پھرتی تھی اور تھک تھک جاتی تھی۔ اور بڑی تکلیف کے ساتھ اس کو جنا اور پھر دو سال تک اپنی چھاتی سے دودھ پلایا اور کبھی سختیاں اور تکلیفیں جھیل کر بچہ کی تربیت فرمائی اور اپنے آرام پر اس کے آرام کو ترجیح دی اس لئے ماں کا احسان اور اس کی شکر گذاری باپ سے زیادہ ہوئی۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ ... رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ړ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (پارہ ۲۶ رکوع ۲)

ترجمہ:۔ ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا اور اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے میں پورا ہوتا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام فرمائے ہیں اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں۔ جن سے تو راضی ہو جائے اور تو میری اولاد میں بھی (یہ) صلاحیت پیدا فرما اور میں آپ کی جناب میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں بردار ہوں۔

اس آیت میں بھی اوپر والی آیت کی طرح والدہ کا حق زیادہ فرمایا کہ کئی مہینے حمل میں رکھا اور اس بوجھ کو اٹھائے پھرتی رہی۔ اور کیسی کیسی صعوبتیں برداشت کرتی رہی اور دو سال تک اپنی چھاتی سے لگا کر دودھ پلاتی رہی اور ہر طرح کی نگہداشت کرتی رہی۔ اپنی آسائش وراحت کو اس کی آسائش وراحت پر قربان کرتی رہی اور باپ بھی بڑی حد تک ان تکلیفوں میں شریک رہا اور سامانِ تربیت فراہم کرتا رہا۔ اس میں شک نہیں یہ سب کام فطرت کے تقاضے سے ہوتے ہیں۔ مگر اسی فطرت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اولاد ماں باپ کی شفقت ومحبت کو محسوس کرے اور ان کی محنت اور ایثار کی قدر کرتے ہوئے ان کی شکرگذاری اور فرماں برداری کرے اور کئی جگہ قرآن پاک میں اس کی تاکید ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر چڑھتے ہوئے پہلی سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین۔ پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین۔ پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین۔ جب آپ خطبے سے فارغ ہو کر نیچے تشریف لائے تو صحابہؓ نے دریافت فرمایا رسول اللہ آج ہم نے ایک نئی بات دیکھی جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا کیا بات دیکھی۔ صحابہؓ نے عرض کیا آج آپ نے خلافِ معمول منبر پر چڑھتے ہوئے ہر سیڑھی پر آمین فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے۔ جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ دوسری سیڑھی پر جب قدم رکھا تو آپ نے فرمایا ہلاک ہو وہ

شخص جس کے سامنے آپ کا یعنی میرا ذکرِ مبارک ہو اور وہ درود نہ پڑھے۔ میں نے کہا آمین۔ جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔ اس حدیث میں جبرئیل علیہ السلام نے تین شخصوں کی ہلاکت کی بددعا مانگی اور اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمائی تو اب آپ سمجھ لیجئے کہ یہ بددعا کتنی سخت ہو گئی۔ اول تو جبرئیل علیہ السلام کی ہی بددعا کیا کم تھی۔ پھر حضورؐ کی آمین نے تو جتنی سخت بددعا بنا دی وہ ظاہر ہے۔

ایک حدیث میں ہے۔ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ باپ ہے۔ تیرا جی چاہے اس کی حفاظت کر یا اس کو ضائع کر دے۔ ایک صحابیؓ نے دریافت فرمایا والدین کا کیا حق ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ تیرے لئے جنت ہیں یا جہنم یعنی ان کی رضا تیرے لئے جنت کا باعث ہے اور ان کی ناراضگی تیرے لئے جہنم کا ذریعہ ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کے سوا تمام گناہوں کو جس قدر چاہیں معاف فرما دیتے ہیں مگر والدین کی نافرمانی کا وبال مرنے سے پہلے بھی اور مرنے کے بعد بھی پہنچاتے ہیں۔

میری عزیز بہنو! تم کہتی ہو گی والدین کی اطاعت اور فرماں برداری ہی پر سارا زور دیا جا رہا ہے۔ لیکن یاد رکھو والدین کی اطاعت ہی تمام اخلاق وادب کی چیز ہے۔ ان کی فرماں برداری اور خدمت گذاری تمام لوگوں میں ہر دلعزیز بننے کا ذریعہ ہے۔ اگر یہ کنجی تم نے حاصل کر لی تو انشاء اللہ ہر جگہ عزت وآبرو حاصل کرو گی، یہ ابتدائی منزل ہے۔ اس میں تعلیم وتربیت، اخلاق وتہذیب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انکساری، فرماں برداری، خدمت گذاری سیکھ لوگی تو دوسری جگہ جا کر بھی ہر ایک کی نظر میں ہر دلعزیز اور پیاری بن جاؤ گی۔ تم جانتی ہو دنیا میں عزت و آبرو کس کو حاصل ہوتی ہے، ہر ایک کے دل میں کس کی محبت ہوتی ہے۔ کس کی صحبت کو ہر شریف عورت پسند کرتی ہے۔ ہر سمجھ دار عورت کس کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتی ہے۔ کیا دنیا میں اس کی عزت و آبرو ہوتی ہے۔ جو بداخلاق بدمزاج ہو؟ کیا ہر ایک کے دل میں اس کی محبت ہوتی ہے جو بدزبان بدکلام ہو؟ کیا کوئی شریف آدمی دروغ گو جنگجو حاسد کو پسند کرتا ہے؟ کیا کوئی بے ہنر بدسلیقہ، بدتہذیب کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہر سمجھ دار آدمی باادب، خوش مزاج، بااخلاق، شیریں کلام، باسلیقہ، ہنرمند کی صحبت کو اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتا ہے۔

میری عزیز بہنو! تمہاری تعلیم و تربیت اور اخلاق و تہذیب کی جو کوشش کی جاتی ہے اور تم کو بار بار اس کی ترغیب دی جاتی ہے یہ صرف اس وجہ سے کہ تم دونوں جہان میں سرخروئی حاصل کرو۔ اور کیا تمہیں اس بات کا احساس ہے کہ تم زندگی کی راہ میں کس منزل سے گذر رہی ہو اور کس کس منزل میں قدم رکھنے والی ہو۔ کیا تم جانتی ہو کہ تمہاری دنیا اب تک جو کچھ بھی تھی وہ آئندہ کیا ہونے والی ہو۔ آج تم جو بے فکری کی زندگی گذار رہی ہو آئندہ آنے والی منزل میں تمہیں ہر قدم پر غور و فکر سے کام لینا ہوگا۔ اب تک تم غیر ذمہ دارانہ طور پر کام کرتی رہی ہو۔ آئندہ تمہیں ہر کام کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری کا خیال رکھنا پڑے گا، اب تمہاری تمام آرزوئیں اور تمنائیں انجام کی فکر سے بے نیاز ہیں۔ آئندہ تمہیں ہر آرزو ہر خواہش کے اظہار سے پہلے اس کے نتیجے پر نگاہ رکھنی ہوگی۔ ابھی تم اپنی تجویزوں کو دوسروں سے منواتی ہو لیکن آئندہ تمہیں دوسروں کی تجویزوں کو ماننا پڑیگا۔ غرضیکہ جب تمہاری دنیا ہی بدل جائیگی تم جس جس طریقہ سے اب سرگرم رہتی ہو یہ طریقہ آئندہ بہت کچھ بدل جائینگے ابھی تم جن جن اصولوں پر مستقل طور پر قائم ہو ان میں سے بہت سے اصولوں کو ترک کرنا پڑیگا اور بہت سوں میں ترمیم کرنی پڑے گی۔ اُس وقت تمہاری زندگی کا ہر شعبہ ایک نئے انداز سے ظاہر ہوگا۔ تم بعض وقت ذرا ذرا سی بات پر کس قدر ضد اختیار کرتی ہو۔ تمہاری والدہ تمہیں سمجھاتی ہیں تم نہیں مانتیں۔ بھائی تمہیں صلاح دیتے ہیں تم تسلیم نہیں کرتیں۔ ماما تمہاری خوشامد کرتی ہیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتا۔ والد تمہیں کچھ کہتے ہیں تو تم روتی بیٹھتی ہو کھانا نہیں کھاتیں۔ یہاں تک کہ گھر والوں کو تمہاری ضد پوری کرنی پڑتی ہے اگرچہ یہ بات تسلیم ہے کہ ایسا واقعہ کبھی کبھی شاذ و نادر ہی پیش آتا ہے مگر آئندہ تمہیں اپنی مرضی سے کہیں زیادہ دوسروں کی مرضی پر نگاہ رکھنی پڑے گی اور تمہیں اپنی خوشی سے زیادہ دوسروں کی خوشی کا خیال رکھنا پڑے گا۔ تمہیں اپنی کسی تمنا کو ظاہر کرنے سے پہلے یہ سوچنا پڑے گا کہ تمہارے رفیقِ حیات اور ان کے عزیز و قریب تمہاری اس تمنا کو اور اس طریقِ کار کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں یہ زندگی کا کس قدر عظیم الشان انقلاب ہوگا۔ گویا تمہارے لئے زندگی گذارنے کا طریقہ ہی بدل جائے گا۔ تمہارے خیالات عجیب قسم کی انگڑائیاں لیں گی۔ تمہارے احساسات میں مختلف قسم کی تبدیلیاں ہوں گی۔ تمہارے اندر خود بخود ایسی ایسی تبدیلیاں ہوں گی کہ تم اس وقت کی زندگی کو بھولا ہوا افسانہ سمجھو گی۔ تمہارا کردار ہی نہیں تمہاری رفتار اور گفتار سب میں انقلاب ہوگا۔ تم سوچو گی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کریں کیا تھی اور کیا ہو گئی۔ تمہیں خود اپنے پر تعجب ہوگا۔ اُس وقت جس قسم کی زندگی تمہیں گذارنی ہوگی اور تمہیں جن جن حالات اور واقعات کا سامنا کرنا پڑے گا اور تم جس قسم کے ماحول میں ہوگی اس وقت جو کچھ تمہیں کرنا ہوگا اس کا تمہیں کوئی تجربہ نہیں ہے۔

یہ ٹھیک ہے تم نے اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، سہیلیوں یا محلہ والیوں کی شادی شدہ زندگیوں پر غور کیا ہو۔ اور ممکن ہے ان کے اچھے بُرے حالات سے تم نے کچھ نتیجے نکالے ہوں اور وہ تمہارے ذہن میں بھی محفوظ ہوں۔ مگر پھر بھی دوسروں کے حالات اور اپنے حالات میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ دوسروں کی باتیں افسانوں کی طرح ہوتی ہیں۔ اور اپنے واقعات حقیقت کی طرح محسوس ہوتے ہیں۔ اور اس وقت تمہاری پیاری بہنیں اور سہیلیاں جو ہر وقت سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہتی ہیں۔ ہر کام میں ساتھ۔ ہر کھیل میں ساتھ جن کے احساسات اور کیفیتیں تمہارے احساس اور تمہاری کیفیتوں کا ساتھ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ تمہارا چہرہ ذرا اترا۔ ان کے چہروں کے رنگ بدل گئے۔ تمہارے ہونٹوں پر ذرا مسکراہٹ آئی ان کے لبوں پر قہقہے آ گئے تم ذرا برافروختہ ہوئیں ان کے دل سہم کر رہ گئے۔ تم کبھی بیمار ہو گئیں ایسا معلوم ہوا گویا یہ سب بیمار ہو گئی ہیں۔ کس قدر ساتھ دیتی ہیں۔ کبھی ساتھ ساتھ گڑیاں کھیلی جا رہی ہیں۔ کبھی ساتھ ساتھ کھانے پک رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ جھولے جھول رہے ہیں۔ کبھی ساتھ ساتھ گڑیاں کھیلی جا رہی ہیں۔ کبھی دن دن بھر مل جل کر کھیلتے کودتے گذر رہے ہیں۔ کبھی راتیں ساتھ ساتھ بیٹھ کر کہانیاں اور پہیلیاں سنتے اور سناتے بیت رہی ہیں۔ سونا ہے تو ساتھ۔ جاگنا ہے کہیں جانا ہے تو ساتھ۔ اور جب تم چلی جاؤ گی تو ان بہنوں کے لئے تمام گھر سونا ہو جائے گا۔ کام کاج تو سب ہوتے ہی رہیں گے مگر نگاہیں ہر وقت ڈھونڈیں گی اور دل کسی وقت تمہاری یاد سے غافل نہ ہوں گے۔

وہ سہیلیاں جو ایک دن بھی تمہیں دیکھے بغیر نہیں رہتیں اگر کسی وجہ سے کبھی دو روز نہ آ سکیں یا تم نہ جا سکیں تو انھوں نے ملنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ نکالا کبھی گڑیوں کا بیاہ ہو رہا ہے۔ کبھی دعوت ہو رہی ہے۔ کبھی کچھ لیا دیا جا رہا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ تم ان سے ملو اور وہ تم سے ملتی رہیں۔ جب وہ ہفتوں تمہیں نہ دیکھ سکیں گی اور تم ان کو نہ دیکھ سکو گی تو پھر تمہاری یاد انہیں کس کس طرح بے چین کرے گی اور تمہاری جدائی انھیں کس کس موقع پر محسوس ہوگی۔ شاید تم اس وقت اس کا صحیح اندازہ نہ کر سکو اور شاید تم سمجھ رہی ہوگی کہ یہ معمولی سی تبدیلی ہوگی کہ ایک گھر کو چھوڑ کر دوسرے گھر میں جا رہی ہوں گی مگر صرف اتنی ہی بات نہیں بلکہ تمہاری زندگی کا وہ بہت بڑا انقلاب ہوگا۔ اسی لئے تمہاری اُس زندگی کی اہم ترین تبدیلی کے وقت سے پہلے تمہیں آگاہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ آنے والے دورِ حیات میں تمہارے کام آئیں اور جن کو مدِ نظر رکھ کر تم اپنی زندگی کو ایسی الجھنوں سے محفوظ رکھ سکو جن میں اکثر ان لڑکیوں کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں جو شادی کے بعد آنے والے وقت کی عاقبت اندیشی اور سمجھ داری سے کام نہیں لیتیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ تم ماشاءاللہ کافی سمجھ دار ہو۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم جو بھی قدم اٹھاتی ہو کافی سوچ سمجھ کر اٹھاتی ہو۔ مگر پھر تمہیں چند ایسی باتیں بتا دینا ضروری ہیں جن سے تم اپنے حالات کے مطابق فائدہ اٹھا سکو۔ اس سلسلہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں سب سے پہلی بات جو ذہن نشین کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ شادی دراصل ہے کیا؟ حقیقت میں شادی کسی کی غلامی نہیں ہے بلکہ خدا رسول کے حکم کے مطابق اشتراک عمل ہے۔

شادی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی یعنی مرد اور عورت باہم ایک نظام عمل کے تحت زندگیاں گزارنے کا ارادہ کرتے ہیں جس میں دونوں کو ایک دوسرے سے اُنسیت، خلوص اور ہمدردی درکار ہوتی ہے۔ دونوں اس نظام عمل کو اپنی اپنی بساط اور توفیق کے مطابق حتی الامکان مسرت انگیز اور اطمینان بخش بناتے ہیں۔ اس کو کامیاب بنانے کے لئے قدم قدم پر دونوں ایک دوسرے کی عملی معاونت اور ہمدردی کے آرزو مند رہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کا حاکم قرار دیا ہے۔ مگر یہ صرف حکمرانی کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد عورت کی سرپرستی اور نگہبانی ہے جو عورت کی زندگی میں زیادہ آسانیاں پیدا کر سکے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مردوں پر عورتوں کے بے شمار حقوق کا ذکر نہ کیا جاتا (جس کو مختصر تم اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو[1]) ظاہر ہے کہ جس مرد پر عورتوں کی اس قدر خدمات کا بار ہو وہ کلی حکمراں کیسے ہو سکتا ہے، ہاں بہترین شریکِ حیات قابلِ تعظیم ممنون و مشکور ضرور ہو سکتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے بھی بہت سے فرائض ہیں جو انھیں مردوں کی رفاقت قائم رکھنے کے لئے انجام دینے پڑتے۔ جب شادی ایک عملی اشتراک ہے، ایک باہمی معاہدہ

---

[1] اور عورتوں کے حقوق جو مردوں پر ہیں وہ "مسلمان خاوند" میں ملاحظہ فرمائیں۔

ہے تو ظاہر ہے کہ شادی کے بعد بلکہ شادی سے پہلے وہ اپنی زندگی کے متعلق جو لائحہ عمل پروردگار عالم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا دیا ہے اس کے مطابق ایک پروگرام ایک نظام بنائیں تاکہ ان اصولوں کی پابندی کر کے زیادہ راحت اور اطمینان سے زندگی گزار سکیں۔ اس نظام کے بنانے میں ایک لڑکی کے کیا فرائض ہیں۔ ان میں سے کچھ اس کے پہلے حصے میں پڑھ چکی ہو اور کچھ تم کو خود ہی محسوس ہوتے رہیں گے۔ مگر چند باتیں اس سلسلہ میں بتا دینا بھی ضروری ہیں تاکہ تم جو طریقۂ کار بھی اختیار کرو اس میں سمجھداری سے زیادہ کام لے سکو اور جن اصولوں پر بھی قائم رہو عقل و شعور سے کام لیتی رہو۔

جب تم اپنے نئے گھر میں جاؤ گی اس وقت تمہاری والدہ اور بہنیں اور قریبی رشتہ دار تمہاری جدائی کے افسوس میں تمہیں آنسوؤں اور آہوں کے ہجوم میں رخصت کر رہے ہوں گے۔ اس کے برعکس جب تم وہاں پہنچو گی تو اسی طرح وہاں تمہیں مسکراہٹوں اور قہقہوں کے سائے میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ جس طرح تم یہاں سے غمگین فضا میں جاؤ گی اسی طرح وہاں انتہائی مسرت انگیز عالم میں پہنچو گی۔ یہاں الوداعی گیت سن کر جدا ہو گی اور وہاں عیش و مسرت کے نغموں سے تمہاری آمد کا اعلان کیا جائے گا۔ وہاں تمہیں دنیا ہی دوسری ملے گی۔ تمام گھر مسرت اور محبت کے اثرات سے معمور ہو گا، ہر ایک در و دیوار سے خوشی کا رنگ جھلک رہا ہو گا، ہر ایک کا چہرہ مسرور ہو گا، ہر ایک کی باتیں ظرافت آمیز ہوں گی ہر ایک مسکراتا ہو گا اور تم اس گھر میں اس طرح پہنچو گی جیسے محفل میں شمع محفل لائی جاتی ہے۔ تم جاتے ہی سب کی توجہات کا مرکز بن جاؤ گی۔ چھوٹے بڑے سب تمہیں دیکھنے کے مشتاق ہوں گے تمہاری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہر ہر جنبش پر نہ جانے کتنی نگاہیں پڑیں گی۔ اور تمہارے ہر عمل پر نہ جانے کتنی تنقیدیں کی جائیں گی۔ مگر یہ سب ہنگامہ دو ایک روز کا ہی ہوگا۔ اس ہنگامے میں احتیاط سے کام لینا تمہارا فرض ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ذرا سی غلطی خواہ مخواہ کے لئے تمہارے متعلق چہ میگوئیوں کا باعث ہو جائے گی۔ اس میں شک نہیں تم کافی سمجھ دار ہو۔ تم نے اپنے خاندان کی بہت سی لڑکیوں کو دلھن بنتے ہوئے دیکھا ہے۔ تم خوب سمجھتی ہو کہ دلھن کو شادی کے ابتدائی زمانے میں کس طرح نہایت ہوشیاری اور سمجھ داری سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس لئے مجھے پورا بھروسہ ہے کہ تم ان دنوں کو نہایت حسن وخوبی سے گزار لوگی اور کوئی ایسی بات نہ کرو گی کہ شادی میں شریک ہونے والے مہمانوں کو تمہارے متعلق بے جا تنقید کرنے کا موقع ملے۔

سب سے پہلے جس انسان سے تمہارا واسطہ پڑے گا وہ تمہارا سرتاج تمہارا شریک حیات اور تمہاری زندگی کا ساتھی ہوگا۔ اسی ہستی کے ساتھ تمہیں اپنی زندگی کے دن گزارنے ہوں گے۔ اسی ہستی سے تمہارا مستقبل وابستہ ہوگا اسی ہستی سے تمہیں اپنی تمام تر تمنائیں قائم کرنی ہوں گی۔ اگر یہ ہستی ہی چاہے گی تو تمہاری زندگی مسرتوں کی رنگین داستان بن جائے گی اور اگر نہ چاہے گی تو تمہاری زندگی تباہی اور بربادی کا افسوسناک سلسلہ ہو کر رہ جائے گی غرضیکہ تمہاری آئندہ زندگی کی بہتری یا بربادی، سب اسی ایک ہستی کے سلوک پر منحصر ہوگی۔ اس لئے تمہارا سب سے پہلا فرض یہ ہوگا کہ تم اپنے شریک حیات کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کرنا اور جہاں تک ہو سکے اپنی تمام خواہشات کو اس کی آرزوؤں کے ماتحت نہیں تو مطابق ضرور کرنا تاکہ تمہاری زندگی میں

وہ ذہنی اور روحانی کش مکش نہ پیدا ہونے پائے جو میاں بیوی کے اختلاف عمل سے بعض گھرانوں میں نظر آتی ہے اور شادی کے چند روز بعد لڑکے اور لڑکی کے لئے بدترین عذاب ہوتی ہے۔

اس وقت ان تمام باتوں سے گریز کر رہا ہوں جو شوہر کے فرائض میں داخل ہیں۔ وہ "مسلمان خاوند" میں لکھے جا چکے ہیں وہ اس میں دیکھ لئے جائیں۔ اس وقت جو کچھ کہنا ہے تم سے کہنا ہے۔ جو کچھ بتانا ہے تمہیں بتانا ہے۔ جو کچھ سمجھانا ہے تمہیں سمجھانا ہے۔ تمہارے شریکِ حیات کو کوئی نصیحت کرنا یا انھیں کوئی بات سمجھانا دراصل ان کے والدین کا فرض ہے۔ جو یقیناً انھوں نے ادا کیا ہوگا۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ تمہارے شوہر کے والدین اپنے بیٹے کے ساتھ رہیں گے۔ وہ خود ہر بات کی نگہداشت رکھیں گے۔ اور جہاں ضرورت سمجھیں گے تمہارے شوہر کو مشورہ دیتے رہیں گے۔ مگر تم اپنے والدین سے جدا ہو جاؤ گی۔ تم ان سے دور رہو گی۔ تم متواتر ان کے پاس نہیں رہو گی۔ تم ان سے کبھی کبھی ملو گی اس لئے یہ ضروری ہوا کہ صرف تم ہی کو مخاطب کریں۔ صرف تمہیں ہی یہ بتائیں کہ تمہیں کیا کیا کرنا ہے اور تم کس کس طریقہ عمل سے زندگی اطمینان وراحت سے گزار سکو گی۔

ہاں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تمہیں سب سے پہلے جس ہستی سے واسطہ پڑے گا وہ ایسی ہستی ہوگی جس سے مستقل طور پر اور زندگی کے آخری لمحہ تک تمہارا واسطہ پڑے گا اس لئے تمہیں اس ہستی کو زیادہ سے زیادہ سمجھنا پڑے گا۔ اس کی فطرت، مزاج، عادتیں، رجحانات، دلچسپیاں، ذوق وشوق سب کو سمجھنا پڑے گا تاکہ تمہیں اس کے ساتھ زندگی گزارنے میں تکلیفوں اور پریشانیوں کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سامنا نہ کرنا پڑے۔

آج ہمارے سامنے ہزاروں مثالیں ایسی ہیں کہ صرف اس وجہ سے میاں بیوی کی زندگیاں تباہ ہو گئیں کہ دونوں کے مزاجوں میں اختلاف رہا اور دونوں ایک دوسرے کی عادتوں اور طبیعتوں کو نہ سمجھ سکے۔

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں۔ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب آ کر رہے۔ وہ کسی دفتر میں اچھی پوسٹ پر ملازم تھے۔ تنخواہ کافی تھی۔ مگر بے چارے بہت کمزور، بڑے پریشان، مضمحل سے نظر آتے تھے جیسے کوئی برسوں کا مریض ہو۔ معلوم ہوا کہ بے چاروں کی بیوی ان سے بھی بدتر حال میں ہیں۔ مگر دونوں میں ایک بھی درحقیقت بیمار نہ تھا خسر اور ساس بھی ہوتے خوش تھے اور گھر میں کھانے پینے میں بھی کوئی تنگی نہ تھی کپڑے لتوں میں بھی کوئی کمی نہ تھی۔ اللہ کا دیا سب کچھ تھا۔ اگر کمی تھی تو صرف ایک چیز کی۔ وہ یہ کہ میاں بیوی میں محبت اور اتحاد نہ تھا۔ دونوں کے خیالات ہر معاملے میں جدا تھے۔ دونوں کی رائیں کسی ایک معاملہ میں بھی متحد نہ ہوتی تھیں ایک کہتا دن تو دوسرا کہتا رات۔ ایک کہتا پورب، دوسرا کہتا پچھم۔ غرضیکہ دن رات یہ ہی قصہ رہتا تھا۔ میاں اپنی ضد پر قائم رہتے۔ بیوی اپنی ہٹ پر قائم رہتیں زندگی دونوں کی تباہ ہو رہی تھی اور اس تمام تباہی کی وجہ صرف یہ تھی کہ دونوں نے کبھی ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی فکر تو دونوں کو رہی کہ ہماری بات نیچی نہ ہو اور ہماری ضد قائم رہے۔ مگر اس کا خیال کسی کو نہ آیا کہ ہماری زندگی برباد نہ ہو۔

اس قسم کا اختلافِ خیال بہت تکلیف دہ اور نقصان رساں ہوتا ہے کوئی خاص وجہ یا سبب نہیں ہوتا۔ نہ کسی اہم معاملہ میں اختلاف ظاہر ہوتا ہے

بلکہ بہت چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ معمولی معمولی واقعات پر لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بعض بعض دن تو دو دو گھنٹے میاں بیوی کی تکرار سننے میں آتی تھی تو اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ میاں کے کمرے میں کسی نے کرسی میز سے ذرا دور رکھ دی تھی۔ یا کسی کھانے میں ذرا نمک کم ہو گیا تھا۔ یا کسی کھونٹی پر کسی نے میلا کرتا یا پائجامہ لٹکا دیا تھا۔ بس ایسی ہی کسی بات سے آپس میں جھگڑا شروع ہو جاتا تھا اور بعض وقت یہ جھگڑا اس قدر بڑھ جاتا تھا کہ تمام تمام رات جاری رہتا تھا اور پڑوس والوں کی نیندیں حرام ہو جاتی تھیں جب تک وہ پڑوس میں رہے یہی تماشے دیکھنے میں آتے رہے۔ غرض محلہ کے گھر گھر میں ان لوگوں کا چرچا تھا۔ ہر شخص ان کے اختلاف کا ذکر کرتا تھا۔ کیسی شرم اور رسوائی کی بات تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیوی چھ چھ مہینے تک میکے میں رہتی ہیں۔ ان کے شوہر اوّل تو انھیں بلاتے ہی نہیں اور بلا لیتے ہیں تو بلا کر خوش نہیں ہوتے بلکہ پچھتاتے ہیں۔

اسی طرح ایک دوست کی لڑکی کا واقعہ ہے کہ ان کا شوہر نہ تو اپنے پاس بلاتا ہے اور نہ علیحدہ کرتا ہے اور نہ ہی اس کے خرچ کے لئے کوئی رقم بھیجتا ہے زندگی موت سے بدتر ہو گئی ہے۔ اس بربادی کا سبب کوئی لمبا چوڑا نہیں۔ صرف معمولی سے اختلاف پر بات یہاں تک پہنچ گئی۔ لڑکی اس بات کو خود تسلیم کرتی ہے کہ شروع شروع میں ان کا شوہر ان سے بے حد محبت کرتا تھا لیکن لڑکی صاحبہ نے ان کی محبت کی قدر ہی نہ کی۔ ہمیشہ شوہر کی رائے کے خلاف کیا۔ پہلے تو معاملہ نے زیادہ طول نہ کھینچا اور شوہر نے بھی کافی برداشت کی مگر لڑکی نے عادت نہ بدلی تو جھگڑے زیادہ بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کا ایک جگہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہنا دوبھر ہو گیا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ اس معاملے میں اس کے شوہر کی غلطی نہیں ہے یقیناً ان کی طرف سے بھی زیادتی ہو گی۔ مگر مجھے اس وقت صرف دو غلطیاں ظاہر کرنی ہیں جو عام طور سے لڑکیوں کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اس لئے لڑکی کی غلطی کا ذکر کر رہا ہوں کہ لڑکی نے ذرا ذرا سے معاملہ میں کس قدر ضد اختیار کی۔ شوہر کوئی چیز لایا، یا شوہر نے کوئی رائے دی لیکن لڑکی کو مخالفت کرنی ضروری تھی لڑکی یہ کہتی ہے کہ وہ ارادتاً ایسی باتیں کرتے تھے جو میری طبیعت کے خلاف ہوتی تھیں اور وہ مجھے جلانے کے لئے اس قسم کی صورتیں پیدا کرتے رہتے تھے جس سے مجھے تکلیف پہنچتی تھی۔ مگر یہ بات کسی سمجھ دار انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کوئی شوہر بھی ارادتاً ایسی باتیں نہیں کر سکتا جو بیوی کو تکلیف پہنچانے والی ہوں۔ ہر شخص اپنے آرام، اطمینان اور خوشی کے لئے شادی کرتا ہے کسی کا مقصد شادی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی شریکِ حیات کو پریشان کرنے کے لئے شادی کرے۔ کوئی بھی یہ نہ چاہے گا کہ ذرا ذرا سی باتوں سے خود اپنی بھی زندگی تباہ کرے اور اپنے متعلقین کی بھی زندگی برباد کرے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپس کا اختلاف بڑھ کر ایسی صورت اختیار کرے کہ ہر بات میں مخالفت کا پہلو نکل آئے اور ہر معاملہ میں جھگڑا پیدا ہو جائے۔

غرض یہ ہی صورت ہمارے دوست کی لڑکی اور ان کے شوہر کے درمیان ہو گئی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے مزاج اور طبیعت کو نہیں سمجھے۔ اور نہ انہوں نے سمجھنے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بات بات میں جھگڑا ہونے لگا۔ آخر کار لڑکی کو ان کے شوہر نے میکہ بھجوا دیا۔ اب نہ میل ملاپ کی کوئی تدبیر نظر آتی

ہے نہ علیحدگی کی کوئی صورت دکھائی دیتی ہے۔ دیکھئے شوہر تو پھر بھی آزاد ہے وہ ایک اور شادی بھی کر سکتا ہے اور اگر نہ بھی کرے تو اسے اس قسم کی تکلیفوں کا سامنا کرنا نہ پڑے گا جیسی وہ لڑکی برداشت کر رہی ہے۔ مشکل تو لڑکی کی ہے، بچوں کا ساتھ ہے۔ بھائی خرچ برداشت کر رہا ہے۔ بھاوج سے بھی کبھی نہیں بنتی۔ جس نے شوہر کی بات کو اہم نہ سمجھا وہ بھاوج کی بات کی کیا پرواہ کرے گی۔ اس طرح گویا اپنا گھر بھی تباہ ہوا اور برابر تکلیفوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

ان مثالوں سے تم سمجھ گئی ہو گی کہ میرا مطلب کیا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بیوی کو ہر جا بے جا حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے مگر یہ ضرور کہوں گا کہ اگر لڑکی ذرا سی دانشمندی سے کام لے اور اپنے شوہر کے مزاج، فطرت اور عادتوں کو سمجھ لے تو معاملہ کبھی نہ بگڑے۔ ضد معاملہ کو خراب کر دیتی ہے۔ میرے خیال میں اگر کوئی بیوی سمجھ دار ہو اور شوہر کو اپنی محبت، خلوص اور ہمدردی کا یقین دلا دے اور بے جا ضد سے کام نہ لے تو کوئی شوہر بھی ایسا بیدرد نہ ہو گا کہ خود ہی تو ہزاروں آرزوؤں اور تمناؤں کے ساتھ شادی کرے اور خود ہی اپنی رفیقۂ حیات کو مصائب و آلام میں مبتلا کر دے۔

مرد کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی بات کی مخالفت نہیں گوارہ کرتا۔ خصوصاً جب وہ مخالفت اس کی بیوی کرتی ہے تو اس کا مزاج بالکل برہم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی بیوی چاہے کہ شادی کے بعد اس کی زندگی تباہی و بربادی میں مبتلا نہ ہو تو اسے کسی معاملہ میں شوہر سے علی الاعلان مخالفت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اسی بات کو کسی دوسرے طریقے سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شوہر کے سامنے پیش کرکے منوالینا چاہتے۔ ایک دم مخالفت کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔

عقل مند سمجھ دار بیویاں یہ کرتی ہیں کہ اگر انہیں کسی معاملے میں اپنے شریک حیات سے اختلاف ہوتا ہے تو وہ اسے فوراً ظاہر نہیں کرتیں اور کسی ایسے موقعہ کی تلاش میں رہتی ہیں کہ جس میں ان کی بات شوہر کو ناگوار نہ گزرے اور بات اثر کرے۔ جو بات موقعہ محل پر سمجھائی جاتی ہے تو وہ بہت کارگر ہوتی ہے دہلی کا مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔

ایک شریف گھرانے کی لڑکی جس کا نام عزیزہ تھا ان کے والدین نے ایک اچھے قابل پڑھے لکھے گھرانے میں ان کی شادی کردی۔ لڑکی عزیزہ بھی پڑھی لکھی سمجھ دار اور سلجھے ہوئے مزاج کی تھی۔ جب سسرال میں جاکے قدم رکھا تو ایک نئی دنیا نظر آئی۔ چند دن تو خیر گھونگھٹ میں گزرے۔ نہ اچھے کی خبر نہ برے کی۔ گو آنکھیں بند تھیں مگر کان میں تو آوازیں سنائی دیتی تھیں رفتہ رفتہ شرم کھلی تو دیکھا سب صورتیں اجنبی اور گھر کا رنگ ڈھنگ بھی نرالا۔ رہے دولہا میاں تو وہ دلھن کی طرف ضرورت سے زیادہ متوجہ اور گرویدہ۔ آگے کی خیر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کیسی نبھے گی۔ گھر میں ساس (نعیمہ بیگم) کے علاوہ تین نندیں بڑی کا نام سلطانہ جو بیاہی ہوئی تھیں۔ معلوم ہوا کہ اپنی بدمزاجی کے سبب شوہر سے لڑ جھگڑ کر کئی برس سے ماں کے بیٹھی ہیں۔ منجھلی نند کا نام طاہرہ جو شادی کے قابل تھیں مگر ابھی کنواری تھیں اور چھوٹی جس کا نام رضیہ تھا جو ابھی سات آٹھ برس کی تھی۔

عزیزہ نے ساس کا رنگ ڈھنگ پہلے ہی جانچ لیا تھا کہ بڑی چھتے مزاج کی ہیں۔ آئے دن ماں بیٹیوں بلکہ بیٹے سے بھی جھڑپ ہوتی رہتی ہے۔ بڑی نند کو تو کلنک کا ٹیکہ لگا ہوا تھا کہ سسرال میں نہیں نبھ سکی جب ہی تو میکے میں آ بیٹھی۔ منجھلی بھی دیکھنے میں خوش مزاج، ملنسار معلوم نہ ہوتی تھی۔ رہی چھوٹی نند اول تو وہ ابھی کس شمار میں تھی کیوں کہ بچہ ہی تھی۔ عزیزہ نے پہلے اسی کو اپنا بنایا اور جو کچھ معلوم کرنا ہوتا اسی سے معلومات حاصل کرلیتی۔

سسرے البتہ ایک معقول اور نیک نفس آدمی تھے۔ میاں تعلیم یافتہ محض انگریزی داں۔ فیشن کے دلدادہ۔ ہر وقت بناؤ سنگھار، کنگھی، برش کالر، نکٹائی، بوٹ کی صفائی وغیرہ میں لگے رہتے۔ اور گھریلو جزئیات سے انھیں کوئی واسطہ نہ تھا۔ عزیزہ بری طرح اس گھر میں آن پھنسی تھی جس کا ہر شخص ایک انوکھا مزاج رکھتا۔ خدا ہی اس کی شرم رکھ لے۔ اگر کوئی نادان اور ناسمجھ ہوتی تو چھکے چھوٹ جاتے۔ گھبرا جاتی اور ایک کی دس دس ماں کے لگاتی اور اسی وقت سے قصے جھگڑے شروع ہو جاتے۔ لیکن وہ بڑے ٹھنڈے مزاج اور مستقل ارادے کی لڑکی تھی۔ جب اس نے سسرال کے تمام واقعات پر اچھی طرح عبور کرلیا تب اس کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔

سب سے اول اسے یہ معلوم کرکے تعجب ہوا کہ سسر صاحب کی آمدنی چھ سو روپے ماہانہ ہے اور میاں کی آمدنی تین سو روپے ماہانہ ہے دونوں کی آمدنی نو سو روپے ماہانہ ہوئی جو کسی شریف گھر کے گزران کے لئے کسی طرح کم نہ تھے۔ مگر جب دیکھو تو ڈھاک کے تین پات۔ گھر میں خاک اڑ رہی ہے نہ فرش فروش درست ہے۔ نہ چارپائیاں اور پلنگ ڈھنگ کے۔ نہ برتن معقول جدھر دیکھو بد سلیقگی۔ جس طرف نظر دوڑاؤ بے ڈھنگا پن۔ کھانا ہے تو بدمزہ،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آمدنی اس سے زیادہ خرچ۔ بھلا یہ بیل کس طرح سے منڈھے
چڑھ سکتی ہے۔ خسر کو خبر نہیں کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ ساس سیاہ و سفید کی مالک
تھی جو چاہے کرے۔ خسر اپنی کل آمدنی بیوی کو دیتے تھے اور الٹ کر پوچھ نہ
سکتے تھے کہ یہ کل رقم کیا ہوتی ہے اور کہاں کہاں خرچ ہوتی ہے۔ ہر شخص
بڑی بی کے مزاج سے لرزاں اور خائف رہتا ہے۔ مامائیں گھر میں ایک چھوڑ
دو دو تھیں مگر سب خائن چور اور محتاجِ نگرانی۔ رہے مردانے کے نوکر وہ
نرے اور منہ زور، عورتوں کی وہ کب سنتے۔ ایک کہتی تھیں تو دس سناتے
تھے۔ غرض گھر کیا تھا طوفان بے تمیزی اور طغیان بد سلیقگی کا بحر ذخار تھا۔ ایسے
بگڑے ہوئے گھر کا درست کرنا معمولی عقل و فراست کے آدمی کے بس کی
بات نہ تھی۔ دو چار دن کا کام تھا۔ اس کو برسوں ہی چاہیے تھے۔

عزیزہ کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ گھر کی چلتی ہوئی گاڑی کی رفتار کو ایک دم
اعتدال پہ لے آتی۔ وہ گھر کے ہر فرد کے مزاج و طبیعت کو بغور دیکھ رہی تھی، اور
بتدریج واقفیت حاصل کر رہی تھی۔ خسر سے وہ ابھی بات چیت نہیں کر سکتی تھی۔
اور ساس کا مزاج اول تو جھلا تھا دوسرے دل میں بڑائی، غرور۔ ایک تو کڑوا کریلا
دوسرے نیم چڑھا۔ غرض بہو کو ایسی ٹیڑھی ٹیڑھی نگاہوں سے دیکھتی تھیں کہ نظروں
ہی نظروں میں کھائے جاتی تھیں۔

رہیں بڑی نند بجلی پند وہ ماں سے بھی کئی ہاتھ بڑھی ہوئی تھیں کبھی
انھوں نے بھاوج سے سیدھے منہ بات بھی نہ کی۔ اور ان کا بات نہ کرنا ہی اچھا
تھا۔ ان کو دن رات سسرال کی شکایت اور میاں کا دکھڑا رونے سے کب فرصت
جو بھاوج سے سیدھے منہ بات بھی نہ کی۔ اور ان کا بات نہ کرنا ہی اچھا تھا

ان کو دن رات سسرال کی شکایت اور میاں کا دکھڑا رونے سے کب فرصت جو بھاوج
سے منہ بھیڑ کرتیں۔۔۔۔۔ ہاں دور ہی دور سے آوازے توازے کستی رہتی
تھیں۔ دوسرے پر ڈھال کر باتیں بناتی رہتی تھیں اور ایسی لگی مار
دیتی تھیں کہ توبہ بھلی اور پھر الگ کی الگ۔ جب کبھی پوچھو صاف مکر جاتی تھیں
"توبہ توبہ میں نے یہ بات کب کہی۔ ان کا تو ذکر نہ فکر۔ وہ بات تو فلاں کی تھی اور
بلا زبردستی اپنے پر کوئی ڈھال لے تو اس کا کیا علاج۔ نکٹے کے سامنے ناک کھجائی
اس نے کہا مجھ کو ہی چڑایا۔ کیا خوب اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے سامنے کوئی بات
بھی نہ کرے۔ اپنا منہ سی لیں۔ اے ہے لو جب الگ گھر کر کے بیٹھو گی جب ایسی باتیں
کرنا۔ یہ گھر کوئی تمہارا نہیں ہے میری ماں کا ہے۔" عزیزہ نند کی یہ سب باتیں برداشت
کرتی۔ ایک کان سنتی دوسرے کان اڑا دیتی۔ وہ جانتی تھی کہ بھلوں کے ساتھ بھلائی
کرنا کمال نہیں ہے بلکہ بروں کے ساتھ بھلائی کرنا کمال ہے۔ وہ جانتی تھی کہ
پروردگار عالم نے اپنے بندوں کی صفات میں ایک یہ صفت بھی بتائی ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝

جب وہ لغو باتیں سنتے ہیں تو اس سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا
کیا ہمارے ساتھ تمہارا کیا تمہارے ساتھ تم پر سلام ہے ہم نادانوں سے نہیں
الجھتے۔

حدیث میں آتا ہے جو کسی کی بری بات سن کر صبر کر لے اور اس کا جواب نہ
دے تو فرشتے اس کے بدلے میں جواب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے
کو پسند فرماتے ہیں اور اس کے درجات بلند فرماتے ہیں۔ غرض عزیزہ ان کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

باتیں سن کر کوئی جواب نہ دیتی اور سمجھتی کہ جواب دینے میں بات بڑھے گی۔ فائدہ کچھ نہ ہوگا اور جواب نہ دینے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

رہی منجھلی نند وہ بھی گھُنّی، مسمسی، جتنی اوپر تھی اتنی ہی نیچے بھی بڑی زبان زور لڑاکا۔ بات بات میں لعن طعن کرنے والی۔ لیکن عزیزہ ان کے مزاج اور طبیعت سے واقف ہو گئی تھی۔ وہ ان کو ایسا موقع آنے ہی نہ دیتی تھی کہ لڑنے بھڑنے کی نوبت آئے۔ مگر دور ہی دور سے وہ بھی زہر اگلتی رہتی تھی۔ مگر عزیزہ اپنے حسن اخلاق سے سب کو برداشت کر لیتی تھی اور اپنے دل کو سمجھا لیتی تھی کہ نادانوں کے ساتھ نادان بننا حماقت ہے۔ ناپاک پانی سے ناپاکی دور نہیں ہوتی بلکہ پاک پانی سے ناپاکی دور ہوتی ہے۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ۔ برائی کو اچھائی سے دفع کرو۔ بداخلاقی کو اخلاق سے دور کرو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہادر وہ نہیں ہے جو بہت زیادہ وزن اٹھائے بلکہ بہادر وہ ہے جو اپنے غصہ کو دبائے۔ دوسری جگہ ہے، جو اپنے مخالف دشمن کی بات کو برداشت کرے وہ بہادر ہے۔

رہ گئی چھوٹی نند چونکہ اس کو عزیزہ نے شروع ہی سے گانٹھ رکھا تھا وہ بھاوج کی طرف تھی۔

اب سنیئے دولہا میاں کی بات جو شروع شروع میں محبت تھی کچھ عرصہ بعد وہ بات نہ رہی۔ کھلم کھلا بگاڑ تو ہوا نہیں صرف اس لئے کہ عزیزہ نے اپنی خودداری کی وجہ سے اس کی نوبت ہی نہ آنے دی۔ مگر جیسا میاں بیوی کا تعلق ہو جانا چاہیئے تھا وہ بات نہ ہوئی۔ اس تعلق کے نہ بڑھنے کا سبب

زیادہ تر ان کی ساس تھیں اور ان کی ریشہ دوانی تھی۔ اندر ہی اندر وہ بیٹے کو لگا بجھا کر ابھارا کرتی تھیں اور ہر بات میں شہ دے کر بگاڑ ڈلوانے کی کوشش میں لگی رہتی تھیں۔ کچھ تو والدہ کا اکسانا اور کچھ حضرت کے خود آزادانہ خیالات ان کے لیے سدِ راہ تھے۔

میاں کا اب یہ حال تھا کہ مدرسے کے وقت کے علاوہ ان کا زیادہ وقت مردانے ہی میں گذرتا تھا۔ یہاں تک کہ کھانا بھی باہر ہی نوش جاں فرماتے تھے، مدرسہ سے آئے، منہ ہاتھ دھویا، بھاگم بھاگ چائے پی، کپڑے بدلے، ہواخوری کو نکل گئے۔ وہاں سے کبھی گیارہ بجے کبھی بارہ بجے رات کو آئے دل چاہا تو آئے کبھی دل نہ چاہا تو نہ بھی آئے۔ جلدی جلدی کچھ کھایا کچھ نہیں پھر لمبی تان کر سوئے تو صبح کی خبر لائے۔ اور بیوی سے بات چیت کرنے کا وقت ہی کون سا تھا۔

سب سے پہلے عزیزہ نے میاں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ یہ نہیں کیا کہ ایک دم ہی میاں کا ٹینٹوا دبا دیا، یا مرنے مارنے پر تل پڑیں، یا منہ کو پھلا کر پڑ گئیں، یا میاں سے قطع کلام کر دیا، یا اٹواٹی کھٹواٹی لے کر پڑ گئیں اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس میاں سے اور زیادہ خندہ پیشانی اور زیادہ شگفتہ خاطر ہو گئیں۔ مجال کیا جو تیور پر ذرا بھی بل آ جائے یا خفگی اور ناراضگی کا شبہ تک بھی ہو جائے۔ میاں پر کبھی یہ کھلا ہی نہیں کہ اس کا دیر سے آنا کبھی بیوی کو ناگوار خاطر ہوا ہے۔ بلکہ وہ دل ہی دل کہتا تھا کہ عجیب مستغنی المزاج عورت ہے کہ کسی بات کی پرواہ ہی نہیں کرتی، دیر سے آؤ تو کچھ نہیں، سویرے سے آؤ تو کچھ نہیں۔ آؤ تو آؤ اختیار۔ نہ آؤ تو تمہاری خوشی۔ کسی بات کا اس پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اثر ہی نہیں ہوتا۔ لیکن بیوی اندر ہی اندر وہ منصوبے گانٹھ رہی تھی اور اس طرح بتدریج تدبیریں کر رہی تھی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

دن بھر تو میاں گھر میں قدم ہی نہ دھرتے تھے اور آدھی رات سیر و تفریح گنوا دیتے تھے۔ اور بیوی کا یہ حال تھا کہ اکیلے بیٹھے اس کا دم گھبرا جاتا تھا۔ کبھی کچھ سینا لے بیٹھی۔ کبھی کوئی کتاب پڑھنے لگی۔ کھانا لئے میاں کے انتظار میں دروازہ پر نگاہیں جمائے بیٹھی رہتی تھی۔ کبھی کبھی نیند میں جھونکے بھی کھانے لگتی تھی، مگر کیا مجال جو کمر سیدھی کرے۔ ذرا پاؤں کی آہٹ ہوئی کہ جھٹ اٹھ کھڑی ہوئی۔ انگیٹھی پاس رکھی رہتی تھی۔ سالن گرم کیا۔ روٹی کو پہلے ہی دسترخوان میں اچھی طرح لپیٹ دیا کرتی تھی کہ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔ دسترخوان بچھا کر میاں کے ہاتھ دھلوائے، میاں کھاتے رہے آپ پنکھا جھلتی رہی۔ ادھر کھانا ختم ہوا اُدھر پان کی گلوری تیار۔ حقہ بھروا کر رکھا اگر ما نہ ہوئی تو جھٹ آپ بھر دیا۔ ان کے کھلانے سے اس وقت فارغ ہوتی جب کہ سارے گھر میں سناٹا رہتا تھا اور بجز خراٹوں کے کچھ آواز نہ آتی تھی۔ اس وقت کھانا بیوی کو نصیب ہوتا تھا۔ مگر واہ رے صبر و رضا یہ اسی میں مگن، اسی میں خوش۔ ایسوں کے لئے ہی یہ مقولہ ہے۔ ”جس میں میاں راضی اسی میں ہم راضی“ یعنی فنافی الزوج کا مرتبہ حاصل ہو گیا تھا اور کیوں نہ ہوتا جب کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی ہوئی تھی جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے عورت یاد رکھ! تیری جنت اور دوزخ تیرا خاوند ہے“ یعنی اپنے خاوند کی خوشی میں جنت کی مستحق بنے گی اور ناراضگی میں جہنم میں ہی جائے گی۔“

دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ ”عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو خوش رکھتی ہے۔ جب وہ اس کو دیکھتا ہے تو اس کا کہنا مانتی ہے جب وہ کوئی حکم کرتا ہے تو اپنے مال و جان میں اسکے خلاف نہیں کرتی جس سے اس کو رنج پہنچے۔“ یعنی جو عورت اپنی جان و مال سے اپنے خاوند کو خوش کرنے میں لگی رہے اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک وہ سب سے اچھی عورت ہے۔ غرض جو حدیثیں تم ”مسلمان بیوی“ کے پہلے حصے میں پڑھ چکی ہو وہ سب اس کے ذہن میں تھیں۔ اس لئے وہ کیوں نہ خاوند کی خوشی میں خوش ہوتی۔ ایک دن میاں کو خوش مزاج پا کر ڈرتے ڈرتے چھیڑا اور کہا کہ ”اگر آپ بُرا نہ مانیں اور مجھے معاف کریں تو کچھ عرض کروں۔“

میاں:- شوق سے کہو کیا بات ہے؟“

بیوی:- بات تو کچھ ایسی ہے نہیں مگر میرے دل میں کھٹک ضرور رہی ہے۔ آپ سارے دن تو باہر ہی رہتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ مردوں کو صدہا کام ہیں۔ دن میں باہر رہیں تو کیا مضائقہ۔ مرد عورتوں کی طرح خانہ نشین ہو بھی نہیں سکتے۔ مگر مشکل تو یہ ہے کہ رات کا ایک بڑا حصہ بھی باہر ہی کاٹ دیتے ہیں اور اکیلے پڑے پڑے ڈر لگتا ہے۔“

میاں:- دن بھر تو مجھے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔ رہی رات تم جانتی ہو میں ہوا خوری کا عادی ہوں، باہر چلا جاتا ہوں اور وہیں سے کوئی نہ کوئی احباب (دوست) پکڑ لے جاتے ہیں۔ ہر چند میں خود چاہتا ہوں کہ جلدی چھٹکارا ملے مگر وہ لوگ چھوڑتے ہی نہیں۔ تاش، شطرنج، کیرم، چوسر وغیرہ میں کچھ اس قدر جلدی رات گزر جاتی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تو سویرا ہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے اور یہاں آتے آتے بے شک دیر ہو جاتی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے تم کو تکلیفِ انتظار گوارا کرنی پڑتی ہے۔ تم کل ہی سے دیکھ لینا انشاء اللہ تعالیٰ میں سویرے آنے کی کوشش کروں گا۔"

بیوی:۔ (مسکرا کر) "خدا ہمارے ارادے کو پورا فرمائے۔"

بات گئی گزری ہوئی پھر بیوی نے اٹک کر نہ پوچھا اور میاں کو بالکل اس کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ بارے اتنا تو ہوا کہ گیارہ بارہ کی جگہ اب وہ لگاتار نو ہی بجے گھر میں آجایا کرتے تھے۔ بیوی کی نصیحت کیسی کارگر ہوئی۔ اور کیوں نہ ہوتی۔ جو بات موقع محل پر کہی جاتی ہے وہ تو دل میں گھر ہی کر جاتی ہے۔

باہر کا حال عورتوں کو کیا معلوم کہ مرد کیا گل چھرے اڑاتے ہیں۔ مگر طرز عمل اور میاں کی بے رخی کھلے خزانے بتا رہی تھی کہ ان کا دیدہ ہوائی ہو گیا ہے۔ اور بیوی سے نہ انھیں اُنس ہے نہ دل بستگی۔ کچھ ہی روز بعد کان میں آواز پڑی کہ چند آوارہ، بدمعاشوں کی صحبت میں پھنس گئے ہیں اور اپنی تندرستی اور اوقات عزیز ضائع کر رہے ہیں۔ اور چوری چھپے کبھی کبھار ناچ رنگ بھی شروع ہو گیا ہے۔ بازاری عورتیں آنے جانے لگی ہیں بلکہ اُڑتی ہوئی یہ بات بھی کان میں پڑی کہ شہر کی کسی طوائف کے کوٹھے تک بھی پہنچ گئے ہیں اور سینما، تھیٹر، تماش بینی بھی جزوِ اعظم بن گئی ہے۔

عزیزہ ایسی بے وقوف نہ تھی کہ ہتھیلی پر سرسوں جماتی۔ اور میاں سے دست و گریباں ہو جاتی اور فوراً ہی ان باتوں کی جواب طلبی کرتی۔ اگر ایسا کر بیٹھتی تو پھر میاں سے ہاتھ بھی دھو بیٹھتی اور رہا سہا لحاظ بھی اٹھ جاتا۔ اب جو کچھ ہو رہا تھا پردہ سے یعنی چوری چھپے ہو رہا تھا پھر علانیہ ڈنکے کی

چوٹ ہونے لگتا۔ بیوی نیل دیکھتی تیل کی دھار، موقع محل کی تلاش میں رہتی۔ وہ سمجھتی تھی کہ دیر آید درست آید، جو دوڑ کر چلتا ہے وہی گرتا بھی ہے اور بے موقع محل بات کہنا سمجھنا بھی فضول ہوگا اور بجائے فائدے کے نقصان ہوگا اور میاں کو وہ پابند بھی کرنا ضرور چاہتی تھی نہ کہ ایک دم بند۔ وہ بے موقع بات نہ کرتی تھی اور زبان پر بھول کر بھی حرفِ شکایت نہ لاتی تھی۔ وہ ایسی بھولی اور انجان بن گئی تھی کہ گویا میاں کے کرتوتوں کی اسے کچھ خبر ہی نہیں۔ اس تجاہلِ عارفانہ میں کچھ اور ہی لطف تھا۔ وہ ایسے موقع کی متلاشی تھی کہ بات کہوں تو خالی نہ جائے۔ وہ باتوں ہی باتوں میں میاں کو نشیب و فراز سمجھایا کرتی تھی۔ اسی طرح کہ طعن و تشنیع و شکایت کا واہمہ بھی نہ ہو بلکہ سننے والا اس کو خیر خواہی، ہمدردی اور خلوص و محبت پر محمول کرے۔

ایک دن موقع پا کر کہنے لگی یہ جتنے تمہارے یارِ غار اور دوست کہلاتے ہیں بُرا نہ ماننا یہ سب ہوا کے ساتھی ہیں۔ جھوٹے لباڑیے، ڈینگیے، شیخی خورے گھر کھواؤ اور سچ پوچھو تو عزت کھوؤ، آبرو ڈبوؤ ہیں۔ ان کی صحبت تمہارے حق میں سمِ قاتل ہے یعنی ہلاک کرنے والے زہر کی طرح اور ڈسنے والے سانپ کی طرح ہیں جن کا متعدی اثر آئندہ بڑی بڑی خرابیاں لانے والا ہے۔ یہ سب خود غرض مطلب پرست، طوطے چشم ہیں۔ خوشامدی، اپنی روٹی پر دال گھسیٹنے والے ہیں۔ رتی برابر تمہاری خیر خواہی ان خبیثوں میں سے کسی کے دل میں نہیں ہے میں جانتی ہوں اس وقت میرا یہ کہنا تم کو گراں گزر رہا ہوگا۔ تم ذی علم، سمجھدار اور مرد ہو۔ میں جاہلِ مطلق کندۂ ناتراش عورت ہوں۔ تم سے کچھ کہنا لقمان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کو حکمت سکھانا اور چاند کے سامنے چراغ جلانا ہے۔ لیکن کیا کروں مجبور ہوں۔ دل نہیں مانتا کہ تم کو بے راہ چلتے یا بری صحبت میں بیٹھتے دیکھ لوں اور آنکھیں بند کر لوں۔ کیا ایسا دیکھ کر میرا دل خوش ہو سکتا ہے؟ کیا تمہارا جانی اور مالی نقصان ہوتے دیکھوں اور چشم پوشی کروں۔ مجھ سے اپنی آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ یاد رکھئے اور میری بات کی گرہ باندھ لیجیے کہ اگر آج خدانخواستہ خاکم بدہن آپ کے دشمنوں پر ذرا سی بات آن پڑے تو جو آج آپ کی دوستی کا دم بھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جہاں تمہارا پسینہ گرے گا ہم خون بہانے کو تیار ہیں۔ یہ سب چلتی گاڑی کے ساتھی ہیں جدھر ہوا کا رُخ ہوتا ہے اُدھر ان کا بھی رخ ہوتا ہے اور اگر ذرا ہوا بگڑی تو یہ گویا پھٹے پر کی چڑیاں ہیں۔ ایک بھی تو پاس نہ پھٹکے گا۔ تمہاری ساری عمر تحصیلِ علم میں گزری۔ بی۔ اے ہوئے اور اب بھی علم کی ہی کشتی میں سوار ہو۔ خود نہیں پڑھتے تو دوسروں کو پڑھاتے ہو۔ بات تو ایک ہی ہے یعنی ہے تو وہ ہی مشغلہ، وہ ہی تین بیسی کے ساٹھ۔ کیا تم جیسے آدمی کو سوائے تعلیم و تعلّم کے اور کوئی مشغلہ درکار ہے جو دربدر کا بھٹکتے پھرتے ہو؟ لوگ تم کو ایسی ناشائستہ صحبت میں دیکھ کر کیا کہتے ہوں گے۔ گو تمہارے منھ دیکھے بالحاظ کے خاطر تمہارے سامنے کوئی کچھ نہ کہے مگر پیٹھ پیچھے تو ضرور ملامت کرتے ہوں گے۔

لکھے پڑھے آدمیوں کو کتب بینی سے زیادہ کون سا شائستہ اور دلچسپ مشغلہ ہو سکتا ہے؟ اگر آپ اپنے عزیز اوقات کو بری صحبتوں میں ضائع کرنے کے بجائے اپنے گھر میں بیٹھ کر کتابوں کا مطالعہ کیا کریں تو کیسی اچھی بات ہے۔ تمہارا دل بھی بہل جائے گا اور ان کم بخت لنگاروں کا بھی منھ کالا ہو آپ یہ نہ سمجھے گا کہ

میں کچھ اپنی غرض سے یہ کہتی ہوں اور میری غرض بھی ہو تو کیا مضائقہ آخر میں تمہاری بیوی ہوں۔ مجھ سے بڑھ کر تمہارا ہمدرد اور خیر خواہ دوسرا ہو نہیں سکتا میں ہرگز یہ نہیں چاہتی کہ تم دن رات میرے گھٹنے سے لگے بیٹھے رہو۔ قطعاً نہیں۔ مرد عورتوں کی طرح گھر میں قید تھوڑی ہے۔ جو انہیں قید کرنا چاہے وہ پاگل ہے۔ اپنی تندرستی و صحت کے لئے تھوڑی بہت ہوا خوری یا کوئی ورزش کرنی ضروری ہے۔ لیکن ہر چیز جو اعتدال سے کی جائے بھلی لگتی ہے

غرض میاں اپنی بیوی کی یہ باتیں سن کر دل ہی دل میں قائل اور محجوب بھی ہوا لیکن میاں معقول پسند تھا۔ اس وقت کچھ ایسا جھینپ کر جواب بن پڑا اور سیدھی سچی بات موقع محل دیکھ کر اور طریقہ سے کہی جائے تو اس کا جواب ہی کیا ہو سکتا تھا۔ بمصداق عذر گناہ بدتر از گناہ۔ وہ چپ سادھ گیا۔ مگر اسی وقت اپنے افعال کی ندامت اس کے چہرے سے ظاہر ہونے لگی اور دل ہی دل میں غور کرنے لگا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ اگر ایک دم اپنی پالیسی بدل دوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ غرض اس کا دل اس کو ملامت کر رہا تھا۔ اس نے اسی وقت مصمم ارادہ کر لیا کہ رفتہ رفتہ ان تعلقات کو ضرور کم کرنا ہے۔

اگر عزیزہ سمجھدار اور دور اندیش نہ ہوتی اور جیسا کہ آج کل کی بیویوں کا قاعدہ ہے لڑنے بھڑنے پر اُتر آتی ہیں۔ اگر یہ بھی وہی طریقہ اختیار کرتی تو یقیناً ہمیشہ کے لئے میاں سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔ مگر وہ تھی تو لڑکی ناتجربہ کار مگر خدا نے اسے عقل کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ذرا میں نے سختی کی یا کوئی بات خلافِ مرضی کہی تو یہ بھڑکتے ہوئے کبوتر کی طرح ہاتھ سے نکل جائے گا۔ وہ سب باتوں کو دیکھتی تھی مگر کیا مجال کہ کسی کے آگے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کو حکمت سکھانا اور چاند کے سامنے چراغ جلانا ہے۔ لیکن کیا کروں مجبور ہوں، دل نہیں مانتا کہ تم کو بے راہ چلتے یا بری صحبت میں بیٹھتے دیکھ لوں اور آنکھیں بند کر لوں۔ کیا ایسا دیکھ کر میرا دل خوش ہو سکتا ہے؟ کیا تمہارا جانی اور مالی نقصان ہوتے دیکھوں اور چشم پوشی کروں۔ مجھ سے اپنی آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ یاد رکھئے اور میری بات کی گرہ باندھ لیجئے کہ اگر آج خدانخواستہ خاکم بدہن آپ کے دشمنوں پر ذرا سی بات آن پڑے تو جو آج آپ کی دوستی کا دم بھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جہاں تمہارا پسینہ گرے گا ہم خون بہانے کو تیار ہیں۔ یہ سب چلتی گاڑی کے ساتھی ہیں جدھر ہوا کا رُخ ہوتا ہے اُدھر ان کا بھی رخ ہوتا ہے اور اگر ذرا ہوا بگڑی تو یہ گویا پھٹے پر کی چڑیاں ہیں۔ ایک بھی تو پاس نہ پھٹکے گا۔ تمہاری ساری عمر تحصیل علم میں گزری۔ بی اے ہوئے اور اب بھی علم کی ہی کشتی میں سوار ہو۔ خود نہیں پڑھتے تو دوسروں کو پڑھاتے ہو۔ بات تو ایک ہی ہے یعنی ہے تو وہ ہی مشغلہ، وہ ہی تین بیسی کے ساتھ۔ کیا تم جیسے آدمی کو سوائے تعلیم و تعلم کے اور کوئی مشغلہ درکار ہے جو در بدر بھٹکتے پھرتے ہو؟ لوگ تم کو ایسی ناشائستہ صحبت میں دیکھ کر کیا کہتے ہوں گے۔ گو تمہارے منھ دیکھے یا لحاظ کے خاطر تمہارے سامنے کوئی کچھ نہ کہے مگر پیٹھ پیچھے تو ضرور ملامت کرتے ہوں گے۔

لکھے پڑھے آدمیوں کو کتب بینی سے زیادہ کون سا شائستہ اور دلچسپ مشغلہ ہو سکتا ہے؟ اگر آپ اپنے عزیز اوقات کو بری صحبتوں میں ضائع کرنے کے بجائے اپنے گھر میں بیٹھ کر کتابوں کا مطالعہ کیا کریں تو کیسی اچھی بات ہے۔ تمہارا دل بھی بہل جائے گا اور ان کم بخت لنگاروں کا بھی منھ کالا ہو، آپ بیشک سمجھے گا کہ

میں کچھ اپنی غرض سے یہ کہتی ہوں اور میری غرض بھی ہو تو کیا مضائقہ آخر میں تمہاری بیوی ہوں۔ مجھ سے بڑھ کر تمہارا ہمدرد اور خیرخواہ دوسرا ہو نہیں سکتا میں ہرگز یہ نہیں چاہتی کہ تم دن رات میرے گھٹنے سے لگے بیٹھے رہو۔ قطعاً نہیں۔ مرد عورتوں کی طرح گھر میں قید تھوڑی ہے۔ جو انہیں قید کرنا چاہے وہ پاگل ہے۔ اپنی تندرستی و صحت کے لئے تھوڑی بہت ہوا خوری یا کوئی ورزش کرنی ضروری ہے۔ لیکن ہر چیز جو اعتدال سے کی جائے بھلی لگتی ہے

غرض میاں اپنی بیوی کی یہ باتیں سن کر دل ہی دل میں قائل اور محجوب بھی ہوا لیکن میاں معقول پسند تھا۔ اس وقت کچھ ایسا جھینپ کہ جواب بن پڑا اور سیدھی سچی بات موقع محل دیکھ کر اور طریقہ سے کہی جائے تو اس کا جواب ہی کیا ہو سکتا تھا۔ بمصداق عذر گناہ بدتر از گناہ۔ وہ چپ سادھ گیا۔ مگر اسی وقت اپنے افعال کی ندامت اس کے چہرے سے ظاہر ہونے لگی اور دل ہی دل میں غور کرنے لگا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ اگر ایک دم اپنی پالیسی بدل دوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ غرض اس کا دل اس کو ملامت کر رہا تھا۔ اس نے اسی وقت مصمم ارادہ کر لیا کہ رفتہ رفتہ ان تعلقات کو ضرور کم کرنا ہے۔

اگر عزیزہ سمجھ دار اور دور اندیش نہ ہوتی اور جیسا کہ آج کل کی بیویوں کا قاعدہ ہے لڑنے بھڑنے پر اُتر آتی ہیں۔ اگر یہ بھی وہی طریقہ اختیار کرتی تو یقیناً ہمیشہ کے لئے میاں سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔ مگر وہ تھی تو لڑکی تجربہ کار مگر خدا نے اسے عقل کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ذرا میں نے سختی کی یا کوئی بات خلاف مرضی کہی تو یہ بھڑکتے ہوئے کبوتر کی طرح ہاتھ سے نکل جائے گا۔ وہ سب باتوں کو دیکھتی تھی مگر کیا مجال کہ کسی کے آگے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

منہ سے بات نکالے یا میاں کے منہ در منہ کچھ کہے۔ جوں جوں میاں کھنچتے گئے دوں دوں بیوی جھکتی گئی۔ اپنی خواہش کے خلاف اپنے پتے کو مارا۔ اپنی راحت و آرام کو قربان کیا۔ کبھی میاں پر اس بات کو ظاہر بھی نہ ہونے دیا کہ اسے کچھ ان کے کرتوتوں کی خبر ہے جب اور جس حالت میں اور جس وقت میاں گھر میں آئے نہایت خندہ پیشانی سے ان کو لیا۔ جو کہا سو مانا۔ کبھی میاں کی کوئی بات نہ کاٹی۔ وہ بات ہی نہ کہی جس سے میاں کا دل دکھے۔

عزیزہ بگاڑ، لڑائی اور دباؤ سے میاں پر قابو حاصل کرنا نہیں چاہتی تھی بلکہ اطاعت، خدمت گزاری اور فرماں برداری سے۔ جب خوش مزاج پایا، مخالفانہ طور پر نہیں، شکایت کے طور پر نہیں، طعن و تشنیع سے نہیں، جلی کٹی باتوں سے نہیں بلکہ خیر خواہانہ، ہمدردانہ، مخلصانہ طریقے پر محض بطور حکایت، نہایت نرمی، نہایت منت سماجت، عجز و انکساری کے ساتھ نشیب و فراز سمجھایا جب دیکھا بات بڑھتی ہے اور ناگوار خاطر ہوتی ہے وہیں اسے چھوڑ دوسری بات چھیڑ دی۔ پھر جب کبھی موقع و محل دیکھا سلسلہ جنبانی کی۔ غرض مرد کی مزاج داری اور سانپ کا کھلانا دونوں یکساں ہیں۔ یہ کام عزیزہ ہی کا تھا کہ اپنی دانش مندی اور فراست سے بگڑے ہوئے شوہر کو سانچے میں ڈھال لیا۔ جتنے لٹو کھسوٹو بدمعاش یار تھے سب علیحدہ ہو گئے۔ انھوں نے جانا چھوڑا، انھوں نے آنا بند کیا۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں نے دیکھا کہ وہ دین دار سیدھے سچے مسلمان بن گئے تھے، اس وقت ان کے پورے واقعات سنانے کی گنجائش نہیں۔ کیوں کہ ابھی اور باتیں عرض کرنی ہیں ورنہ اس میں بہت لمبا مضمون ہو جائے گا۔

میں پہلے عرض کر رہا تھا کہ سسرال میں تمہیں اپنے شوہر کے علاوہ

اور جن ہستیوں سے سابقہ پڑے گا ان میں سب سے زیادہ اہم اور نمایاں ہستی ساس کی ہو گی۔ تم اس ہستی کی اہمیت کا اندازہ اسی طرح کر سکو گی جبکہ تم کو اپنی والدہ محترمہ کی اہمیت کا خیال تمہارے دل میں ہو۔ ہم شروع میں تمہیں بتا چکے ہیں کہ تمہاری ماں کی کس قدر اہمیت ہے اور تم اپنی ماں سے کس قدر محبت کرتی ہو۔ فرض کرو آج تمہاری بہن یا بھائی تمہاری ماں کا کہنا نہ مانے یا کوئی عزیز یا کوئی غیر انھیں برا بھلا کہے تو کیا تمہیں اس سے تکلیف نہ ہو گی جس طرح تم یہ چاہتے ہو کہ سب تمہاری ماں کو اچھا کہیں، سب تمہاری ماں کو خوش رکھیں، سب تمہاری ماں کا کہا مانیں۔ اسی طرح تمہارے شوہر کی بھی یہی تمنا ہو گی کہ سب ان کی ماں کو اچھا سمجھیں۔ سب ان کی تعریف کریں۔ سب ان کا کہنا مانیں۔ اس کے علاوہ تمہیں ایک بات اور ذہن نشین کرنی چاہیے کہ تم جس گھر میں جا رہی ہو اب تک اس گھر کی مالکہ تمہاری ساس ہی رہی ہیں۔ اب تک تمام گھر کا انتظام انھیں کی مرضی کے مطابق ہوتا رہا ہے۔ اب تک گھر کے تمام معاملات میں انھیں کی رائے اور انھیں کے فیصلہ کو زیادہ اہمیت دی جاتی رہی ہے اور تمہارے رفیقِ حیات بھی اب تک انھیں کے کہنے پر چلتے رہے ہوں گے۔

ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں ایک دم گھر کا نظام بدل نہیں سکے گا۔ اس گھر میں جو لوگ بھی برسرِ اقتدار ہیں اسی طرح برسرِ اقتدار رہیں گے، اب تک جن بزرگ ہستیوں کے اشاروں سے گھر کے کام کاج ہوتے رہے ہیں ....

اور اب بھی ہوتے رہیں گے اور گھر والے جن بزرگوں کی اطاعت کرتے آئے ہیں اب بھی انھیں کی اطاعت کرتے رہیں گے۔ اس میں ہمیں یا تمہیں برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اگر یہ امید کرو گی کہ تمہارے جاتے ہی اس گھر کا ہر شخص

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنے تمام اختیارات سے دست بردار ہو کر تمہیں اپنا بزرگ سمجھنے لگے تو یہ تمہاری ناسمجھی اور لڑکپن ہو گا اور اس قسم کی توقع سے سوائے اس کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا کہ تم خود اپنے لئے مصیبت اور پریشانی کے اسباب فراہم کر لو۔

تمہارے سامنے اپنے گھر کی مثال موجود ہے کہ جب تمہاری بھابی جان گھر میں پہلے پہل آئی تھیں تو اس وقت سے لے کر جب تک تمہارے بھائی جان کاروبار کے سلسلہ میں باہر نہ چلے گئے گھر کے انتظامات میں تمہاری بھابی جان کا زیادہ دخل نہ ہونے پایا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی تمام ضروریات کی چیزیں بھی تمہاری والدہ سے کہہ کر منگوایا کرتی تھیں۔ اب تمہاری بھابی جان بھی اپنے شوہر کے پاس چلی گئی ہیں۔ اب ان کو پورا پورا اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنی اور اپنے شوہر کی مرضی کے مطابق گھر کے تمام انتظامات کریں۔ اور بالکل آزادی کے ساتھ اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کریں۔

ایک اور بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جس گھر میں تم جاؤ گی وہ گھر دراصل تمہاری ساس اور سسر کا ہوگا۔ تم اس گھر میں بحیثیت ایک مہمان کے جاؤ گی مگر تم ایک ایسی ہی مہمان کی حیثیت سے جاؤ گی جسے تھوڑے ہی دنوں بعد میزبانی کرنی پڑے گی اس لئے یہ مسلمہ امر ہے کہ سسرال میں پہنچتے ہی تمہاری سسرال کے لوگ تمہیں اپنا بڑا ماننے کے لئے کسی طرح بھی تیار نہ ہونگے اور نہ انھیں ہونا چاہئے۔ یہ اور بات ہے کہ تمہاری ساس بزرگانہ شفقت سے کام لے کر گھر کے معاملات میں تمہاری رائے یا مشورہ لیتی رہیں۔ اور یہ بھی بات ہے کہ تم تمام گھر والوں کو اپنی گفتگو اور عمل سے یہ یقین دلا دو کہ تم ان سب کا بھلا چاہنے والی ہو اور تمہاری ہر رائے نہایت مخلصانہ ہوتی ہے تو تمہارے اس رویہ سے وہ خوش ہو کر تمہارے ساس اور سسر ہر بات میں تمہارا مشورہ لینے لگیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ جو ہستیاں برسوں سے گھر کا تمام نظام اپنی مرضی کے مطابق قائم کی ہوئی ہیں، وہ تمہارے پہنچتے ہی تمام اختیارات تمہیں دینے کے لئے کسی طرح بھی تیار نہیں ہوں گی۔ اس لئے تمہیں اس قسم کی توقعات قائم ہی نہیں کرنی چاہئیں اور اگر تمہارے دل میں گھر کی مالکہ بننے کا جذبہ زیادہ شدید ہو تو تم اس دن کا انتظار کرنا جب تمہارے شوہر اپنا الگ کوئی گھر بنائیں اور اپنے گھر کا مختار کل تم کو بنا دیں اور پھر تم حسن و خوبی کے ساتھ اپنی انتظامی قابلیت کا مظاہرہ دکھاؤ۔

لعنت کی بُرائی

اکثر عورتوں کو دیکھا ہے کہ وہ لعنت پھٹکار بہت کرتی ہیں۔ اور اس کے بہت سے الفاظ اپنی زبان میں بولتی ہیں، یہ بہت برا ہے، فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف اترتی ہے۔ مگر زمین کے دروازے بھی اس پر بند ہو جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں چلتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تو اس شخص کی طرف جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ لعنت کے قابل ہوتا ہے تو اس پر پڑ جاتی ہے ورنہ کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

(ابوداؤد)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہیں رہتا۔ اگر دنیا میں لوگ جدا نہ ہوتے تو یہ ہزاروں مکان، محلے، گاؤں اور قصبہ کہاں سے آباد ہو جاتے لیکن اس کو اتنی عقل اور تمیز ہی نہیں ہوتی کہ وہ اس بات کو سمجھے اور موقع وقت کی منتظر رہ کر صبر کرے۔ مگر وہ تو چاہتی ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ آج ہی ہو جائے۔ مرد کو ایسے ایسے طریقے سے دق کرتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں سناتی ہیں کہ مرد بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ ساس نندوں کی یا اور جو کوئی گھر میں رہتا ہو ان کی برائی طرح طرح سے کرتی ہیں کہ ہماری مرضی کے موافق علیحدگی ہو جائے۔

ایک دوست کا واقعہ یاد آیا۔ ان کی شادی ہوتے ہی بیوی نے ساس سسروں سے علیحدہ رہنے کا پیغام دے دیا کہ میں تمہارے والدین کے ساتھ نہیں رہوں گی۔ شوہر نے بہت سمجھایا کہ میں ابھی علیحدہ رہنے کے قابل نہیں ہوں تم ابھی ساتھ رہو۔ اس نے ساس نندوں پر وہ وہ الزامات عائد کیے اور ایسی ایسی شکایات کیں کہ میاں کو بھی یقین نہ آیا اور اس نے بات کو ٹالنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ تم جانو وہ جانیں۔ میں عورتوں کے معاملے میں دخل نہیں دیتا۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ بیوی نے جواب دیا کہ میں تم کو جانتی ہوں۔ میرا نکاح تم سے ہوا ہے۔ میں اور کسی کو نہیں جانتی۔ میرا تم سے واسطہ ہے۔

میاں:۔ جو تم کو سر پر ہاتھ دھر کر لائیں وہ تمہارے نزدیک کسی شمار و قطار میں نہیں۔ اور میں بھی انہی کا جایا ہوں۔ وہ میری ماں ہیں۔ تم تو آج غصہ میں بھری ہوئی ہو۔ ان سے لڑ چکیں۔ اب کیا مجھ غریب سے لڑو گی؟

بعض عورتوں کی بے عقلی

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

جیسے پانچوں انگلیاں یکساں نہیں ہیں اسی طرح تمام عورتیں بھی یکساں نہیں ہیں اور نہ تمام مرد یکساں ہیں۔

(۱) بعض عورتیں اپنے مردوں کی بالکل عزت وقعت نہیں کرتیں بلکہ ان کی آبروریزی پر کمربستہ رہتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ مرد ہمارا غلام اور خدمت گزار ہے۔ اس کو ہمارے ماتحت رہنا چاہیے اور مرد پر اس قدر زور ڈالتی ہیں گویا مرد بجائے عورت کے ہے۔

(۲) اور بعض عورتیں شادی کے روز سے یہ پختہ ارادہ کر لیتی ہیں کہ ہم ساس سسرے سے علیحدہ ہو کر رہیں گے۔ آتے ہی ساس نندوں سے لڑائی جھگڑے فساد شروع کر دیتی ہیں اور دن رات ایسی ایسی تدبیریں کرتی ہیں جس سے گھر میں جھگڑے پیدا ہوں، بے چارے ساس سسر جو ہزاروں آرزو و تمنا سے بہو کو شادی کر کے لاتے ہیں ان کی آرزو کا وہ خون کرتی ہیں اور ان کی شادی کرنے کا مزہ جلد چکھا دیتی ہیں۔ اس نیک بخت بہو کو ذرا صبر نہیں ہوتا کہ موقع اور وقت کا انتظار کرے۔ اور سوچے کہ واقعی موقع و وقت سے جدا ہونا ہی پڑے گا۔ سدا ساس سسرے کے ساتھ کوئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بیوی :۔ میرا کیا سر پھرا ہے یا میں پاگل ہوں یا کسی باؤلے کُتّے نے مجھے کاٹا ہے جو میں حق ناحق کسی سے لڑوں یا میرا دل چل گیا ہے کہ میں خواہ مخواہ تم سے جھگڑوں۔ لیکن ہاں میں یہ کہتی ہوں کہ میں کسی کی لونڈی یا باندی نہیں ہوں۔ کسی کی دبیل بھی نہیں کہ جو چاہے کہہ لے اور میں سب کی سُن لوں۔ کیا مجھ کو بے وارثی سمجھ لیا ہے۔ کیا میں سب کی ٹھوکریں ہی کھانے کو آئی ہوں۔

میاں :۔ اچھا تمہارا مطلب کیا ہے؟

بیوی :۔ تمہارے سامنے تو خیر بھلی بُری جیسی گذرتی ہے وہ میرے نزدیک روشن ہے۔ لیکن تمہارے جانے کے بعد ہر شخص فرعون بے سامان ہو جاتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمہارے پیچھے دم بھر کے لئے بھی میرا گزارا اس گھر میں نہیں ہو سکتا۔ میں نے بہت چاہا کہ یہ لوگ میرے ہوں مگر کوئی سیدھے منہ بات کا بھی روادار نہیں۔ بات بات میں میرے کچوکے دیتے ہیں اور نام بدنام میرا کرتے ہیں۔

میاں :۔ پھر اب کیا کرنی؟

بیوی :۔ پھر یہی کہ تم میرا ہی منہ کالا کرو۔ مجھے الگ گھر لے کے دو کہ کسی طرح یہ آئے دن کی لڑائی دور ہو۔ میرا گھر بھلا اور میں بھلی۔

میاں :۔ کیا خوب! اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں اپنی ماں کو چھوڑ دوں۔

بیوی :۔ نہیں خدانخواستہ میں تمہاری ماں کو چھڑانے والی کون، خیر مجھ ہی کو چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہت آسان ہے۔

میاں :۔ اگر تمہارے یہی لچھن رہے تو دیر سویر ایک نہ ایک دن

یہ ہو کر ہی رہے گا۔ الگ گھر کرنا کیا منہ کا نوالا ہے۔ میں الگ گھر کس بوتے پر کروں، باپ کی روٹیوں پر تو میں خود پڑا ہوں۔ نوکری ابھی تک کوئی ملی نہیں ہے۔

بیوی :۔ تو پھر نوکری کرو نا۔ منع کس نے کیا ہے۔

میاں :۔ ہاں ڈھونڈ تو رہا ہوں۔ نوکری ملنا کیا آسان ہے۔ ہوتے ہی ہوتے ہو گی۔

بیوی :۔ کل کلاں کو یہ الزام بھی میرے ہی سر دھرا جائے گا کہ بیوی نوکری نہیں کرنے دیتی اور لڑائی جھگڑائی کی اس وقت کچھ بات نہیں۔ میں تو تم سے صاف صاف کہتی ہوں کہ میرا نبھاؤ اس ساجھے کے گھر میں ہونے والا نہیں ہے۔

میاں نے بگڑ کر کہا۔ جھک مارتی ہو۔ اسی گھر میں تم کو رہنا ہو گا اور اسی میں مرنا ہو گا، نہ میں ماں کو چھوڑ سکتا ہوں نہ تم کو الگ لے کر بیٹھ سکتا ہوں۔

بیوی :۔ (رو کر) ایسی ہی تم کو ماں کی پھڑکن تھی اور تم دودھ پیتے بچے تھے تو شادی کرنی کیا ضروری تھی کہ اپنی بھلی چنگی جان کو اس جنجال میں پھنسایا اور میری بھی مٹی خوار کی اور تقدیر پھوڑی۔

میاں :۔ تقدیر پھوٹے یا سنورے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چندے صبر کرو جب میں نوکر ہو جاؤں گا تو دیکھا جائے گا۔

بیوی :۔ ہم سے تو صبر نہیں ہو سکتا۔ تم جو چاہو کہ مجھے جلا جلا کر مارو تو میں ایسی زندگی سے خود بیزار ہوں۔ اگر حرام موت کا ڈر نہ ہوتا تو میں کبھی کا کچھ کھا لیتی کہ یہ پاپ کٹ جاتا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس وقت ان کے پورے حالات لکھنے نہیں ہیں کیوں کہ بات بہت جلد لمبی ہو جائے گی۔ میں عرض کر رہا تھا مرد کو عورت ہر وقت ایسے ایسے الفاظ کہتی ہے کہ اس کو سن کر پسینہ آجاتا ہے مگر سوائے خاموشی کے اور کیا کرے۔ اگر زبان سے آنکھ سے یا ہاتھ سے کچھ عورت کی شان میں نکل جائے تو پھر دیکھو کیسا تماشہ گھر والے محلے والے دیکھتے ہیں اور عورت رو رو کر تمام گھر اور محلے کو فراہم کر کے سب کو مرد کا تماشہ دکھلاتی ہے اگر مرد کسی حماقت سے درگزر کر دیتا ہے یا بات کو ٹال کر باہر چلا جاتا ہے تو بے عقل عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ہم سے ڈر گیا۔ پھر آئندہ اور زیادہ پیر نکالتی ہیں۔ حالانکہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے مرد میدان توپ اور تلوار کا سامنا کرنے والا بنایا ہے۔ بھلا وہ عورتوں سے کب ڈرتا ہے۔ وہ صرف مصلحت وقت کو سمجھ کر ٹال جاتا ہے مگر عورتوں کو اس کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ اپنے اسی جوش و خروش میں رہتی ہے اور ان کو یہ بھی خیال نہیں ہوتا کہ مرد نہ معلوم کس کس مشکل اور پریشانی سے کما کر لاتا ہے اور طرح طرح کی مصیبت اٹھا کر ہمارے سامنے لا کر رکھتا ہے اس کی ہم قدر کریں۔ لیکن ان کو بھول کر بھی ایسا خیال نہیں آتا۔ غرض عورتوں کی کم عقلی اور بے جا برتاؤ سے مرد تنگ آجاتا ہے اور کوئی خوش گواری کی صورت اس کو نظر نہیں آتی تو دق ہو کر پردیس کا راستہ لیتا ہے۔ پھر برسوں گھر آنے کا نام نہیں لیتا اور عورت کی بد اخلاقی سے اس کا دل پتھر کا ہو جاتا ہے، پردیس میں جہاں اس کا روزگار لگ جاتا ہے وہ وہیں اپنی خوش نودی کا ذریعہ پیدا کر لیتا ہے۔ اب عورت گھر میں بیٹھی ساس سسرے سے لڑائی جھگڑا کرتی ہے۔ اور یہ لڑائی صرف اس لئے ہوتی ہے کہ مجھ کو خاوند کے پاس پہنچا دیا جائے۔ اور یہ نہیں سمجھتی کہ خاوند تو ہمارا ہی نکالا ہوا گیا ہے۔ اپنی بے عقلی پر کبھی نادم نہیں ہوتی۔

اگر عورتیں شادی کے دن سے مرد کی ہاں میں ہاں ملائیں اور ساس سسرے کی اطاعت کریں تو ان کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ بہو ہم سے کسی وقت علیحدہ ہو جائے گی اور سارے گھر کو اپنا غلام بنا لیں اور فرض کرو کہ خاوند میں یا ساس سسرے میں کوئی عیب عورت کے مزاج کے خلاف ہو تو سہولت و آہستگی سے خوشامد سے اور ایسے طریقہ سے اس کی اصلاح کرے کہ ان کو ناگوار بھی نہ گزرے اور بات سمجھ میں بھی آجائے تو وہ عیب ان سے چھوٹ بھی جائے گا۔ اور زبردستی سے کبھی ان کا عیب نہیں چھوٹے گا۔ مرد اور زیادہ ضد سے کرے گا۔ حقیقت میں عورتوں کو مرد کا دل رکھنا نہیں آتا۔

بعض عورتیں یہ بھی سمجھتی ہیں کہ ہم بڑے امیر گھر کے ہیں۔ ہم اتنا اتنا جہیز اور سامان لے کر آئے ہیں۔ خاوند، ساس سسر کی اطاعت، فرماں برداری کرنے میں ہماری کسر شان ہے۔ یہاں تک کہ اپنے مرد سے بھی سیدھے منہ نہیں بولتیں۔ خدمت کرنا تو درکنار وہ اپنا کام بھی خود نہیں کرتیں سوائے اس کے کہ تکیہ لگائے تمام دن سوتی یا بیٹھی رہتی ہیں اور ہر وقت منہ چڑھا رہتا ہے اور بعض کا یہ بھی طریقہ نزاکت ہے کہ بیماری کا حیلہ کر کے تکیہ سے سر ہی نہیں اٹھاتیں کہ میرے سر میں درد ہے یا میرے سر میں چکر آ رہے ہیں۔ غرض گھر کے لوگوں کو دق کر ڈالتی ہیں۔ صدہا روپے کی دوائیں، مربے، خمیرے وغیرہ وغیرہ غرض مقویات کھا جاتی ہیں اور سر کے درد اور چکروں کو کسی طرح آرام نہیں ہوتا۔ اور کبھی کبھی جن بھوت کو بھی لپٹا لیا جاتا ہے۔ مرد کو ہر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طرح سے ناچ نچاتی ہیں اور اس کے عقل و ہوش کو کھو ڈالتی ہیں اور کاٹھ کا اُلّو بنا کر کسی کام کا نہیں رکھتیں۔ اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ میاں ہماری ہاں میں ہاں ملاتا رہے۔ اور ہماری فرماں برداری کرتا رہے اور جو کچھ ہم حکم کریں اس کی فوراً تعمیل کرتا رہے۔ اور ہر دم ہماری خدمت کیلئے کمربستہ رہے تب خیر ہے۔

غرض یہ چند باتیں نصیحت کے لئے تحریر کی ہیں اس قسم کی حرکتیں کرنے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کی نافرمان ہیں۔ دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوتی ہیں۔

(بندہ رحم الٰہی)

(یہ مضمون حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے)

بعضی باتیں سلیقہ اور آرام کی

(۱) جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے لگو، بند کرنے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو کہ کوئی کتا بلی تو نہیں رہ گیا۔ کبھی رات کو جان کا یا چیز بست کا نقصان کر دے۔ اور کچھ نہیں تو رات بھر کھڑ کھڑ ہی کرتا رہے اور نیند بھی اوچاٹ ہو۔ (۲) کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو (۳) گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع اور جگہ پر رکھو (۴) اگر اپنی تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب نہ بناؤ۔ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو سب سے اچھی چیز عورتوں کے واسطے چکی کا پیسنا یا موسل سے کوٹنا یا چرخہ کاتنا ہے۔ اس سے بدن درست رہتا ہے۔ (۵) اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا نہ بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں نہ کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا کسی کام میں حرج ہونے لگے (۶) سب گھر والے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سے جب اٹھائیں برت کر وہیں رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا یا ڈھونڈنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی۔ سب کو تکلیف ہوتی ہے اور جو چیزیں خاص تمہارے برتنے کی ہیں، ان کی بھی جگہ مقرر کر لو تاکہ ضرورت کے وقت ہاتھ ڈالتے ہی مل جائے۔ (۷) راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا کوئی برتن، اینٹ پتھر سل وغیرہ نہ ڈالو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اندھیرے میں یا بعضی دفعہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رن ہی میں کوئی جیسٹا ہو اور روز کی عادت کے موافق بے کھٹکے چلا آ رہا ہے اور الجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی تو تکلیف ہوگی (۸) جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سُن کر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہہ دو تاکہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جائے ورنہ ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے سُن لیا اور تم نے سُنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کرو گی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسے میں رہے (۹) نمک کھانے میں کسی قدر کم ڈالا کرو۔ کیوں کہ کم کا علاج تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر زیادہ ہو گیا تو اس کا علاج مشکل ہے۔ (۱۰) دال میں، ساگ میں، مرچ کتر کر نہ ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو۔ کیوں کہ کتر کر ڈالنے سے بیج اس کے ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منھ میں آ جاتا ہے تو ان بیجوں سے منھ میں آگ لگ جاتی ہے (۱۱) اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اس کو خوب دیکھ لو نہیں تو لوٹے وغیرہ کا کپڑا لگا کر پانی پیو تاکہ منھ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آ جائے۔ (۱۲) بچوں کو ہنسی میں مت اُچھالو اور کھڑکی وغیرہ سے نہ لٹکاؤ۔ خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ہنسی کی گل پھنسی ہو جائے۔ اسی طرح ان کے پیچھے ہنسی میں نہ دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جائے۔ (۱۳) جب برتن خالی ہو جائے تو اس کو دھو کر ہمیشہ الٹا رکھو اور جب دوبارہ اس کو برتنا ہو تو پھر اس کو دھو لو (۱۴) برتن زمین پر رکھ کر اگر ان میں کھانا نکالو تو ویسی ہی سینی یا دسترخوان پہ نہ رکھو بلکہ پہلے اس کے تلے دیکھ لو اور صاف کر لو۔ (۱۵) کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرو۔ بعضی دفعہ چیز تو بے حقیقت

ہوتی ہے۔ مگر وقت کی بات ہے گھر والا اس کو پوری نہیں کر سکتا، ناحق اس کو شرمندگی ہوگی۔ (۱۶) جہاں اور آدمی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر نہ تھوکو اور نہ ناک صاف کرو۔ اگر ضرورت ہو تو ایک کنارے جا کر فارغ ہو آؤ (۱۷) کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام نہ لو جس سے سُننے والوں کو گھن پیدا ہو۔ بعضے نازک مزاج کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ (۱۸) بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں نہ کرو جس سے زندگی کی ناامیدی پائی جاوے ناحق دل ٹوٹے گا۔ بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ سب دکھ جاتا رہے گا۔ (۱۹) اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے اُدھر اشارہ نہ کرو۔ بلا وجہ اس کو شبہ ہوگا اور یہ بات بھی اس وقت ہو جب کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست ہو۔ اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے۔ (۲۰) بات کرتے وقت بہت ہاتھ نہ مٹکاؤ۔ (۲۱) دامن، آنچل، آستین سے ناک صاف نہ کرو۔ (۲۲) پائخانہ کے قدمچہ میں طہارت نہ کرو۔ آب دست کے واسطے ایک قدمچہ الگ چھوڑ دو۔ (۲۳) جوتی ہمیشہ جھاڑ کر پہنو۔ شاید اس کے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو۔ اسی طرح کپڑا بستر بھی جھٹک لیا کرو۔ (۲۴) پردے کی جگہ میں کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے نہ پوچھو کہ کس جگہ ہے کیوں کہ اس کو بتاتے ہوئے شرم آئے گی۔ (۲۵) آنے جانے کی جگہ نہ بیٹھو۔ تم کو اور آنے جانے والوں کو بھی تکلیف ہوگی۔ (۲۶) بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو، اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو اور نہا لو۔ (۲۷) آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو نہ دلواؤ۔ (۲۸) گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر نہ پھینکو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور نہ راستہ میں ڈالو۔ (۲۹) چاقو یا قینچی یا سوئی یا اور ایسی چیز سے نہ کھیلو شاید
غفلت سے کہیں لگ جائے۔ (۳۰) جب کوئی مہمان دور دراز سے آئے تو اس
سے معلوم کر لو کہ اگر پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو فلاں جگہ فارغ ہو لیجئے۔ اور
بہت جلدی اس کے ساتھ کی سواری کے کھڑے کرنے کا اور بیل یا گھوڑے
کی گھاس اور چارے کا بندوبست کر دو اور کھانے میں اتنا تکلف نہ کرو کہ
اس کو وقت پر کھانا نہ ملے۔ کھانا وقت پر پکا لو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو
اور جب اس کا جانے کا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے سے ناشتہ تیار
کر دو۔ غرض اس کے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے۔ (۳۱) پاخانہ یا
غسل خانہ سے کمر بند باندھتی ہوئی نہ نکلو بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھ لو
تب باہر آؤ۔ (۳۲) جب تم سے کوئی بات پوچھے پہلے اس کا جواب دے دو
پھر اور کام میں لگو (۳۳) جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھول
کر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے۔ (۳۴) کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں
دینا ہو تو دور دور سے نہ پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آ سکے تو نقصان
ہو۔ پاس جا کر دے دو۔ (۳۵) اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے
ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں آ کر چلانا یا کسی سے بات نہ کرنا چاہیے۔
(۳۶) اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جاتے ہی اس سے اپنی بات
شروع کر دو بلکہ موقع کا انتظار کرو۔ جب تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو
(۳۷) جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو جب تک دوسرا آدمی اس کو اچھی
طرح نہ سنبھال لے اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ بعض دفعہ ذرا سی بے خیالی میں
گر کر نقصان ہو جاتا ہے۔ (۳۸) اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو

کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے نہ جھلو جس
سے دوسرا پریشان ہو۔ (۳۹) کھانا کھاتے ہیں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح
کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف نہ پھیلاؤ۔ جب سب اکٹھے ہو جائیں موقع
سے ایک طرف ڈال دو۔ (۴۰) بہت دوڑ کر یا منہ اوپر اٹھا کر نہ چلو۔ کبھی گر نہ
پڑو۔ (۴۱) کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو۔ اکثر اول آخر کے
ورق مڑ جاتے ہیں۔ (۴۲) اپنے شوہر کے سامنے نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہیے
بعضے مردوں کو ناگوار گزرتا ہے۔ (۴۳) اسی طرح غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر
سے نہ کرے۔ شاید اس کا دل اس پر آ جاوے اور بیوی سے ہٹ جاوے۔
(۴۴) جس سے بے تکلفی ہو اس سے ملاقات کے وقت اس کے گھر کا حال یا
اس کے مال و دولت زیور و پوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہیے۔ (۴۵) مہینے میں
تین یا چار دن خاص اس کام کے لئے مقرر کر لو کہ گھر کی صفائی پورے طور سے
کر لیا کرو۔ جالے اتار دیئے۔ فرش اٹھوا دیا جھڑوا دیا۔ ہر چیز قرینے سے رکھ دی
(۴۶) کسی کے سامنے سے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب رکھی ہوئی اٹھا کر نہ دیکھنا
چاہئے۔ اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو شاید اس میں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو۔ اور
اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شاید اس میں کوئی ایسا کام لکھا ہوا رکھا ہو جو دوسرے
سے پوشیدہ رکھنا ہو۔ (۴۷) سیڑھیوں پر بہت سنبھل کر اترو چڑھو بلکہ بہتر یہ
ہے کہ جب سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا ابھی اسی پر رکھ کر پھر اگلی سیڑھی پر
اسی طرح پاؤں رکھو اور یہ کہ ایک سیڑھی پر ایک اور دوسری سیڑھی پر
دوسرا پاؤں لڑکیوں اور عورتوں کو بالکل مناسب نہیں اور بچپن میں لڑکوں
کو بھی منع کرو۔ (۴۸) جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا اور کوئی چیز اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طرف جھٹکنا نہ چاہیے کہ اس آدمی پر گرد پڑے۔ اسی طرح منہ سے یا کپڑے سے بھی جھاڑنا نہ چاہیے بلکہ اس جگہ سے دور جا کر صاف کرنا چاہیے۔ ۴۹ کسی کی غم و پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنے تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جائے کسی سے ذکر نہ کرے اور خاص کر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے۔ کیوں کہ اگر غلط ہوئی تو خواہ مخواہ دوسروں کو پریشانی ہوگی پھر وہ لوگ اس کو بھی برا بھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی بد فالی نکالی۔

۵۰ اسی طرح معمولی بیماری اور تکلیف کی خبر دور پردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعے نہ کرے۔ ان کا خیال ہر وقت اسی طرف لگا رہے گا اور پریشانی کا باعث ہوگا۔ ۵۱ دیوار پر نہ تھوکو اور پان کی پیک نہ ڈالو۔ اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے نہ پونچھو بلکہ دھو ڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو ناپاک نہ کہو جیسا کہ بعض جاہل عورتیں کہتی ہیں۔ ۵۲ اگر دسترخوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن نہ اٹھاؤ۔ دوسرے برتن میں لے آؤ۔ ۵۳ کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا یا لیٹا ہو تو اس کو ہلاؤ نہیں۔ اگر پاس سے نکلو تو اس طرح نکلو کہ اس میں ٹھوکر یا گھٹنا نہ لگے۔ اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اس پر سے کوئی چیز اٹھاؤ تو ایسے وقت آہستہ سے اٹھاؤ آہستہ رکھو۔ ۵۴ کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی نہ رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دسترخوان پر بھی رکھی جائے لیکن وہ ذرا دیر میں یا آخیر میں کھانے کی ہو تو اس کو ڈھانک کر رکھو۔

۵۵ مہمان کو چاہیے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہوگیا

اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔ ۵۶ جو برتن بالکل خالی ہو اس کو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو الٹا کر کے رکھو۔ ۵۷ چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر آگے بڑھو۔ گھسا کر نہ چلو اس میں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور برا بھی معلوم ہوتا ہے۔ ۵۸ چادر دوپٹے کا بہت خیال رکھو۔ اس کا پلہ زمین پر لٹکتا نہ چلے۔ ۵۹ اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے برتن میں لاؤ ہاتھ میں رکھ کر نہ لاؤ۔ ۶۰ لڑکیوں کے سامنے بے شرمی کی بات نہ کرو ورنہ ان کی شرم جاتی رہے گی۔

زنا کا عذاب

حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب کی حالت میں عجائبات کی سیر کرانے کے لیے اپنے ہمراہ لے گئے خواب کے ایک حصے میں ایک تنور ملاحظہ فرمایا جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے پھیلا ہوا تھا اس کے نچلے حصہ میں آگ جلتی تھی۔ کچھ ننگے مرد اور ننگی عورتیں اس میں شعلوں کے ساتھ اوپر آتے تھے اور پھر نیچے گر پڑتے تھے جب آگ بلند ہوتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ اس تنور سے نکل جانا چاہتے ہیں، پھر وہ آگ نیچے ہوتی تو یہ لوگ پھر نیچے چلے جاتے تھے۔ فرشتوں نے بیان کیا کہ یہ زنا کرنے والے مرد و عورتیں آگ کے تنور میں قید ہیں آگ ان کو اچھالتی ہے اور پھر اندر کی طرف کھینچتی ہے۔

(بخاری)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بعض باتیں عیب اور تکلف کی

جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں!

۱ ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کو تسلی ہو جاوے، بہت سی فضول باتیں ادھر اُدھر کی اس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اس کا مطلب غور سے سمجھ لو۔ پھر اس کا جواب ضرورت کے موافق دے دو۔

۲ ایک عیب یہ ہے کہ کسی کام کو ان سے کہا جاوے تو سن کر خاموش ہو جاتی ہیں۔ کام کہنے والے کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے انھوں نے سنا بھی ہے یا نہیں سنا۔ بعض دفعہ غلطی سے اس نے یہ سمجھ لیا کہ سن لیا ہوگا اور واقع میں سنا نہ ہو تو اس بھروسہ پر وہ کام نہیں ہوتا۔ اور یہ پوچھنے کے وقت یہ کہہ کر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سنا۔ غرض وہ کام تو رہ گیا اور بعض دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سُنا ہوگا۔ دوبارہ اس نے پھر کہا تو اس غریب کے لتّے لئے جاتے ہیں کہ سن لیا کیوں جان کھائی۔ غرض جب بھی آپس میں رنج ہوتا ہے۔ اگر یہ پہلی ہی دفعہ میں اتنا کہہ دیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جاتی۔

۳ ایک عیب یہ ہے کہ ماما (نوکرانی) کو جو کام بتلا دیں گی یا کسی سے گھر میں کوئی اور بات کہیں گی تو دور سے چلا کر کہیں گی۔ اس میں دو خرابیاں ہیں۔ ایک تو بے حیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع

پر سڑک تک آواز پہنچتی ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ دور سے کوئی بات سمجھ میں آئی اور کچھ نہ آئی۔ جتنی سمجھ میں نہ آئی اتنا کام نہ ہوا۔ اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے کیوں نہ کیا۔ دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو سُنا نہ تھا غرض خوب تُو تُو میں میں ہوتی ہے۔ اور کام بگڑا سو الگ۔ اسی طرح ان کی ماما (نوکرانی) ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لاویں گی دروازے سے چلاتی ہوئی آئیں گی۔ اس میں بھی کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا۔ تمیز کی بات یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اس کے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہہ دو اور سمجھ کر سُن لو۔

۴ ایک عیب یہ ہے کہ جا ہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی دیر ہے۔ ذرا پسند آئی اور لے لی اور خواہ قرض ہی ہو جاوے لیکن کچھ پرواہ نہیں ہے اور اگر قرض بھی نہ ہو تب بھی اپنے پیسے کو اس طرح بیکار کھونا کون سی عقل کی بات ہے۔ فضول خرچی کرنا گناہ بھی ہے۔ جہاں خرچ کرنا ہو اول خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے۔ اگر خوب سوچنے سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو خرچ کرو نہیں تو پیسہ مت کھوؤ اور قرض تو جہاں تک ہو سکے مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جاوے۔

۵ ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر میں یا سفر میں وقت ٹالتے ٹالتے بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے۔ اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی۔ اگر راستہ میں رات ہوگئی تو جان و مال کا اندیشہ ہے۔ اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہو گی۔ اگر برسات ہے تو اوّل تو برسنے کا بھی ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں دیر ہو جاتی ہے اگر سویرے سے چلیں تو ہر طرح کی گنجائش رہے۔ اگر بستی ہی میں جانا ہے جب بھی کہاروں کو کھڑے کھڑے پریشانی، پھر دیر میں سوار ہونے سے دیر میں لوٹنا ہو گا، اپنے کاموں میں حرج ہو گا کھانے کے انتظام میں دیر ہو گی۔ کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا۔ کہیں میاں تقاضہ کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں۔ اگر جلدی سوار ہو جاتیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوتیں۔

۶ ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کر لے جاتی ہیں۔ جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے ان کو سنبھالنا پڑتا ہے۔ کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے۔ مزدوری کے پیسے بھی اُن ہی کو دینے پڑتے ہیں۔ غرضکہ تمام تر فکر ان بے چاروں کی جان پر ہوتی ہے۔ یہ اچھی خاصی گاڑی میں بے فکر بیٹھی رہتی ہیں اسباب ہمیشہ سفر میں کم لے جاؤ اس سے ہر طرح کا آرام ملتا ہے اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو۔ بلکہ زیادہ اسباب لے جانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

۷ ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کے وقت مردوں سے کہہ دیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشے میں چھپ جاؤ، اور جب سوار ہو چکیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دی جاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اس میں دو خرابیاں ہوتی ہیں، کبھی تو وہ بے چارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں۔ خواہ مخواہ تکلیف ہو رہی ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور سمجھ کر منہ کھول دیتے ہیں! سامنے آجاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے۔ یہ ساری خرابیاں دوبارہ نہ کہنے کی ہیں۔ اگر سب کو معلوم ہو جاوے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے پس سب آدمی اس کے منتظر رہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے۔

۸ ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹہ پہلے سے پردہ کرا دیا۔ راستہ رُکوا دیا بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے اور یہ ابھی گھر میں چوچلے بگھار رہی ہیں۔

۹ ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اتر کر جھپ سے گھر میں جا گھستی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی غیر مرد اندر... ہوتا ہے اس کا سامنا ہو جاتا ہے۔ تم کو چاہیے کہ ابھی گاڑی یا ڈولی سے مت اترو پہلے کسی ماما وغیرہ کو گھر میں بھیج کر دکھوا لو اور اپنے آنے کی خبر کر دو۔ کوئی مرد وغیرہ ہو گا تو علیحدہ ہو جائے گا۔ جب تم سن لو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں تب اتر کر اندر جاؤ۔

۱۰ ایک عیب یہ ہے کہ آپس میں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک بات ختم ہونے نہیں پاتی دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے۔ نہ وہ اس کی سُنے نہ یہ اس کی۔ بھلا ایسی بات کرنے ہی سے کیا فائدہ۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جائے اس وقت دوسری کو بولنا چاہیے۔

۱۱ ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو ایک کام کے واسطے بھیجو جا کر دوسرے کام میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لگ جاتی ہیں۔ جب دونوں سے فراغت ہو جاوے تب لوٹتی ہیں اس میں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نے تو ایک کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا کام ہے۔ جب اتنی دیر گزر جاتی ہے تو بیچارے اس کو پریشانی شروع ہوتی ہے اور یہ عقلمند کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں لاؤ دوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں۔ ایسا نہ کرو۔ اوّل پہلا کام کر کے اس کی فرمائش پوری کر دو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دوسرا کام کر لو۔

۱۲ ایک عیب سُستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہو جاتا ہے۔

۱۳ ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں اختصار نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو ہر وقت ان کو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے اس تکلف تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے۔

۱۴ ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جائے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں۔ یعنی جس نے کبھی کوئی چیز چرائی تھی بیدھڑک کہہ دیا کہ بس جی اس کا کام ہے۔ حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کئے ہوں۔ اسی طرح اور بُری باتوں میں ذرا سے شُبہ سے ایسا پکا یقین کر کے اچھا خاصہ گڑھ بڑھ کر دیتی ہیں۔

۱۵ ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو کا خرچ اس قدر بڑھا لیا کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔ اس کو گھٹانا چاہیئے خرابی یہ سب ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا

شروع کر دیتی ہیں۔ پھر وہ علت لگ جاتی ہے۔

۱۶ ایک عیب یہ ہے کہ ان کے سامنے دو آدمی کسی معاملے میں بات کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ گچھے مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور اصلاح بتانے لگتی ہیں۔ جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی رہو۔

۱۷ ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے آکر تمام عورتوں کی صورت شکل ان کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں۔ بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آگیا اور وہ اس کے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہنچے گا۔

۱۸ ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کریں گی کہ اس کا کام یا بات ختم ہو لے تو ہم بات کریں کہ اس کی بات یا کام کے بیچ میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے۔ ذرا ٹھہر جانا چاہیے۔ جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرو۔

۱۹ ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات ادھوری کریں گی۔ پیغام ادھورا پہنچائیں گی۔ جس سے مطلب غلط سمجھا جاوے گا۔ بعضی دفعہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہو جاتا ہے۔

۲۰ ایک عیب یہ ہے کہ ان سے بات کی جاوے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اس کو نہیں سنتیں۔ اسی میں اور کام بھی کر لیا۔ کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرنے والے کا بات کر کے بھی بھلا ہوتا ہے اور نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سُنی نہیں تو اس کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کریں گی کس طرح۔

٢١ ایک عیب یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کریں گی۔ جہانتک ہوسکے گا بات کو بنا دیں گی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے۔

٢٢ ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز ان کے حصے کی آوے یا ادنےٰ درجہ کی چیز آوے تو اس کو ناک ماریں گی طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے ہی کی کیا ضرورت تھی، بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی۔ یہ بڑی بری بات ہے۔ اس کی اتنی ہی ہمت تھی۔ تمہارا تو اس نے کچھ نہیں بگاڑا اور خاوند کے ساتھ بھی ان کی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز کم لیتی ہیں اس کو رد کر کے عیب نکالکر تب قبول کرتی ہیں۔

٢٣ ایک عیب یہ ہے کہ ان کو کوئی کام کو کہو اس میں جھک جھک کریں گی پھر اس کو کریں گی۔ بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس میں واہی تباہی سے کیا فائدہ نکلا۔ ناحق دوسرے کا بھی جی برا کیا۔

٢٤ ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا پہنے پہنے سی لیتی ہیں۔ بعضی دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے۔ بے ضرورت تکلیف میں کیوں پڑے۔

٢٥ ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت مل کر ضرور روتی ہیں چاہے رونا نہ بھی آوے مگر اس ڈر سے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اس کو محبت نہیں۔

٢٦ ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکنے میں یا دلیے ہی سوئی رکھ کر اٹھ جاتی ہیں اور کوئی بے خبری میں آبیٹھتا ہے اس کے چبھ جاتی ہے۔

٢٧ ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو سردی گرمی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچے بیمار ہوجاتے ہیں، پھر تعویذ گنڈہ کراتی پھرتی ہیں یا دوا علاج لیکن آئندہ کو احتیاط پھر بھی نہیں کرتیں۔

بعض باتیں تجربہ اور انتظام کی

١ اپنے دو لڑکوں کی یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہوسکے ایکدم نہ کرو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہوگا۔ دامادوں میں ضرور فرق ہوگا۔ خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں، تور صبور میں، حیا و شرم میں ضرور فرق ہوگا۔ اور بھی بہت باتوں میں فرق ہو جاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرنے کی۔ اور ایک کو گھٹانے کی اور دوسرے کو بڑھانے کی۔ اس سے ناحق دوسری کا جی برا ہوتا ہے۔

٢ ہر کسی پر اطمینان نہ کر لیا کرو۔ کسی کے بھروسہ پر گھر چھوڑ کر نہ جایا کرو۔ غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے نہ آزمالو اس کا اعتبار نہ کرو۔ خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی حجن بنی ہوئی کعبے کا غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویذ گنڈا جھاڑ پھونک کرتی ہوئی، کوئی فال دیکھتی ہوئی کوئی تماشا لئے ہوئے گھروں میں گھستی پھرتی ہیں ان کو تو گھر میں ہی نہ آنے دو۔ دروازے ہی سے روک دو۔ ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کی صفائی کردی ہے۔

٣ کبھی صندوق یا پاندان جس میں روپیہ پیسہ گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر نہ اٹھو۔ قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لے کر اٹھو۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۴ جہاں تک ممکن ہو سکے سودا قرض نہ منگاؤ۔ جو بہت ناچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو۔ اور جب دام ہوں فوراً دے دو۔

۵ دھوبن کے کپڑے۔ پسنہاری کا اناج اور پسائی ان سب کا حساب لکھتی رہو۔ زبانی یاد کا بھروسہ نہ کرو۔

۶ جہاں تک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

۷ جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں ان کے سامنے کوئی بات ایسی نہ کیا کرو۔ جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہ ہو۔ کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھر جا کر کہتی ہیں۔

۸ آٹا۔ چاول اٹکل سے نہ پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دونوں وقت سب چیزیں ناپ تول کر خرچ کرو۔ اگر کوئی تم کو طعنہ دے کچھ پروا نہ کرو۔

۹ جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں اُن کو زیور نہ پہناؤ اس میں جان و مال دونوں کا خطرہ ہے۔

۱۰ اگر کوئی مرد دروازے پر آ کے تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کا رشتہ داری کا تعلق ظاہر کرے ہرگز اس کو گھر میں نہ بلاؤ۔ یعنی پردہ کر کے بھی اس کو نہ بلاؤ اور نہ کوئی قیمتی چیز اس کے قبضہ میں دو۔ غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیجدو زیادہ محبت و اخلاص کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز نہ برتو اگر وہ برا مانے تو کچھ غم نہ کرو۔

۱۱ اسی طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی کے ساتھ کہیں سے آ کر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپ کو بلانے کو بھیجا ہے۔ ہرگز اس کے کہنے سے ڈولی میں سوار نہ ہو۔ غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام نہ کرو۔ نہ اس کو اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے مرد ہو چاہے عورت ہو وہ اپنے نام سے یا دوسرے کے نام سے مانگے۔

۱۲ گھر کے اندر کوئی ایسا درخت نہ رہنے دو جس کے پھل سے چوٹ لگنے کا ڈر ہو جیسے کیتھ کا درخت۔

۱۳ کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو۔ اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام ہو جاتا ہے۔ کہیں بخار ہو جاتا ہے۔

۱۴ بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا نام بھی یاد کرا دو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تاکہ اس کو یاد رہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کبھی کھو جائے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا لڑکا ہے۔ تیرے ماں باپ کون ہیں تو اگر بچے کو نام یاد ہوں گے تو بتلا دے گا۔ پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اس کو پہنچا دے گا اور اگر یاد نہ ہو تو پوچھنے پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں۔ ابا کا ہوں۔ یہ خبر نہیں کہ کون اماں کون ابا۔

۱۵ ایک جگہ ایک عورت اپنے بچہ کو چھوڑ کر کسی کام کو چلی گئی۔ پیچھے ایک بلی نے آ کر اس کو اس قدر نوچا کہ اسی میں جان گئی۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ بلی کتے جانور کا کچھ اعتبار نہیں۔ بعضی عورتیں بے وقوفی کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سلاتی ہیں۔ بھلا اس کا کیا اعتبار اگر رات کو کہیں دھوکہ میں پنجہ مارا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یاد انت مارے یا نزخرہ پکڑ لے تو کیا کرو۔

۱۶ دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھا لو اور اس کو خوب صاف کرلو۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی پنساری دوا کچھ کی کچھ دیتا ہے۔ بعضی دفعہ اس میں کوئی ایسی چیز ملی ہوتی ہے کہ اس کی تاثیر اچھی نہیں ہوتی اور جو دوا کسی بوتل یا ڈبیہ یا پڑیا میں بچ جاوے۔ اس کے اوپر ایک کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھ دو بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ کسی کو اس کی پہچان نہیں رہی۔ اس لئے جا ہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنی پڑی اور بعضی غلط یاد رہی اور اس کو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اس نے نقصان کیا۔

۱۷ لحاظ کی جگہ قرض نہ دو اور زیادہ قرض بھی نہ دو۔ اتنا دو کہ اگر وصول نہ ہو تو وہ تم کو بھاری نہ معلوم ہو۔

۱۸ جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو۔ اول کسی سمجھ دار دین دار خیر خواہ آدمی سے صلاح لے لو۔

۱۹ اپنا روپیہ پیسہ مال و متاع چھپا کر رکھو۔ ہر کسی سے اس کا ذکر نہ کرو۔

۲۰ جب کسی کو خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا پتہ لکھنا کیا ضرور ہے۔ کیونکہ بھلا خدا جانے ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑے گی کہ شاید اس کو زبانی بھی نہ یاد رہا یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتا سکے۔

۲۱ اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو۔ یا اپنے پاس رکھو اور گاڑی میں غافل ہو کر نہ سوؤ۔ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کا بھید کہو۔ نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو اور کسی کی

دی ہوئی چیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ نہ کھاؤ اور زیور پہن کر ریل میں نہ بیٹھو بلکہ اتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو۔ جب منزل پر پہنچ کر گھر جاؤ اس وقت جو چاہو پہن لو۔

۲۲ سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو۔

۲۳ باؤلے آدمی کو نہ چھیڑو۔ نہ اس سے بات کرو۔ جب اس کو ہوش نہیں خدا جانے کیا کہہ بیٹھے۔ کیا کر گذرے۔ پھر ناحق تم کو شرمندگی اور رنج ہو۔

۲۴ اندھیرے میں ننگا پاؤں کہیں نہ رکھو۔ اندھیرے میں کہیں ہاتھ نہ ڈالو۔ پہلے چراغ کی روشنی لے لو پھر ہاتھ ڈالو۔

۲۵ اپنا بھید ہر کسی سے نہ کہو۔ بعضے آدمی اوچھوں سے بھید کہہ کر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا نہیں اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں۔

۲۶ ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو۔

۲۷ ہر کام کا انجام پہلے سوچ سمجھ کر پھر اس کو شروع کیا کرو۔

۲۸ چینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلا ضرورت زیادہ نہ خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد ہو جاتا ہے۔

۲۹ اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اترنا ہو ریل کے پہنچنے کے وقت اس اسٹیشن کا نام سن کر یا تختہ پر لکھا ہوا دیکھ کر اترنا نہ چاہیئے۔ بعض شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اترے اور یہ یہاں اتر پڑیں، تو دونوں پریشان ہوں گے، یا مرد کی آنکھ لگ گئی ہو اور وہ یہاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ اتریں اور یہ اُتریں تب بھی مصیبت ہوگی۔ بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آجائے تب اُتریں۔

(۳۰) سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی اپنے ساتھ رکھیں:۔ ایک کتاب مسئلوں کی۔ پنسل کاغذ۔ تھوڑے سے کارڈ۔ وضو کا برتن۔

(۳۱) سفر میں جانے والوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش نہ کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا۔ ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے۔ تم اپنے ساتھ لے آنا۔ یا یہ اسباب لے جاؤ، فلانے کو پہنچا دینا، یا یہ خط فلانے کو دے دینا۔ ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر دوسرا بے فکر ہو تو اس کے بھروسے رہنے سے تمہارا نقصان ہوگا۔ خط تین پیسے میں جہاں چاہو بھیج دو اور چیز ریل میں منگا سکتی ہو اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں ہی ملتی ہو تو مہنگی لے سکتی ہو۔ اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں ہے۔ بعض کام ہوتا تو ہے ذرا سا مگر اس کے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے۔ اور اگر بہت ہی لاچاری آپڑے تو چیز منگانے میں پہلے دام بھی دے دو۔ اور اگر ریل میں آوے جاوے تو کچھ زیادہ دام دے دو کہ شاید اس کے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب مل کر تولنے کے قابل ہو جاوے۔

(۳۲) ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں اَن جان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی نہ کھاؤ۔ بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال و اسباب لے بھاگتے ہیں۔

(۳۳) ریل کی جلدی میں اس کا خیال رکھو کہ جس درجے کا ٹکٹ تمہارے

پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجہ میں نہ بیٹھ جاؤ۔ ٹکٹ اور گاڑی چار قسم پر ہیں۔ ۱۔ تیسرا درجہ جس میں زیادہ تر آدمی بیٹھے رہتے ہیں اور سب سے کم کرایہ ہوتا ہے اس گاڑی کے دروازے پر تین لکیریں ہوتی ہیں۔ ۲۔ فرسٹ کلاس سب سے بڑھیا اس کا کرایہ بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے اس کے اوپر ایک لکیر ۳۔ سیکنڈ کلاس دوگنے کرایہ والی اس پر دو لکیریں ۴۔ اس کا نام انٹر ہوتا ہے ڈیڑھ گنا کرایہ۔ اس پر دو لکیروں کے درمیان ایک اور حرف انگریزی کا ہوتا ہے۔ جس درجہ کا ٹکٹ خریدو اس میں پہچان کر کے بیٹھو۔

(۳۴) سینے میں اگر کپڑے میں سوئی اٹک جاوے تو اس کو دانت سے پکڑ کر نہ کھینچو۔ بعض دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر تالو یا زبان میں گھس جاتی ہے۔

(۳۵) ایک نہرنی ناخن تراشنے کی ضرور اپنے پاس رکھو۔ اگر وقت بے وقت ناخن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملے گا۔

(۳۶) بنی ہوئی دوا کبھی نہ استعمال کرو۔ جب تک اس کا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھ دار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ لے لی جاوے۔ خاص کر آنکھ میں تو کبھی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہیے۔

(۳۷) جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کو کبھی بھروسہ نہ دو ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا۔

(۳۸) کسی مصلحت میں دخل اور صلاح نہ دو۔ البتہ جس پر پورا اختیار ہو یا جو خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں۔

(۳۹) کسی کو ٹھہرانے پر کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے۔ بعض دفعہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس میں دوسرے کو الجھن اور تکلیف ہوتی ہے۔ ایسی محبت میں کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور ایذا ہو۔

۴۰ اتنا بوجھ نہ اٹھاؤ جو مشکل سے اٹھے۔ ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ لڑکپن میں بوجھ اٹھالیا اور ایسا کوئی بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی ہو گئی خاص کر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن کے جوڑ اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں۔

۴۱ سوا یا سوئی یا ایسی کوئی چیز چھوڑ کر نہ اٹھو۔ شاید کوئی بھولے سے اس پر آ بیٹھے اور وہ اس کے چبھ جاوے۔

۴۲ آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطرہ کی نہ دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے نہ دو۔ شاید ہاتھ سے چھوٹ جاوے۔

۴۳ کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے نہ مارو۔ اللہ بچاوے اگر کہیں نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کے دینے پڑ جاویں اور چہرہ اور سر پر بھی نہ مارو۔

۴۴ اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکے ہو تو جاتے ہی گھر والے سے اطلاع کر دو۔ کیونکہ وہ لحاظ کے مارے خود نہیں پوچھیں گے، بلکہ چپکے چپکے سب فکر کریں گے خواہ وقت ہو یا نہ ہو انھوں نے تکلیف جھیل کر کھانا پکایا۔ جب سامنے آیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم نے تو کھالیا۔ اس وقت ان کو کتنا افسوس ہوگا۔ تو پہلے ہی سے کیوں نہ کہہ دو۔ اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمہاری دعوت کرے یا تم کو ٹھیرا لے تو گھر والے سے ایسے وقت اطلاع کرو کہ کھانا پکانے کا سامان نہ کرے۔

۴۵ جو جگہ لحاظ اور تکلیف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ مناسب نہیں۔ کیونکہ ایسی جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا ہے۔ ایک دل میں کچھ سمجھتا ہے انجام اچھا نہیں۔

۴۶ چاقو وغیرہ سے دانت نہ کریدو۔

۴۷ پڑھنے والے بچوں کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی ہمیشہ کھلاتی رہو۔

۴۸ جہاں تک ممکن ہو۔ رات کو تنہا مکان میں نہ رہو۔ خدا جانے کیا اتفاق ہو اور ناچاری کی بات علیحدہ ہے۔ بعضے آدمی یوں ہی مر کر رہ گئے۔ اور کئی کئی روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی۔

۴۹ چھوٹے بچوں کو کنویں پر نہ چڑھنے دو بلکہ اگر گھر میں کنواں ہو تو اس پر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگا کر رکھو۔ اور ان کو لوٹا دے کر پانی لانے کے واسطے کبھی نہ بھیجو۔ شاید وہاں جا کر خود ہی کنویں سے ڈول کھینچنے لگیں۔

۵۰ پتھر۔ سل۔ اینٹ۔ بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی رہتی ہے اکثر اس کے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو دفعتاً نہ اٹھاؤ خوب دیکھ بھال کر اٹھاؤ۔

۵۱ جب بچھونے پر لیٹنے لگو تو اس کو کسی کپڑے سے پھر جھاڑ لو شاید کوئی جانور اس پر چڑھ گیا ہو۔

۵۲ ریشمی اور اونی کپڑوں کی تہوں میں نیم کی پتی اور کافور یا فنائل کی گولیاں رکھ دیا کرو کہ اس سے کیڑا نہیں لگتا۔

۵۳ اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تم کو پورا اختیار ہو ان کو بھی بتلا دو۔ ایک عورت پانچسو روپیہ میاں کی کمائی کا
دبا کر مر گئی۔ جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہ ہوئی۔ سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ
لگا۔ میاں غریب آدمی تھا۔ خیال کرو کیسا صدمہ ہوا ہو گا۔

۵۴ بعضے آدمی تالا لگا کر کبھی کبھی ادھر ادھر چابی پاس ہی رکھ دیتے ہیں
یہ بڑی غلطی کی بات ہے۔

۵۵ مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے۔ اس کو نہ جلاویں۔ اور چراغ میں
بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں۔ مفت میں دوگنا تگنا تیل برباد ہو جاتا ہے
اور چراغ میں بتی اکسانے کے لئے پابندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے
کا تار ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنی پڑتی ہے اور چراغ گل کرنے کے وقت
احتیاط رکھیں۔ اس پر ایسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آ پڑے۔ بلکہ اس کے
لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منہ سے بجھا دیں۔

۵۶ رات کے وقت اگر روپیہ وغیرہ گننا ہو تو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز
نہ ہو۔ اس کے ہزاروں دشمن ہیں۔

۵۷ جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر نہ جاؤ۔ اسی طرح دیا سلائی سلگتی
ہوئی ویسی ہی نہ پھینکو۔ اس کو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی سے مسل
ڈالو تاکہ بالکل اس میں چنگاری نہ رہے۔

۵۸ بچوں کو دیا سلائی یا آگ سے یا آتشبازی سے ہرگز نہ کھیلنے دو۔ ہمارے
پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا۔ کرتے میں آگ لگ گئی۔ تمام
سینہ جل گیا۔ ایک جگہ آتشبازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اڑ گیا۔

۵۹ پاخانہ وغیرہ میں چراغ لے جاؤ تو بہت احتیاط سے رکھو کہیں

کپڑوں وغیرہ میں نہ لگ جائے۔ بہت آدمی اسی طرح جل چکے ہیں۔ خاص کر
مٹی کا تیل تو اور بھی غضب کا ہے۔ لالٹین میں کوئی حرج نہیں۔

بچوں کی احتیاط کا بیان

۱ ہر روز بچہ کا ہاتھ۔ منھ۔ گلا کان۔ چڈھے وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف
کر دیا کریں۔ میل کے جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں۔

۲ جب پیشاب یا پاخانہ کرے۔ فوراً پانی سے طہارت کرا دیا کرو۔ خالی
چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہ کرو اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش
پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کر لو۔

۳ اس کو الگ سلا دیں اور حفاظت کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں
سے چارپائیاں ملا کر بچھا دیں۔ یا اس کی دونوں کروٹ پر دو تکیے رکھ دیں
تاکہ گر نہ پڑے۔ پاس سلانے میں یہ ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ
کے تلے دب جاوے ہاتھ پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں۔ اگر صدمہ پہنچ
جاوے تو تعجب نہیں۔ ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو کروٹ لینے میں
دب گیا۔ صبح کو مرا ہوا ملا۔

۴ جھولے کی بچے کو زیادہ عادت نہ ڈالیں کیونکہ جھولا ہر جگہ نہیں ملتا
اور بہت گود میں بھی نہ رکھیں۔ اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔

۵ چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے ایک آدمی
کے پاس زیادہ ہل جانے سے اگر وہ آدمی مر جائے یا نوکری سے چھڑا لیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاوے تو بچہ کی مصیبت ہوجاتی ہے۔

۶ اگر بچہ کو انا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انا تجویز کرنا چاہیے جس کا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور اس کا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ ہو۔ اور وہ خصلت کی اچھی ہو۔ اور دیندار ہو۔ احمق نہ ہو۔ احمق بے شرم، بدچلن کنجوس لالچی نہ ہو۔

۷ جب بچہ اپنا کھانا کھانے لگے۔ انا اور کھلانے والی پر بچہ کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا کسی سلیقہ دار معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں۔ تاکہ بے اندازہ کھاکر بیمار نہ ہوجاوے۔ اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے خود یا اپنے سامنے پلادیں۔

۸ جب کچھ سمجھ دار ہوجائے تو اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھلادیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھلادیں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری اور حرص سے بچا رہے۔

۹ ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچہ پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے جب ہاتھ منہ میلا ہوجاوے فوراً دھلادے۔

۱۰ اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچہ کے ساتھ رہے۔ کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے۔ بلند مکان پر لیجا کر نہ کھلاوے۔ بھلے مانسوں کے بچوں کے ساتھ کھلادے۔ کمینوں کے بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے دے، بازار وغیرہ میں اس کو لئے نہ پھرے اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے مناسب اس کو آداب سکھلادے۔ بیجا باتوں سے اس کو روکے۔

۱۱ کھلانے والی کو تاکید کردیں کہ اس کو غیر جگہ کچھ نہ کھلاوے۔ اگر کوئی اس کو کھانے پینے کی چیز دیوے تو گھر لاکر ماں باپ کے روبرو رکھ دے آپ ہی آپ نہ کھلاوے۔

۱۲ بچہ کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کسی کی دی ہوئی چیز لے۔

۱۳ بچہ کا بہت لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہوجائے گا (یعنی) بگڑ جائے گا۔

۱۴ بچہ کو بہت تنگ کپڑے نہ پہنادیں اور بہت گوٹہ کناری بھی نہ لگادیں البتہ عید الفطر وغیرہ میں مضائقہ نہیں۔

۱۵ بچہ کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں۔

۱۶ اس کتاب کے پہلے حصہ میں کچھ آداب اور قاعدے کھانے پینے کے۔ بولنے چالنے کے ملنے جلنے کے۔ بیٹھنے اُٹھنے کے لکھے گئے ہیں۔ ان سب کی عادت بچہ کو ڈالیں۔ اس بھروسے پر نہ رہیں کہ بڑا ہوکر آپ سیکھ جائے گا یا اس کو اس وقت پڑھادیں گے یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی اور جب تک باتوں کی عادت نہ ہو کتنا ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی، نا اتفاقی، دل دکھانے کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ اس کتاب کے پہلے حصے میں بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے۔ وہاں دیکھ کر ان باتوں کا بھی خیال رکھو۔

۱۷ پڑھنے میں بچہ پر بہت محنت نہ ڈالو۔ شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کرلو۔ پھر دو گھنٹہ۔ پھر تین گھنٹہ۔ اسی طرح اس کی طاقت اور سہار کے موافق اس سے محنت لینی چاہیے۔ ایسا نہ کرو کہ تمام دن پڑھاتے رہو۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک تو تھکن کی وجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا. پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظ میں فتور آجاویگا اور بیماروں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگاویگا۔

۱۸ سوائے معمولی چھٹیوں کے سخت کے بغیر بار بار چھٹی بھی نہ دلوائیں کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔

۱۹ جہاں تک میسر ہو جو علم و فن سکھا دیں ایسے آدمی سے سکھا دیں جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو۔ بعضے آدمی سستا معلم رکھ کر اس سے تعلیم دلواتے ہیں۔ شروع ہی سے بچہ بگڑ جاتا ہے۔ پھر درستی مشکل ہو جاتی ہے۔

آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ آخیر وقت میں طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے۔ مشکل سبق سے گھبراوے گی۔

۲۱ بچوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھا دیں۔

۲۲ شادی میں دولہا دلھن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔

۲۳ اور بہت کم عمر میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں۔

۲۴ لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے خاص کر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجا نہ سکھایا کریں۔

بعض باتیں نیکیوں اور نصیحتوں کی

۱ پرانی بات کا کسی کو طعنہ دینا بری بات ہے۔ عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہوگی پھر ان باتوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بھی بڑھ جاتا ہے۔

اپنی سسرال کی شکایت ہرگز میکہ میں جا کر نہ کرو۔ بعض شکایت گناہ بھی ہے اور بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح سسرال میں جا کر میکے کی تعریف یا وہاں کی بڑائی نہ کرو۔ اس میں بھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسرال والے سمجھتے ہیں کہ یہ ہم کو بے قدر سمجھتی ہے اس لئے وہ بھی اس کی بے قدری کرنے لگتے ہیں۔

زیادہ بکواس کی عادت نہ ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے۔

۲ جہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے نہ لو۔ خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو۔ بلکہ دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو۔ اس سے تم کو ثواب بھی ہوگا اور اس سے ہر دلعزیز ہو جاؤ گی۔

۳ ایسی عورتوں کو کبھی منہ نہ لگاؤ اور نہ کان دیکر ان کی بات سنو جو ادھر ادھر کی باتیں گھر میں آکر سنا دیں۔ ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے۔

۴ اگر اپنی ساس نند۔ دیورانی جٹھانی یا دور نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سنو تو اس کو دل میں نہ رکھو۔ بہتر یہ ہے کہ اس کو جھوٹ سمجھ کر دل سے نکال ڈالو۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو جس نے تم سے کہا ہے اس کا سامنا کرا کر منہ در منہ اس کو صاف کر لو اس سے فساد نہیں بڑھتا۔

۵ نوکروں پر ہر وقت سختی اور تنگی نہ کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال رکھو کہ وہ ماما نوکروں کو یا ان کے بچوں کو نہ ستانے پاویں۔ کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے کچھ نہ کہیں گے، لیکن دل میں ضرور کوسیں گے پھر اگر نہ بھی کوسا جب بھی ظلم کا وبال اور گناہ تو ضرور ہی ہو گا۔

۶ اپنا وقت فضول باتوں میں نہ کھویا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اس میں لڑکیوں کو قرآن شریف اور دین کی کتابیں پڑھایا کرو۔ اگر زیادہ نہ ہو تو قرآن شریف کے بعد یہ کتاب یا بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا دیا کرو۔ لڑکیاں چاہے اپنی ہوں یا پرائی ان سب کے لئے اس کا خیال بھی رکھو کہ ان کو ضروری ہنر بھی آجاویں۔ لیکن قرآن شریف ختم ہونے تک ان سے دوسرا کام مت لو اور جب قرآن شریف پڑھ چکیں اور صاف بھی کر لیں پھر صبح کے وقت تو پڑھایا کرو اور جب چھٹی لے کر کھانا کھا چکیں ان سے لکھواؤ۔ پھر دن رہتے سے ان کو کھانا پکانے کا اور سینے پرونے کا کام سکھاؤ۔

۷ جو لڑکیاں تم سے پڑھنے آویں اُن سے اپنے گھر کے کام نہ لو۔ ان سے اپنے بچوں کی ٹہل نہ کراؤ بلکہ ان کو بھی اپنی اولاد کی طرح سے رکھو۔

۸ نام کے واسطے کبھی کوئی فکر، کوئی بوجھ اپنے اوپر نہ ڈالو۔ گناہ کا گناہ مصیبت کی مصیبت۔

۹ کہیں آنے جانے کے وقت اس کی پابند نہ ہو کہ خواہ مخواہ جوڑا بھی ضرور ہی بدلا جاوے۔ کیونکہ اس میں یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے ہم کو بڑا سمجھیں، سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اس کے سبب دیر بھی ہوتی ہے۔ جس سے طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں۔ مزاج میں عاجزی اور سادگی رکھو۔ کبھی جو کپڑے پہنے بیٹھی ہو وہی پہن کر چلی جایا کرو۔ اگر کپڑے زیادہ میلے ہوئے یا ایسا ہی کوئی موقع ہوا مختصر طور پر جتنا آسانی سے اور جلدی سے ہو سکا بدل ڈالا بس چھٹی ہوئی۔

۱۰ کسی سے بدلا لینے کے وقت اس کے خاندان کے یا مرے ہوئے کے عیب نہ نکالو۔ اس میں گناہ بھی ہو جاتا ہے۔ اور خواہ مخواہ دوسروں کو رنج ہوتا ہے۔

۱۱ دوسروں کی چیز جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جاوے فوراً واپس کر دو۔ اگر اتفاق سے کوئی لے جانے والا نہ ملے تو اس کو اپنے برتنے کی چیزوں میں ملا جُلا کر نہ رکھو بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھ دو۔ تاکہ وہ چیز ضائع نہ ہو ویسے بھی بے اجازت کسی کی چیز

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۲۷ کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز نہ کرو۔ اکثر تو رنج ہو جاتا ہے اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی نہ کرو، جس سے دوسرا چڑنے لگے اس میں بھی تکرار ہو جاتی ہے۔ خاص کر مہمان سے ہنسی کرنا اور بھی بے ہودہ بات ہے جیسے بعض آدمی براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں۔

۲۸ اپنے بزرگوں کے سرہانے نہ بیٹھو لیکن اگر وہ کسی وجہ سے خود حکم کے طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اس وقت ادب بھی یہی ہے کہ کہا مان لو۔ زیادہ عذر نہ کرو۔

۲۹ اگر کسی سے کوئی چیز مانگنے کے طور پر لو تو ایک تو اس کو خوب احتیاط سے رکھو اور جب وہ خالی ہو جاوے فوراً اس کے پاس پہنچا دو یہ راہ نہ دیکھو کہ وہ خود مانگے۔ اوّل تو اس کو خبر کیا کہ اب خالی ہو گئی۔ دوسرے شاید لحاظ کے مارے نہ مانگے اور شاید اس کو یاد نہ رہے پھر ضرورت کے وقت اس کو کیسی پریشانی ہو گی۔ اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اس کا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو۔ فوراً جتنا ہو سکا قرض اتار دیا۔

۳۰ اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات بے رات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر ہاتھ میں لے لو راستے میں بجاتی ہوئی نہ چلو۔

۳۱ اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھری وغیرہ میں ہو اور کیواڑ وغیرہ بند ہوں تو دفعتاً کھول کر نہ چلی جاؤ۔ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو۔ کھلا ہوا یا

سوتا ہو اور ناحق کو بے آرام ہو بلکہ آہستہ پہلے پکار دو اور اندر آنے کی اجازت لو۔ اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ۔ نہیں تو خاموش ہو جاؤ۔ پھر دوسرے وقت سہی۔ البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگا لو۔ مگر جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر بھی نہ جاؤ۔

۳۲ جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو۔ اس کے سامنے کسی شہر یا کسی قوم کی بُرائی نہ کرو۔ شاید وہ آدمی اسی شہر یا اسی قوم کا ہو۔ پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے۔

۳۳ اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو تو یوں نہ کہو۔ کہ یہ کس بے وقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات نہ کہو۔ شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ کرتی ہو۔ پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے۔

۳۴ اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اپنے بچے کی طرفداری نہ کرو۔ خاص کر بچے کے سامنے تو ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے۔

۳۵ لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو۔ ایسا شخص اپنی بی بی کو آرام سے رکھتا ہے۔ اگر مال و دولت بہت کچھ ہوا اور دین نہ ہوا تو وہ شخص اپنی بی بی کا حق ہی نہ پہچانے گا اور اس کے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ بلکہ روپیہ پیسہ بھی نہ دے گا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ ہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جلا دے گا۔

۲۶ بعض عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کے لئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے۔ ایسا کام کرنا چاہئے جس میں کسی کو تکلیف پہنچنے کا شبہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھنکھنا دینا چاہئے۔

۲۷ اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے ہاں کپڑے بدلے نہ جا دیں۔ ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنہگار ہوگا اور دنیا کا بھی نقصان ہوگا اور آخرت کا بھی۔

۲۸ عرب میں دستور ہے جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے اُن بزرگ کے پاس لاکر کہتے ہیں کہ آپ اس کو ایک دو روز استعمال کرکے ہم کو دیدیجئے۔ ان میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا۔ ورنہ اگر بیس آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو ان کی گٹھری میں ایک چیتھڑا بھی نہ رہے۔ ہمارے ہندوستان میں بے دھڑک مانگ بیٹھتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کو سوچ ہو جاتی ہے اور تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے۔

۲۹ اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اس کے خلاف کوئی مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو

کسی اور کے نام سے نہ کہو کہ تم تو یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اس کے خلاف کہتا ہے۔ کیونکہ اگر دوسرے شخص کو اس نے کچھ کہہ دیا تو وہ سن کر رنجیدہ ہوگا۔

۳۰ محض اٹکل اور گمان سے بغیر تحقیق کئے ہوئے کسی پر الزام نہ لگا دو اس سے بہت دل دکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا

بعض لاوارث غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسا پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اس کا علاج دو باتوں سے ہو سکتا ہے۔ یا تو نکاح کر لیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کریں۔ مگر ہندوستان کے جاہل نکاح اور ہنر دونوں کو عیب سمجھتے ہیں۔ اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھتے ہیں۔ پھر بتلاؤ بیچاریوں کی کیونکر گزر ہو۔

بیبیو! دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے۔ دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو۔ اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کر لے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اس کو عیب تو نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا۔ یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گذر کسی پاک ہنر کے ذریعہ سے کرو۔ اگر کوئی حقیر سمجھے ہرگز پروا نہ کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان بہشتی زیور کے چھٹے حصہ میں دیکھ لو۔ اور ہنر اور دستکاری کا کام سیکھنا معیوب نہیں۔

بیبیو! اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر علیہم السلام اُن کا کو کیوں کرتے، ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔

حدیث میں ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گذرے جنھوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے۔ یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔

تمت بالخیر

ہماری کتابیں آپ کے لیے

- تحفہ خواتین
- خلفائے راشدین
- فضائل اعمال
- بہشتی زیور
- تعلیم الاسلام
- معراج النبی
- اسلامی نام
- شرعی پردہ
- اصلاح الرسوم
- تین سو معجزات
- اعمالِ قرآنی
- فلاح دارین
- تحفۃ النکاح
- طبّ نبوی
- طبّ روحانی
- اوقات الصلوٰۃ
- گنجینہ اسرار
- تعبیر الرؤیا (کلاں)
- تعبیر الرؤیا (خورد)
- شمع شبستان رضا
- مجموعہ اعمال رضا
- نقش سلیمانی
- حرز سلیمانی
- کتاب التعویذات
- قرآنی سورتوں سے مشکلات کا حل

عظیم اینڈ سنز پبلشرز
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: 7231806

www.iqbalkalmati.blogspot.com